گمشدہ مسافر



مصنف : ڈاکٹر صابر علی ہاشمی

گُمشدہ مُسافِر

زمین سے دو سو میل اوپر خلائی سیارے ''آئرن مین ون'' کے تینوں مسافر سوئے پڑے تھے۔ لیفٹیننٹ کرنل جیمز آر پراوٹ کا تعلق امریکی فضائیہ سے تھا اور کمانڈر روالٹر لائیڈ کا امریکی بحریہ سے تیسرا کلیٹن اسٹون سائنسدان تھا۔ ان کی خلائی زندگی کا ہر دن بانوے منٹ کا تھا۔ خلائی سیارے کی رفتار اتنی تھی کہ صبح کا اجالا، شفق کی سرخی سے اجلی دھوپ تک صرف چند سیکنڈ میں پھیل جاتا تھا۔ سورج تیزی سے بلند اور غروب ہوتا اور بانوے منٹ بعد پھر اسی انداز میں اسی جگہ سے طلوع ہوتا۔ زمین پر سورج کا یہ سفر چوبیں گھنٹے میں مکمل ہوتا تھا۔ زمین تین سو میل فی منٹ کی رفتار سے سفر کر سکتی تو اس کا دن بھی ہر بانوے منٹ بعد طلوع ہو جاتا لیکن زمین پر یہ ابھی ناممکن تھا کہ وہ امریکہ کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک آٹھ منٹ میں پہنچ جائیں...... ہوا اور خلا میں یہی فرق ہے۔ خلا میں اٹھارہ ہزار میل فی گھنٹے کی رفتار نے چوبیں گھنٹے کے بانوے منٹ کا کر دیا تھا۔ خلا کے سولہ دن...... طلوع و غروب کے حساب سے زمین کے ایک دن کے برابر تھے۔

کرنل جیمز نے آٹھ گھنٹے کی پرسکون نیند کے بعد آنکھ کھولی تو جو چیز جیسی تھی جہاں تھی ویسی ہی تھی اور وہیں تھی۔ اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو چکی تھیں۔ وہ بڑے آرام سے لیٹا تھا اور سرخ، سبز اور نیلی روشنی کے دائرے، لکیریں اور حرکت کرتے ہوئے نقطے بدستور اس کے سامنے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے دائیں جانب کی کھڑکی کا پردہ ہٹایا۔ باہر لاکھوں ستارے، ان گنت چاند اور سورج گردش میں تھے۔ بائیں جانب ذرا نیچے روشنی کے ایک گولے کی شکل میں اس کی اپنی زمین تھی۔ دیکھنے میں اتنی قریب لیکن پھر بھی کتنی دور......! اگر اس کے بس میں ہوتا کہ وہ ''آئرن مین ون'' کا رخ موڑ لے تو بات صرف ایک منٹ کی تھی لیکن یہی ایک منٹ ان کی گرفت میں نہیں آ رہا تھا' زندگی اور موت کے درمیان یہی ایک منٹ ان کی دسترس سے باہر ہو گیا تھا اور وہ اس کے تعاقب میں سرگرداں تھے، یہ ایک منٹ رنگین تتلی کی طرح ان کے آگے بھاگ رہا تھا۔ حالانکہ وہ پانچ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے اس کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔

کرنل جیمز کی پرسکون آرام دہ نشست کے چند انچ پیچھے وہ دیو پیکر انجن تھا جو پچیس ہزار پونڈ کے دباؤ کی قوت کے ساتھ انسانی ذہن کی مہارت اور باریک بینی کا ثبوت تھا۔ اس کی تیاری میں ان سائنسدانوں اور انجینئروں کی فنی صلاحیت شامل تھی' جن کے علم اور تجربے نے اس عظیم شاہکار کو جنم دیا تھا۔ ان لوگوں نے اس کے لاکھوں ننھے منے پرزوں کے علاوہ میلوں لمبے چھوٹے بڑے تاروں کے مواصلاتی نظام اور خودکار آلات کے پیچیدہ عمل کے ہر مرحلے پر نگرانی کی تھی، اس کے ایک ایک پیچ اور ایک ایک پرزے کی آزمائش کی تھی اور یوں بیسویں صدی کا یہ معجزہ ظہور میں آیا

تھا کہ ایک صبح وہ کامل اعتماد کے ساتھ چاند کو چھونے روانہ ہوئے تھے۔ پھر آسمانوں کی بیکراں وسعتوں کو چیرتے چاند نگر میں جا اترے تھے اور وہاں کی خاک لے کر لوٹ آئے تھے۔ ان کو اپنی دنیا سے رخصت کرنے سے قبل بھی خلائی پروگرام کے سائنسدانوں کو ان کے کامیابی سے واپس آ جانے کا یقین تھا۔ یہ کوئی پہلا موقع نہیں تھا۔ اس سے پہلے خلا میں پرواز کرنے والا یہ دیوپیکر انجن بہت سے خلانوردوں کو امانت کی طرح سنبھال کر واپس لے آیا تھا اور اس میں کسی نقص' کسی خرابی کا کوئی امکان نہیں تھا۔ خلائی سیارے کا خود کار نظام ہر نقص کو دور کر سکتا تھا' اس کی نشاندہی کر سکتا تھا اور اس کے مسافر کوئی معمولی آدمی نہ تھے۔ وہ اس کی رگ رگ سے واقف تھے۔ دو سو میل نیچے ان کے ہم پیشہ سائنسدان سفر کے ہر مرحلے میں ان کے ساتھ تھے۔ وہ انہیں دیکھ رہے تھے، ان سے باتیں کر رہے تھے۔ ان کے دل کی دھڑکن سن رہے تھے، ان کی نبض کی رفتار اور دوران خون کے دباؤ کو محسوس کر رہے تھے۔ لیکن کامیابی کے آخری لمحے نے ان کی برسوں کی محنت کو شکست دے دی تھی اور موت پھر اٹل حقیقت کی طرح ان کے سامنے آ گئی تھی۔ چند گھنٹے......شاید اڑتالیس گھنٹے باقی تھے۔ پھر...... پھر کیا تھا...... سکوت کا احساس...... تاریکی...... بے حسی...... یہ سب کچھ تو اس وقت بھی تھا' جب وہ سو رہے تھے۔ عجیب بات ہے کہ خلا میں زندگی اور موت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ بس دل دھڑکنا بند کر دیتا ہے اور خون کی گردش رک جاتی ہے۔ آدمی سوچ نہیں سکتا' باقی سب کچھ وہی رہتا ہے۔ جسم کا وجود خلا کا سفر اور وقت تا ابد......!

کمانڈر والٹر ابھی گہری نیند میں بے سدھ پڑا تھا۔ جیمز اور اسٹون نے بڑی ہی مشکل سے اسے قابو میں کر کے انجکشن لگایا تھا۔ مہینوں کی تربیت کے باوجود آزمائش کی اس گھڑی میں اس کے اعصاب جواب دے گئے تھے۔ 'احمق......' جیمز نے سوچا۔ کوئی زمین سے آسمان کی طرف امید کی ایک کرن کے سہارے بھی سفر کرتا ہے۔ یہ سوچے بغیر کہ مستقبل کا ہر لمحہ غیر یقینی ہوتا ہے۔ کون جانے واپسی کہاں ہوگی۔

یہ احساس کہ اب وہ کبھی زمین پر قدم نہ رکھ سکیں گے ناگزیر تھا۔ اگر اس خلائی پرواز کی مشینری میں کوئی سوئچ ایسا ہوتا جسے دبا کر وہ اپنے ذہن کو سوچنے سے روک سکتے، خیالات کی رو کو کاٹ سکتے تو اڑتالیس گھنٹے بعد زندگی سے موت کی طرف جانا کوئی تکلیف دہ عمل نہ ہوتا لیکن اب ان کی کیفیت اس قیدی سے مختلف نہ تھی جسے پھانسی کی سزا دی گئی ہو اور جس کی رحم کی اپیل بھی مسترد ہو گئی ہو۔ کیونکہ انجن فیل ہونے کے بعد انہوں نے اور زمین پر ان کے ساتھیوں نے ہر ممکن کوشش کر لی تھی مگر انجن بند پڑا تھا۔ خلاف توقع ناقابل یقین پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا۔ جیمز نے ایک لیور کو دبایا اسٹون نے ہلکے سے جھٹکے کو محسوس کیا اور آنکھیں کھول کر دیکھا۔ آنکھوں کے اشاروں سے ان دونوں نے ایک دوسرے کو سلام کیا اور مسکرائے۔ زمین کا ایک حصہ تاریک تھا اور پر سیاہ آسمان میں جیسے رنگوں کی پھلجھڑیاں چھوٹ رہی تھیں۔ قوس و قزح کے رنگ پھیل اور سمٹ رہے تھے۔ شہاب ثاقب اور ستارے جگنوؤں کی طرح اڑتے جا رہے تھے۔ آخری بار کے آزمائے ہوئے انجن نے کام کیوں نہیں کیا، کہاں، کس جگہ، کون سا نقص رہ گیا۔ بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں اور دیواروں پر پھیلے ہوئے چارٹ سرکٹ ڈایا گرام...... کمپیوٹر کے اعداد و شمار اس گتھی کو سلجھانے میں مصروف تھے۔ ساری دنیا کے انسانی اور مشینی دماغ موت سے، تین خلانوردوں کی، تین انسانوں کی موت سے نبرد آزما تھے۔ اس انجن کا ہر پرزہ تار کا ہر ٹکڑا' ہر پیچ، بیٹری کا ہر سیل' لیور، بٹن، والو، ٹرانزسسٹر چیک کیا جا رہا تھا۔ کمپیوٹر خلانوردوں کے ذہنی اور جسمانی ردعمل کو ریکارڈ کر رہے تھے۔ زمین سے ان کا زیادہ سے زیادہ فاصلہ دو سو میل اور کم سے کم ایک سو بارہ میل رہتا تھا۔ لیکن بات فاصلے کی نہیں تھی۔ بات وقت کی بھی نہیں تھی۔ وہ جنہوں نے فضا اور

خلا کے درمیان اس پیچیدہ نظام کو قائم کیا تھا وہ آج نہیں تو کل یا پرسوں دو دن یا دو ہفتے بعد بہر حال خلائی جہاز کو زمین پر اتار لیں گے۔ وہ نقص تلاش کر لیں گے' اسے دور بھی کر دیں گے کیونکہ اصل مسئلہ آکسیجن کی مقدار کا تھا جو ہر لحہ ہر سانس کے ساتھ کم ہو رہی تھی۔ آکسیجن بچانے کے لیے سوتے رہنا۔ حرکت نہ کرنا سانس بھی آہستہ لینا ضروری تھا اور آکسیجن چوالیس گھنٹے زندگی کا ساتھ دے سکتی تھی۔ کمپیوٹر کا یہی کہنا تھا۔

والٹر کی حالت اپنے باقی دو ساتھیوں کی نسبت زیادہ خراب تھی۔ وہ بزدل نہیں تھا۔ خلانوردی کے میدان میں نوآموز بھی نہیں تھا۔ سفر کے آخری مرحلے میں اس سے چند غلطیاں سرزد ہوگئی تھیں۔ نادانستہ بالکل غیر ارادی طور پر اور اس کے نتیجے میں ایک مرحلہ ایسا بھی آ گیا تھا جب وہ موت کے منہ سے بڑی مشکل سے نکلے تھے۔ اب بھی آکسیجن کی مقدار میں کمی کا ذمہ دار وہ خود کو سمجھتا تھا۔ شدید احساس جرم نے اس کے ذہن کو بری طرح متاثر کیا تھا' وہ اپنے ناخنوں اور ہونٹ کاٹتا رہا۔ مٹھیاں بند کیے بے بسی اور خفت کے شدید جذباتی بحران سے گزرا اور بالآخر اس کے اعصاب جواب دے گئے۔ اس نے خودکشی کی کوشش کی اور اس کے ساتھیوں کو مجبوراً اسے بے ہوش کرنا پڑا۔ ہوش میں آنے کے بعد بھی وہ خالی خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ رفتہ رفتہ اس کا ذہن کام کرنے لگا۔ اسے سب کچھ یاد آ گیا۔ وہ جیمز اور اسٹون کی طرف دیکھ کر ندامت سے مسکرایا۔ پھر اس نے اپنے سامنے لگے ہوئے آلات کو دیکھا اور اپنی پوزیشن کا اندازہ کیا اور کوئی بات کیے بغیر اپنے کام میں لگ گیا۔ ان تینوں کے سپرد الگ الگ کام تھے۔ سائنسی تجربات آلات کی دیکھ بھال، جانچ پڑتال نتائج اور اعداد و شمار کی تدوین..... مشاہدات.....!

وومیرا کے اسٹیشن کے اوپر سے گزرتے ہوئے انہوں نے ایک بار پھر سلسلہ وار ان تفصیلات کو دہرایا جن کا تعلق کشش ثقل میں داخل ہونے کے لیے انجن اسٹارٹ کرنے سے تھا۔ کہیں کوئی نقص نہ تھا۔ ان سے کوئی غلطی بھی نہیں ہوئی تھی لیکن انجن بند پڑا تھا۔ انہیں ہوسٹن کے مرکزی اسٹیشن سے اطلاع دی گئی کہ خلائی جہاز کے نقص کو بہتر گھنٹے کے اندر اندر دور کر کے جہاز کو اتار لیا جائے گا لیکن ان سے یہ نہیں کہا گیا کہ ان کے جنازوں کے ساتھ قومی پرچم سرنگوں کر دیا جائے گا۔ وہ قومی ہیرو بن جائیں گے۔ بہتر گھنٹے! انہوں نے سوچا جب انہیں مرے ہوئے اڑتیس گھنٹے گزر چکے ہوں گے۔ ''آئرن مین ون'' ان کی سرد لاشوں کو زمین کے سپرد کر دے گا۔ جسم زمین کی امانت ہے جو اسے مل جائے گی۔ یہ خون خاک نشیناں تھا رزق خاک ہوا۔

جزیرہ کینٹن کے خلائی اسٹیشن کا ''آئرن مین ون'' سے رابطہ قائم نہیں ہو رہا تھا۔ بالآخر آپریٹر نے ریڈار اسٹیشن کو رپورٹ دی۔ اسی وقت دیوار میں لگے ہوئے اسپیکر پر ''آئرن مین ون'' کی آواز سنائی دی۔ ''ہیلو کینٹن..... ہمیں جواب دینے میں کچھ تاخیر ہوگئی۔ سوری۔'' آپریٹر نے اطمینان کا سانس لیا۔ ہوسٹن کے مرکز سے ہدایات موصول ہوئی ہیں۔

''کیا.....!'' جیمز نے پر امید لہجے میں پوچھا۔

''انجن اسٹارٹ کرنے کے سارے نظام کو دوبارہ چیک کیا جائے۔ ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر مرحلے کا جائزہ لیا جائے اور کوئی بھی بات خلاف معمول نظر آئے تو مطلع کیا جائے..... اوور'' یہ سن کر ان کے چہرے مایوسی سے لٹک گئے۔

''ایک بات ہمیں خلاف معمول نظر آئی تھی.....!'' اسٹون نے کہا

''کیا......؟'' آپریٹر نے مستعد ہو کر ہیڈ فون درست کیا اور کمپیوٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔ ''کہو......!''

''انجن اسٹارٹ نہیں ہوا تھا......!'' اس کے ساتھ ہی ان تینوں کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

''ہنسنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے آکسیجن زیادہ خرچ ہوتی ہے۔'' آپریٹر نے خفت سے کہا۔ زندگی کے تینتالیس گھنٹے باقی ہوں تو یوں بھی کوئی ہنستا ہے۔ لیکن یہ تینوں خلانورد اس کے جانے پہچانے تھے۔ تربیت کے دوران وہ ان سے مل چکا تھا۔ جیمز نڈر اور ذہین تھا۔ والٹر خوش مزاج اور سادہ دل۔ اسٹون ذرا سنجیدہ اور خشک مزاج تھا۔ لیکن ہوسٹن کے مرکزی ہدایات پر والٹر پھر مشتعل ہو گیا۔

''ان الو کے پٹھوں سے کہو کہ ہم بارہ مرتبہ انہیں سب کچھ بتا چکے ہیں۔ اگر وہ کوئی مدد کر سکتے ہیں تو کریں ورنہ اپنی بکواس بند کر دیں۔''

''والٹر......!'' جیمز نے کہا۔ ''تیرھویں دفعہ میں بھی کوئی حرج نہیں۔ کیا پتا......!'' اسٹون نے تائید میں سر ہلایا۔ ''مشین کا کیا پتا......!'' والٹر نے بیزاری سے منہ پھیر لیا۔ جیمز نے ناشتہ کی تیاری کی۔ خلائی جہاز کا یہ حصہ زیادہ کشادہ نہیں تھا لیکن درمیان سے چیزیں ہٹانے کے بعد انہیں اتنی جگہ مل جاتی تھی کہ وہ تیرتے ہوئے ادھر سے ادھر جا سکیں۔ کاغذ کے پرزے کی طرح اڑتے ہوئے۔ وزن کا احساس ختم ہو جانے کا احساس برقرار رکھنا بھی بڑا مشکل ہو جاتا تھا۔ وہ جس چیز کو جہاں چھوڑ دیتے تھے وہ وہیں ٹھہر جاتی تھی۔ کافی کا مگ رکھنے کے لیے میز کی ضرورت نہیں تھی۔ اسے منہ سے دور کر کے چھوڑ دینا کافی تھا۔ زمین کی عادتوں کو خلا میں یکسر ترک کرنا پڑتا تھا۔ اس اعتبار سے چاند اور زمین یکساں تھے کہ الگ الگ نام ہونے کے باوجود وہاں اپنے وزن کا احساس پھر زندہ ہو جاتا تھا جس کے بغیر جسم بے معنی تھا یوں لگتا تھا جیسے موت نے اچانک آ لیا ہے۔ بالکل بے خبری میں ایسے جیسے گلی کے کسی موڑ پر اپنے خیالات میں محو انسان کسی سے ٹکرا جائے۔ ابتدا سے انتہا تک ان کا سفر کامیاب تھا۔ زمین سے ان کی روانگی کے چھ ہفتے بعد وہ اپنے مشن کی تکمیل پر شاداں و فرحاں آخری مرحلے میں داخل ہوئے جب ان کے خلائی کیپسول کو اپالو مشن کے ایس فور بی راکٹ سے الگ ہونا تھا۔ اس طویل مشن میں کہیں سرمو فرق نہیں آیا تھا۔ جس کام کو جس وقت پر اور جس انداز سے ہونا تھا ویسے ہی ہوا تھا۔ روانگی سے قبل ان کی واپسی کے لیے جس وقت کا تعین کیا گیا تھا وہ تھوڑا سا غلط ہو گیا تھا۔ اس میں آدھے سیکنڈ کا فرق آ گیا تھا' جسے اسٹون نے آخری وقت میں دور کر دیا۔

زمین کی فضا میں داخل ہونا ان کے لیے کوئی نیا تجربہ نہیں تھا۔ خلائی جہاز نے انہیں نیوگنی کے شمال مشرقی ساحل پر زمین سے دو سو میل اوپر چھوڑ دیا تھا' اب وہ ایسے مدار پر گھوم رہے تھے جہاں زمین کی کشش اور اس کی مخالف قوت کے درمیان توازن قائم ہوتا تھا۔ ایک ایسی لکیر پر جو نظر نہیں آتی تھی مگر ایک حصار کی طرح موجود تھی۔ انہیں اس حصار کو توڑنے کے لیے معمولی سی قوت درکار تھی۔ اس مقصد کے لیے وہ انجن جواب ان کا ساتھ چھوڑ گیا تھا کافی تھا۔ اس کے بعد زمین کی کشش کا عمل شروع ہو جاتا تھا اور انجین مخالف سمت میں قوت صرف کر کے ان کی رفتار کو قابو میں رکھنے کے لیے بریک کا کام کرتا تھا۔ جب وہ راکٹ سے الگ ہوتے تھے تو پل بھر کے لیے کائنات کا حسن اور چمک دمک ان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتا تھا۔ وہ مبہوت رہ جاتے تھے۔ پھر زمین کی محبت انہیں پکارنے لگتی تھی۔ اپنوں کے مانوس منتظر چہرے' فخر و انبساط سے روشن آنکھیں اور دھڑکتے دلوں کی صدا یہ سب مل کر انہیں بلانے لگتے تھے اور وہ زمین سے موصول ہونے والی ہدایات پر میکانکی انداز میں عمل کرتے ہوئے خوابوں کے مسافر کی طرح

آگے بڑھتے جاتے تھے زمین ان کے استقبال کے لیے باہیں پھیلائے آگے بڑھتی آتی تھی۔ سمندر کی وسعت میں بحری جہاز انہیں تلاش کرنے پر مامور رہتے تھے۔ ہوا میں جہاز ان کی نشاندہی کے لیے منڈلاتے رہتے تھے۔ سینکڑوں دوربینیں اور انسانی آنکھیں آسمان پر لگی رہتی تھیں۔ پھر گولی کی رفتار سے دہکتا ہوا کیپسول سمندر کی سطح پر گرتا تھا اور سفر کا اختتام ہو جاتا تھا...... مگر اس بار ایسا نہیں ہوا۔

جیسے ہی وہ ایس فور بی راکٹ سے الگ ہوئے ہوسٹن کے خلائی مرکز کے کمپیوٹر نے حسب معمول ہدایات جاری کرنی شروع کیں۔

''ہیلو کمانڈ شپ ریڈار کوئن...... '' انہوں نے کہا۔''پانچ منٹ باقی ہیں۔''

''ہیلو آئرن مین لائٹ گرین۔''

''لیس ون منٹ کاؤنٹ ڈاؤن...... ٹین سیکنڈ......!''

''او کے، ٹین، نائین، ایٹ، تھری، ٹو، ون...... فائر......!''

فائر کی آواز کے ساتھ ہی وہ رفتار میں اچانک کمی سے لگنے والے جھٹکے کے لیے تیار تھے۔ زبردست دھماکے کے ساتھ گرجتے ہوئے راکٹ انجن کے خارج ہونے والے آگ کے شعلوں اور کشش ثقل کے بڑھتے ہوئے اثرات کے انتظار میں تھے مگر کوئی آواز پیدا نہ ہوئی۔ وہ مکمل سکوت کے ساتھ اسی رفتار سے۔ جس کا انہیں قطعی احساس نہ ہوتا تھا۔ اپنے مدار پر چلتے گئے۔ چند سیکنڈ غیر یقینی میں گذر گئے۔ نہیں یہ ناممکن ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ شاید ان کے حواس جواب دے گئے ہیں۔ اس طلسماتی سفر میں سب کچھ ممکن ہے۔ پھر انہیں خلائی مرکز کی آواز سنائی دی۔ ''آئرن مین۔ ہلو آئرن مین کیا بات ہے انجن فائر ہوا۔'' آپریٹر کی گھبرائی ہوئی آواز نے کہا۔'' نیگیٹو! انجن فائر نہیں ہوا۔'' انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ پھر ایک ہنگامی صورت حال پیدا ہو گئی۔ زمین سے انہیں ہر لحہ نئی ہدایات دی گئیں۔ آٹومیٹک کنٹرول کی ناکامی کے بعد انہوں نے اپنے ہاتھوں کا استعمال کیا۔ وہ لیور اور بٹن دبائے جو خودکار نظام کی ناکامی کا مداوا تھے۔ کسی قسم کی گھبراہٹ یا پریشانی کا اظہار کیے بغیر انہوں نے اپنے ذہن کا استعمال جاری رکھا۔ ان کی ساری تربیت اسی لمحے کے لیے تھی جو کہیں بھی آسکتا تھا۔ آزمائش کا لمحہ، اعصاب پر قابو پانے کا لمحہ۔ دل کی بجائے دماغ استعمال کرنے کا لمحہ......!

''ہلو آئرن مین برقی نظام کو دیکھو۔'' ہوسٹن نے کہا۔ آواز ڈیرک لسین کی تھی۔''سارے کنکشن چیک کرو۔''

''اسٹارٹر کوائل، ڈائل لائٹ۔ میٹر فیوز پاور سوئچ آل او کے۔'' انہوں نے جواب دیا۔ جیمز پر اس وقت تک یہ حقیقت واضح ہو چکی تھی کہ وہ بے بس ہیں۔ مارچ سن چھیاسٹھ میں جیمنی کے خلا نورد نیل آرم اسٹرانگ کو سفر کے آغاز ہی میں برقی نظام کی ایک ایسی خرابی کا پتا چل گیا تھا جو خطرناک ثابت ہو سکتی تھی چنانچہ روانگی کے گیارہ گھنٹے بعد وہ زمین پر لوٹ آیا تھا۔ اپالو مشن بھی کامیابی اور ناکامی کے مرحلوں سے گزرا تھا اور اب اس کا مشینی نظام ایسا تھا کہ خودکار آلات کسی خرابی کے بغیر کام کرتے رہتے تھے۔ خلا نورد چھوٹی موٹی خرابیوں سے دوچار ہوتے تھے مگر اس میں کوئی پریشانی کی بات نہیں ہوتی تھی لیکن یہ صورت حال بالکل مختلف تھی۔ اتنا تو وہ بھی جانتے تھے کہ دیو پیکر انجن کے اندر کہیں کوئی نازک سا تار ٹوٹ گیا ہے یا کنڈنسر جواب دے گیا ہے یا سرکٹ شارٹ ہو گیا ہے لیکن...... لیکن سوال یہ تھا کہ کہاں۔ وہ اگر اس کا جواب جان سکتے تو زمین پر لوٹنا کیا مشکل تھا

لیکن مشکل یہ تھی کہ آلات بالکل ٹھیک کام کر رہے تھے کسی خرابی کا پتا نہیں دے رہے تھے' جھوٹ بول رہے تھے۔ امید کی آخری کرن اس لیے روشن تھی کہ زمین پر ان کی زندگی اور سلامتی چاہنے والے موجود تھے"۔ ڈک ہوسٹن کے مرکز سے ٹیڈ ڈافرٹی نے جیمز سے کہا"۔ تم پریشانی میں مبتلا نہیں ہو ٹیڈ اور جیمز کی دوستی بہت پرانی تھی۔ ان کی زندگی میں ایسے بہت سے واقع آئے تھے جب انہوں نے موت کو بہت زیادہ قریب محسوس کیا تھا اور بچ کر نکل آئے تھے۔ اس آواز نے جیمز کو بڑا اسہارا دیا۔ از کجا می آید ایں آواز دوست

۔"پریشانی کیسی ٹیڈ اس نے کہا"۔ واپسی کا ٹکٹ ذرا کھو گیا ہے باقی سب خیریت ہے وہ دونوں ہنسے... والٹر اعصابی ہیجان کے باعث مذاق کے موڈ میں نہیں تھا"۔ ڈک حوصلہ نہ ہارنا ہم سب کوشش کر رہے ہیں ٹیڈ نے پر اعتماد لہجے میں کہا"۔ ٹیڈ کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم ایس فور بی راکٹ سے پھر جاملیں۔ اس میں چھ مہینے کی ضرورت سے زائد آکسیجن ہے۔ پھر ہمارے لیے دوسرا راکٹ بھیج دیا جائے والٹر نے کہا"۔ پل بھر کی خاموشی کے بعد ٹیڈ نے پھر جیمز سے خطاب کیا ڈک اگر یہ ممکن ہوتا تو ہم پہلے ہی تمہیں ہدایات دے چکے ہوتے

"جیمز چارلس کیتھ نے مداخلت کرتے ہوئے کہا"۔ تمہیں اب انجن کو اپنے ہاتھوں سے اسٹارٹ کرنے کی تیاری کرنی چاہیے وہ خلائی مرکز کا ڈائریکٹر تھا۔ فرائض کی ادائیگی میں دوستانہ جذبات کا اظہار اسے سخت ناپسند تھا۔ جیمز اپنے وسیع خلائی تجربے کی وجہ سے جانتا تھا کہ سہارے کے لیے یہ آخری تنکا ہے۔ اس نے والٹر اور اسٹون کو خلائی سوٹ پہننے کا حکم دیا۔ اندر کا درجہ حرارت برقرار رکھنے سے پسینہ ان کے جسم پر پانی کی طرح بہنے لگا۔ وہ رخ سر پر چڑھائے ہدایات کا انتظار کرتے رہے۔ ایک مرتبہ پر دس سیکنڈ پہلے الٹی گنتی شروع ہوئی"۔ فلاں لیور کا دباؤ اور آگے۔ سوئچ آن کرو۔ ہنڈل کو گھماؤ اور تیزی سے......

''کچھ نہیں زمین پر ٹیڈ ڈافرلی نے مٹھیاں بند کر کے کرسی کے دستے پر مارتے ہوئے کہا''۔سب بیکار ہے۔اس نے جو گالی دی۔چارلس نے اسے ناگواری سے دیکھا''۔ٹیڈ۔جیمز نے کہا''۔مزے کی بات یہ ہے کہ ڈائل کی روشنی کے مطابق انجن فائر کر چکا ہے۔سبز روشن حروف میں بالکل صاف لکھا ہے

''کوئی بات نہیں چارلس نے کہا''۔ہماری کوشش جاری ہے

''جاری رکھیے والٹر نے کہا''۔لیکن ہماری بیویوں کو مطلع کر دیجیے کہ سیاہ ماتمی لباس پہن لیں۔تعزیتی پیغامات تیار کر لیجیے ٹیڈ نے سر پر ہاتھ مارا''۔اف میرے خدا،انہیں تو میں بھول ہی گیا تھا۔کیا کہوں ان سے چارلس

''کچھ نہیں چارلس نے کہا''۔شب بخیر اور خدا حافظ لیکن ٹیڈ نے انہیں کسی ناخوش گوار حادثے کے لیے تیار رکھنے کے لیے صحیح صورت حال سے آگاہ کرنا مناسب سمجھا۔وہ تینوں خلانوردوں کی بیویاں ہونے کی وجہ سے یوں بھی خطرے کی بو سونگھ لیتی تھیں بیٹی والٹر۔سیلیا جیمز اور ٹریسا اسٹون پندرہ سال سے اس عذاب کو جھیل رہی تھی

۔''میرا خیال ہے گھر چلنا چاہیے بیٹی والٹر نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا'' بچے اکیلے ہیں

''میں تمہارے ساتھ چل رہی ہوں سیلیا نے کہا''۔کوئی بات ہو تو فون کر دینا

''مجھے فون کرنے کی ضرورت نہیں ٹریسا نے کہا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔سیلیا کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے ساتھ لے گئی۔ٹیڈ ڈافرلی انہیں مایوس اور دل شکستہ لوٹتے دیکھتا رہا



......اس خلائی مشن کا کمانڈر رہنے کی حیثیت سے جیمز کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس تھا۔یہ احساس کہ اسے دوسروں پر ترجیح دے کر یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے خودستائی پر مبنی نہ تھا۔درحقیقت ایسا ہی تھا اور اسے یہ ثابت کرنا تھا کہ اس کا انتخاب غلط نہیں تھا''۔جم'' والٹر نے کہا'' کیا ہم یونہی ہاتھ پیر ہلائے بغیر مر جائیں گے

''نہیں جیمز نے مسکرا کر کہا''۔ہم آخری دم تک جدوجہد کریں گے

''ہم یا وہ۔ ''اس نے تلخی سے کہا'' دونوں ہم ان سے الگ تو نہیں ہیں وہ ہمیں اتنی آسانی سے موت کے حوالے نہیں کریں گے

''کیا حرج ہے اگر ہم خود کوشش کریں۔ممکن ہے انجن میں کوئی چیز اٹک گئی ہو کوئی پتھر چاند کی سطح سے یا کوئی شہاب ثاقب کوئی والو جام ہو گیا ہو اتنا تو ہم بھی کر سکتے ہیں جیمز خاموش رہا...اسٹون نے جواب دیا''۔ابھی ہمارے کچھ کرنے کا وقت نہیں آیا

عین اسی وقت صورت حال پر غور کرنے کے لیے زمین پر خلائی سائنسدانوں کی اعلیٰ سطحی کانفرنس جاری تھی۔خلائی پرواز کے شعبے کا چیف چارلس کیتھ ''آئرن مین ون'' کا مشن ڈائرکٹر پال ڈیگروٹ۔رچرڈ وہیلر جو فلائٹ ڈائریکٹر تھا۔ٹیڈ ڈافرلی چیف اسٹرانائٹ۔وزارت دفاع کا جنرل چارلس پارکر اور فضائیہ کا کرنل سیڈلر۔اس کانفرنس میں شریک تھے۔خلائی سائنسدانوں نے انہیں جو رپورٹ ارسال کی تھی اس کے مطابق انجن میں

کوئی خرابی نہ تھی۔ انہوں نے عملی طور پر ویسے ہی ایک انجن کو مصنوعی طور پر "آئرن مین ون" کے خلائی حالات پیدا کر کے اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی تھی اور اس میں کامیاب ہوئے تھے جبکہ اصولاً "ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا

"حضرات چارلس کیتھ نے کہا"۔ اس اجلاس کے بعد رسمی طور پر پریس نوٹ جاری کیا جائے گا کہ خلائی پرواز کے نقص کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ سات بجے صدر امریکا کو صورت حال سے مطلع کیا جائے گا۔ منگل کی صبح امریکہ کی خلائی پروگرام میں کامیابی سے متعلق اعداد و شماری جاری کیے جائیں گے اور اس میں پیش آنے والے حادثات کا تناسب بتایا جائے گا اتنا ہی جتنا کہ تجرباتی دور میں ہوائی جہازوں کے حادثات کا تھا۔ بدھ کی صبح صدر امریکا خلانوردوں کی جرات اور فرض شناسی"... وہ بولتا گیا۔ ٹیڈ اس کی صورت دیکھتا رہا۔ ٹیڈ ڈافرٹی کو چارلس کیتھ کے جذبات سے عاری لہجے پر حیرت تھی۔ وہ اس حادثے کی رپورٹ یوں پڑھ رہا تھا جیسے لوگ خیریت کا خط پڑھتے ہیں لیکن ٹیڈ کے لیے آئرن مین کی ناکامی اور تین خلانوردوں کو ایک جیسے ردِ عمل کے ساتھ قبول کرنا مشکل تھا وہ تینوں اس کے دوست تھے اور بہر حال انسان تھے

"کوئی سوال۔ "چارلس نے کہا"۔ ہاں ٹیڈ ڈافرٹی نے کہنیوں کے بل میز پر جھکتے ہوئے کہا"۔ ہم نے اس کانفرنس میں آئرن مین ون" کے خلانوردوں کی زندگی بچانے کے لیے دوسرے خلائی سیارے کی پرواز کے امکانات کا جائزہ نہیں لیا ہے

"غالباً" تمہیں معلوم نہیں کہ ان کے پاس صرف بیالیس گھنٹے کی آکسیجن ہے چارلس نے کہا"۔ مجھے معلوم ہے مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ پیر کی شام کو آٹھ چالیس پر ٹائیٹسن تھری سی" خلا کی پرواز کریگا اور ایک گھنٹہ قبل اسے ڈینور سے روانہ کیا جا چکا ہے ٹیڈ نے چارلس کیتھ کے لہجے کے مضحکہ خیز انداز کو محسوس کرتے ہوئے کہا"۔ کرنل سیڈلر"... کیتھ نے کہا"۔ کیا آپ بیالیس گھنٹے میں یہ کام کر سکتے ہیں

"میرے خیال میں کرنل نے اطمینان سے جواب دیا"۔ جواب ہاں یا نہیں میں ہونا چاہیے کرنل چارلس کیتھ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا"۔ یہ ممکن ہے کرنل نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا"۔ اگر کوشش کی جائے

"غلط"... چارلس نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا"۔ غلط۔ "ٹیڈ نے کہا"۔ کوشش کرنا بھی غلط ہے اور وہ جو تین آدمی زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ انہیں مرنے دیا جائے۔ تمہارے سینے میں دل ہے یا پتھر

"زندگی اور موت اس پیشے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور مسٹر ڈافرٹی... میں آپ کو تنبیہ کرتا ہوں چارلس نے خشک لہجہ میں کہا"۔ تنبیہ نہیں مجھے برطرف کر دو میری جگہ کوئی اور کمپیوٹر لگا لو میں انسان سے مشین نہیں بن سکتا اس نے میز پر مکا مار کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور میں خاموشی سے تین انسانوں کی موت کا تماشہ نہیں دیکھ سکتا سمجھے۔ "کمرے میں ایک ناگوار سی خاموشی چھا گئی کسی نے اس کا ہاتھ دبایا"۔ آل رائٹ چارلس نے کہا"۔ ہم اس تجویز پر بحث کر لیتے ہیں ٹیڈ بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا

"کرنل اس خلائی سیارے کے پانچ حصے ہیں۔ ان کو جوڑنے اور پرواز کے لیے تیار کرنے میں پہلے کتنے دن صرف ہوئے ہیں چارلس نے کہا"۔ بارہ دن لیکن اب چار دن ہوں گے۔ ممکن ہے کہ اس وقت کو مزید کم کر لیا جائے

"دوسری بات۔ پرواز کے لیے موسمی حالات کیسے ہیں۔ غالباً" طوفانی

''چھ سو میل دوری بات مت کیجئے ٹیڈ نے کہا''۔ کیپ کینیڈی پر حالات موافق ہیں

''پرواز سے قبل کمپیوٹر

''کمپیوٹر کی ضرورت نہیں۔ ہم خود کنٹرول کر سکتے ہیں ٹیڈ نے بات کاٹتے ہوئے کہا''۔ اس خلائی جہاز میں صرف دو آدمیوں کی گنجائش ہے چارلس نے کہا''۔ ہم انہیں ایک ایک کر کے لا سکتے ہیں ٹیڈ نے جواب دیا۔ کانفرنس کے باقی اٹھارہ ارکان ان کے مکالمے تماشائیوں کی طرح سن رہے تھے''۔ اس پرواز کے لیے تربیت یافتہ افراد.....

''میں خود اس میں جاؤں گا ٹیڈ نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ کیتھ کی ہر بات کاٹ رہا تھا''۔ آخری بات یہ کہ اس پر لاگت کیا آئے گی کیتھ نے مالیاتی امور کے ڈائریکٹر کی طرف دیکھا'' تقریباً'' پانچ کروڑ ڈالر اس نے کمپیوٹر کی طرف جواب دیا''۔ اور اندازاً'' کتنے افراد حادثات کا شکار ہوں گے۔

''ایک دو فیصد... اوسطاً'' وہیلر نے ٹیڈ سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ ٹیڈ نے میز کی سطح پر ہاتھ مارا''۔ اوسطاً۔ کیا آئرن مین ون کے بعد یہ حادثات کبھی نہیں ہوں گے۔ کیا پانچ کروڑ ڈالر تین انسانوں کی زندگی سے زیادہ ہیں

''اپنی بکواس بند کرو تم کیا سمجھتے ہو۔ ہم سب گدھے ہیں یہ دیکھو اس نے ایک ضخیم کتاب میز پر کھسکاتے ہوئے کہا''۔ یہ سب حفاظتی اقدامات سے متعلق ہے۔ روانگی سے قبل اور اس کے بعد ہر مرحلے پر ہم ان پر عمل کرتے ہیں۔ تم جانتے ہو''۔ آئرن مین ون'' کو خلا میں بھیجنے سے پہلے ایک ایک ہدایت پر عمل کیا گیا تھا ٹیڈ نے کتاب اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دی''۔ جہنم میں گئیں ہدایات چارلس کا چہرہ سرخ ہو گیا

...''اوکے۔ میں تمہارے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ لیکن وہ تینوں ہم سب کے دوست ہیں کیا ہم بیالیس گھنٹے کے اندر اندر انہیں حفاظت سے زمین پر لا سکتے ہیں۔ دوسرے خلائی جہاز کے ذریعے کسی نے اس بات کا جواب نہیں دیا۔ کسی نے چارلس کی طرف نہیں دیکھا۔ ''تھینک یو جنٹلمین اس نے اپنا بریف کیس اٹھایا اور نکل گیا۔ اس نے عمداً'' اس گالی کو نظرانداز کر دیا جو ٹیڈ ڈافرٹی نے اسے دی باقی لوگ ایک ایک کر کے وہاں سے رخصت ہونے لگے

۔''مسٹر ڈافرلی ایک نوجوان انجینئر نے کہا''۔ میرے احساسات آپ سے مختلف نہیں ہیں لیکن کانفرنس میں کسی نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ اگر انجن کے نقص کا پتہ چل بھی گیا تو تینوں خلانورد اسے ٹھیک کیسے کریں گے۔ خلا میں انجن کھولا نہیں جا سکتا ٹیڈ نے مایوسی سے سر ہلایا۔ اس کے ذہن میں ایک دھند تھی جس میں تین شناسا چہروں کے ہیولے بن اور بگڑ رہے تھے

☆ ☆ ☆

آئرن مین ون کا کمانڈر۔ لیفٹیننٹ کرنل جیمز اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ اپنے انجام سے بے خبر بیٹھا تھا۔ اس کا چہرہ ہر قسم کے احساس سے عاری تھا۔ مثالی خلانورد کی طرح۔ نہ لمحہ بہ لمحہ خرچ ہونے والی آکسیجن کے ساتھ قدم بہ قدم آگے بڑھتی موت کا خوف نہ زندگی کے تمام حسن سے یکلخت محروم ہو جانے کا رنج۔ بس ایک بے یقینی۔ اس کے دائیں ہاتھ پر والٹر تھا۔ اس کی ساری زندگی زمین کی فضا میں ہوائی جہازوں کو

پتنگ کی طرح اڑاتے گذری تھی۔ بمبار طیاروں کو اڑاتے اڑاتے وہ خلانورد بن گیا تھا۔ اپنے پہلے مشن میں وہ چار دن تک چاند کے گرد گردش کرتا رہا اور اس کے ساتھی چاند کی زمین پر ریت اور چٹانوں کے نمونے جمع کرتے رہے مقررہ وقت پر وہ انہیں لے کر واپس زمین پر آ گیا اور بحرالکاہل میں جا اترا... وہ ۱۹۸۰ء میں اس خلائی اسٹیشن کا کمانڈر بننے کا خواب دیکھتا تھا جس میں دنیا بھر کے سو سے زائد سائنسدانوں کی ٹیم کو تجربات کرنے تھے۔ لیکن اب ایک معمولی سی غلطی سے یہ خواب بکھر گیا تھا اور احساس جرم نے اسے مفلوج کر دیا تھا۔ اس نے زندگی میں کبھی ناکامی کا منہ نہیں دیکھا تھا۔ وہ کامیابی کے راستے پر اعتماد اور اطمینان کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ اس کا اگلا قدم قبر کی گہرائی کے اندھیرے میں پڑے گا۔ جیمز ہر لحظ اس پر نگاہ رکھے ہوئے تھا۔ جیمز کے بائیں ہاتھ پر اسٹون تھا۔ وہ پیدائشی سائنسداں تھا۔ تقدیر نے شروع سے اسے موافق حالات فراہم کیے۔ وہ ایک دولتمند گھرانے میں پیدا ہوا اور اپنے شوق کی تکمیل کے لیے مشینوں اور آلات سے لیس تجربہ گاہیں قائم کر کے اپنے شوق کی تکمیل کرتا رہا۔ عمر کے ساتھ ساتھ اس کے جنون میں اضافہ ہو گیا اور وہ ڈگریاں صندوق میں بند کر کے تحقیق اور تخلیق کے عمل میں منہمک رہا۔ ایک بار کسی دوست کے ساتھ جیٹ ہوائی جہاز کی پرواز نے اس کے شوق کا رخ بدل دیا۔ فضائیہ میں شامل ہو کر تربیت کے طویل مرحلوں سے گذرنے اور پریڈ کرنے اور سلوٹ کرنے کی بجائے اس نے اپنی تربیت آپ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے پرواز کے ابتدائی اصول سیکھنے کے بعد جہاز خرید کے اڑانا شروع کر دیا۔ یکے بعد دیگرے اس نے مختلف جہاز خریدے اڑائے اور بیچ ڈالے۔ ہوائی جہاز کی پرواز کے مقابلوں میں بے شمار انعامات حاصل کیے۔ صرف ایک بار ایسا ہوا کہ آنکھ کھلی تو اس نے خود کو اسپتال میں اس طرح لیٹا ہوا پایا کہ ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر پلاسٹر چڑھا ہوا تھا۔ آواز سے تیز طیاروں کو اڑانے کی خواہش پھر بھی باقی رہی لیکن وہ بازار میں فروخت نہیں ہوتے تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ خلائی مشن میں شامل ہو گیا۔ دیکھنے میں وہ اپنے عمر سے پندرہ سال کم لگتا تھا۔ صاف چکنی ملائم جلد اور سیاہ بالوں اور آنکھوں کے ساتھ وہ بیوی بچوں کے ہوتے ہوئے بھی کالج کا کھلنڈرا لڑکا نظر آتا تھا

جیمز نے سیٹ کی پشت سے سر لگا کر اس نے وقتی طور پر تمام تفکرات کو جھٹک دیا۔ والٹر اور اسٹون جاگ رہے تھے مگر خاموش تھے۔ اسٹون کھڑکی سے باہر کائنات کے حسن میں محو تھا۔ والٹر کی آنکھیں کھلی تھیں مگر وہ کچھ نہیں دیکھ رہا تھا۔ جیمز نے سونے کی کوشش کی مگر زندگی کی ان آخری گھڑیوں میں گذرے ہوئے وقت کی یادوں نے اچانک اس کے ذہن پر یلغار کر دی تھی۔ زندگی کے سفر کی تکمیل کے بعد موت کی سرحد میں قدم رکھنے سے پہلے ہر انسان پلٹ کر دیکھتا ہے۔ اس راستے کو جو عمر کے طویل برسوں کو چھوتا ہوا کہیں بچپن کی دھندلی یادوں کے جنگل میں کھو جاتا ہے۔



......جیمز جب دس سال کا تھا تو ہر اتوار کی صبح گھر سے نکل کر زائن ایئرپورٹ جانے والی سڑک پر انگوٹھا کھڑا کیے لفٹ کا منتظر رہتا تھا۔ کسی نہ کسی ٹرک ڈرائیور کو صبح سویرے ایک چھوٹے سے بچے پر رحم آجاتا اور چند منٹ میں دو بارہ میل کا فاصلہ طے کر کے ڈرائیور کا شکریہ ادا کرتا اور اتر جاتا۔ پھر دن کا بیشتر حصہ جہازوں کو اترتے چڑھتے دیکھنے میں صرف ہو جاتا یہاں تک کہ بھوک شوق پر غالب آ جاتی اور وہ واپسی کا سفر اختیار کرتا۔ ناشتے سے غیر حاضر رہنے کا اسے یہ خمیازہ بھگتنا پڑتا کہ سرد چائے اور روٹی کے بچے کھچے ٹکڑے خاصی ڈانٹ ڈپٹ کے بعد ملتے اور کبھی کبھی کھانے کی بجائے صرف جہازوں کے تصور پر گذارہ کرنا پڑتا۔ چودہ سال کی عمر میں وہ ایک دوست کے ساتھ اس کے باپ کے پرانے ہوائی جہاز میں پہلی مرتبہ

پرواز کے لیے گیا۔اس اولین تجربہ کی یاد سے اب تک اس کے جسم میں سنسنی دوڑنے لگتی تھی۔ہوائی اڈے کا ماحول۔پائلٹ کا لباس تیل کی بو پنکھوں کی گردش اور جہاز کے پیچھے تیز ہوا سے لہراتی گھاس۔ہوائی اڈے پر پھیلی ہوئی رن وے کی لکیریں سب مل جل کر اس کے تصور پر سوتے جاگتے مسلط رہتے ہوائی اڈے پر بہت سے لوگ اس خبطی بچے کو پہچانتے تھے

۔ایک بار جب وہ جہاز کے بالکل قریب کھڑا نظارے میں محو تھا تو ایک پائلٹ نے اسے اشارے سے بلایا دیکھو آگے جا کر سیدھے ہاتھ والے پنکھے کو بائیں سے دائیں گھماؤ اور فوراً" پیچھے ہٹ جاؤ وہ جہاز کے سامنے پہنچا تو پنکھوں کے بلیڈ اسے اپنے سائز سے بڑے نظر آئے مگر جب اس نے ایک بلیڈ کو دونوں ہاتھوں سے کھینچ کر گھمایا تو وہ آسانی سے گھوم گیا۔وہ فوراً" پیچھے ہٹ گیا۔انجن اسٹارٹ ہوگیا۔پائلٹ نے کچھ دیر انجنوں کو پوری قوت سے چلایا اور بند کر دیا۔پھر وہ نیچے اترا اور عمارت کے اندر داخل ہوگیا۔جب وہ لوٹا تو وہ بچہ بڑی محویت سے کاک پٹ کے سامنے والا شیشہ چمکا رہا تھا۔دونوں طرف کی کھڑکیاں پہلے ہی صاف کی جا چکی تھیں۔جہاز بالکل نیا تھا۔اس کی بیرونی سطح پر چمکیلی پالش تھی۔بچے نے اپنے رومال سے گرد کو صاف کر دیا تھا۔وہ کچھ دیر حیرت سے دیکھتا رہا"۔بیٹے میرے ساتھ چلو گے اس نے مسکرا کر بچے کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔جیمز کا چہرہ کھل اٹھا۔بیس منٹ بعد وہ چھ ہزار فٹ کی بلندی پر بادلوں کے اوپر پرواز کر رہے تھے مگر جیمز کی نگاہ باہر کے نظارے کی بجائے پائیلٹ کے ہاتھوں کی حرکت پر تھی۔ہر لیور کی حرکت کے ساتھ وہ جہاز کی رفتار سمت یا بلندی میں تبدیلی کو نوٹ کر رہا تھا۔پائلٹ اس کی دلچسپی سے بے خبر نہیں تھا"۔اڑاؤ گے جہاز اس نے دوستانہ لہجے میں کہا۔جیمز کا دل اچھل کر اس کے حلق میں اٹک گیا

۔"میں جناب۔" اس نے تھوک نگل کر کہا"۔جی..! جی

"! کانپتے ہاتھوں سے اس نے جہاز کو سنبھال لیا۔اس کو یوں لگا تھا جیسے وہ کوئی رنگین خواب دیکھ رہا ہے۔اوپر نیلا آسمان نیچے اڑتے بادل ،ننھے منے پہاڑ، چمکیلی لکیر کی طرح بل کھاتا دریا۔گڑیا کے گھر۔جیسے مکان اور وہ ان سب سے اوپر ایک اتنے بڑے جہاز کو ہوا میں سنبھالے ہوئے تھے۔فضا کو چیرتا آگے بڑھ رہا تھا۔انجن کے پنکھے تیزی سے گھوم رہے تھے اور جہاز اس کے ایک اشارے پر دائیں بائیں اور پر نیچے ہو رہا تھا۔علاؤ الدین کے چراغ کے جن کی طرح اس کے قابو میں تھا۔ایسٹ ہومپٹن کے اڈے پر پائیلٹ نے جہاز کو خود اتارا"۔میں ابھی آتا ہوں۔یہیں بیٹھے رہو اس نے باہر کودتے ہوئے کہا"۔دس منٹ بعد دس منٹ کی بجائے وہ ایک گھنٹے میں لوٹا۔جیمز اسی طرح سحر زدہ بیٹھا تھا"۔گڈ بوائے اب جہاز کو تم اڑاؤ گے اس نے جیمز سے کہا"۔آگے ہو جاؤ جیمز نے ایک بار پھر حیرت سے دیکھا"۔اپنے دونوں پیر پیڈل پر رکھو اسٹک کو مضبوطی سے تھامے رہو اس نے انجن اسٹارٹ کیا۔جہاز رن وے پر دوڑنے لگا"۔اسٹک کو ذرا سا کھینچو جیمز کے ہاتھ کے ساتھ ہی جہاز نے اپنا منہ آسمان کی طرف کیا اور بلند ہونے لگا"۔اچھا اب تماشا دیکھو پائلٹ نے کہا"۔اسٹک کو پورا کھینچو جہاز کا رخ آسمان کی طرف ہو گیا۔زمین غائب ہو گئی۔اس کے کانوں میں سائیں سائیں ہونے لگی۔پھر جہاز نے غوطہ لگایا۔زمین تیزی سے اوپر اٹھنے لگی۔زمین کی ہر چیز بڑی ہوتی گئی۔جہاز پلٹ کر دائیں طرف گھوم گیا۔سورج اس کی آنکھوں میں چمکا۔پل بھر کے لیے ہر چیز اوجھل ہو گئی اور اندھیرے میں رنگوں کے دائرے سے جھلملاتے رہ گئے

۔ایک گھنٹے بعد اس نے زمین پر قدم رکھا تو اسے یوں لگا جیسے وہ اب بھی اڑ رہا ہے۔اس کے پیر زمین سے نہیں لگ رہے ہیں۔پھر اس

نے آسمان کی طرف دیکھا جو رنگین چھتری کی طرح تنا ہوا تھا۔ اس دن کے جیمز کے لیے زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ بہت کم ہو گیا۔ پھر ہوائی جہاز اس کے خوابوں میں بھی اڑنے لگے۔ اس کے تصورات پر چھا گئے۔ پیشہ ور ہواباز بننے کے فیصلے کے بعد وہ ایرو کلب کا ممبر بن گیا۔ ہوائی جہازوں سے متعلق ساری کتابوں کو چاٹ گیا۔ اسکول کے بعد وہ ایرپورٹ پر پارٹ ٹائم کرنے لگا مگر معاوضے کے طور پر نقد رقم کی جگہ کسی جہاز کو اڑانے کی چند منٹ کی اجازت قبول کی۔ کبھی پندرہ منٹ کبھی آدھا گھنٹہ اپنی سولھویں سالگرہ تک اس کی لاگ بک میں کل نوے گھنٹے پرواز کا وقت جمع ہو گیا تھا۔ کالج سے نکل کر وہ ایرفورس میں شامل ہونے پہنچا تو پرواز کے چار سو گھنٹوں کا تجربہ اس کے پاس تھا۔ گو اسے تربیت کی ضرورت نہ تھی لیکن قواعد و ضوابط کے مطابق اسے تربیتی مدت پوری کرنی پڑی جس کے بعد وہ فلائٹ لیفٹیننٹ بن گیا۔ وردی پہن کر وہ دیر تک آئینے کے سامنے کھڑا رہا۔ اس کے انسٹرکٹرز کا متفقہ فیصلہ تھا کہ وہ پیدائشی پائلٹ ہے۔ چنانچہ ترقی کی راہیں خود بخود اس کے سامنے کھلتی گئیں۔ اس نے ہوا بازی سے متعلق انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ اب وہ محض ہواباز ہی نہیں تھا جہاز کی رگ رگ سے واقف تھا لیکن درجنوں قسم کے جہازوں کو مہارت سے اڑا کر بھی قانع نہیں تھا۔ جو کچھ وہ چاہتا تھا وہ اس سے کہیں زیادہ تھا۔ بیزار ہو کر اس نے ایئر فورس کو چھوڑ دیا۔ تین سال تک بے کار رہا اور جہازوں پر ریسرچ کرتا رہا۔ تین سال بعد اسے وزارت دفاع نے پھر طلب کیا۔

۱۹۳۷ء میں اسے پہلی بار فضائی جنگ لڑنی پڑی۔ اسپین میں روسی ''کا تو شکا'' بمبار جہازوں سے پہاڑوں کے درمیان نیچی پرواز کرنے کے بعد اور کوئی خطرناک موڑ کاٹنے کے بعد اس نے آسمان کا رخ کیا اور ایک ہی دفعہ میں پیچھا کرنے والے دونوں روسی جہازوں کو گرا دیا اور ان سے نرغے سے نکل آیا۔ ابھی اس نے اطمینان کا سانس لیا ہی تھا کہ اسے مزید چار طیارے نظر آئے۔ معاملہ اب تجربے کا نہیں ذہانت کا تھا۔ اس نے حاضر دماغی سے کام لیتے ہوئے فضا میں اپنے طیارے کو دشمن جہازوں کی توپوں سے بچایا۔ گولے اس کے دائیں بائیں اور پر نیچے سے گذر گئے پھر نہ جانے کب اور کس طرح۔ چند سیکنڈ یا چند منٹ یا چند گھنٹوں کے بعد اس نے دیکھا تو وہ اکیلا تھا۔ چاروں جہازوں میں سے آخری دو دھوئیں کا مرغولہ بنے دور ہوتے جا رہے تھے۔ اس کے ساتھ ایڈلائن تھا جو اس کا انسٹرکٹر تھا'' ۔ ویل ڈن بوائے وہ مسکرایا'' ۔ مگر تمہارے چہرے کا رنگ کبھی نہیں بدلنا چاہیے۔ جہاز اڑانا یا گرانا کوئی کام نہیں۔ مہارت سے سب ہی کر لیتے ہیں۔ لیکن اپنے اعصاب پر قابو رکھنا زیادہ اہم ہے۔ جہاز ایسے چلاؤ جیسے بچے ٹرائی سائیکل چلاتے ہیں اسی وقت جیمز کو احساس ہوا کہ جہاز کا توازن بگڑ رہا ہے۔ روسی جہازوں نے اسے اترنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔ رفتہ رفتہ جہاز بے قابو ہو گیا۔ جیمز نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی مگر وہ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح ڈولتا چکر کھاتا زمین کی طرف گرتا گیا۔ ایڈلائن بالکل مطمئن بیٹھا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی اور وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ جیمز کی نظروں کے سامنے زمین اور آسمان اوپر نیچے ہو رہے تھے۔ اس نے پھر لائیڈ کی طرف دیکھا اور اس چیلنج کو قبول کر لیا اپنی تمام ذہنی اور جسمانی قوت صرف کر کے اس نے جہاز کو بچی زمین پر اتار لیا۔ ایڈلائن نیچے اترا اور بلڈنگ کی طرف چل پڑا'' ۔ مجھے سخت بھوک لگ رہی ہے۔ اگر مجھے کافی اور سینڈوچ نہ ملے تو میں مر جاؤں گا اس نے ایک ہی پرواز میں مرنے کے تین مواقع گنوانے کا کوئی ذکر نہیں کیا حالانکہ جیمز کے نزدیک یہ معجزہ سے کم نہیں تھا۔ اسے وحشیوں کی طرح سینڈوچ کھاتے دیکھ کر جیمز سے نہ رہا گیا'' ۔ ایڈلائن تم مجھ سے حسد کرنے لگے ہو وہ ہنسا'' ۔ بوائے تم کیا چاہتے ہو تعریف ادھر تم نے کمال کر دیا جیمز نے اسے حیرت سے دیکھا'' ۔ کیوں

یہ کمال نہیں تھا۔ ’’انسٹرکٹر مسکرایا‘‘۔ میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اگر تم نے یہ بات سمجھ لی تو تم نام پیدا کرو گے۔ ورنہ جہاز اڑانے والے تو بہت ہیں اس نے رومال سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے کہا‘‘۔ تم اپنی تربیت مکمل کر چکے ذہن سے سب کچھ نکال دو۔ محض اپنی جبلت پر بھروسہ کرو۔ جہاز تمہارا ہے۔ جیسے دل چاہے اڑاؤ۔ اسی طرح جیسے تم سڑک پر چلتے ہوئے اپنے ٹانگوں کا استعمال کرتے ہو۔ ٹریفک سے بچنے کے لیے تمہیں سوچنا نہیں پڑتا اور تم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ سڑک پار کر کے تم نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ انسان کی زندگی میں ایسے بہت سے خطرات آتے ہیں جن کے لیے وہ تیار نہیں ہوتا لیکن اس کا ذہن کسی تربیت کے بغیر سرگرم عمل ہو جاتا ہے۔ جہاز کو اپنے وجود کا ایک حصہ سمجھو

آئندہ چھ ہفتوں کے دوران ایڈلائن نے اسے وہ تربیت دی جو کسی کلاس روم یا کسی کتاب سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس نے دن رات ایک کر کے جیمز کو جہاز کی ’’نفسیات‘‘ پڑھائی۔ اس کے ذرا ذرا سی غلطی پر اسے گالیاں دیں مگر اس کی ایک نہ سنی۔ اسے کچھ کھانے پینے کا یا آرام کا موقع دیے بغیر پرواز پر رکھا اور بڑی بے رحمی سے اسے جہاز سمیت موت کے منہ میں دھکیل کر اس کے بچ نکلنے کا تماشا دیکھا یہاں تک کہ جہاز جیمز کے لیے ایک کھلونا بن گیا اور موت یا خطرے کا احساس باقی نہ رہا۔ وہ فضا میں جہاز اڑاتے ہوئے اتنا ہی پرسکون رہتا جتنا سڑک پر کار چلاتے ہوئے۔ اس کے اعصاب نے زمین اور آسمان کے درمیان تمام خطرات کو ایک فطری ردعمل کے ساتھ قبول کرنا سیکھ لیا تھا۔ جب ایڈلائن اس کے ساتھ ہوتا تھا تو ایک سیکنڈ میں دس احکامات دیتا تھا اور اس کے ہاتھ میکانکی طور پر چلتے تھے۔ بالآخر ایڈلائن نے اس کے ساتھ آخری آزمائشی پرواز کی۔ وہ دونوں الگ جہازوں میں روانہ ہوئے۔ جیمز کے پاس وہی پرانا تربیتی جہاز تھا اور اس کے استاد کے پاس اسی قسم کا زرد رنگ کا دوسرا مگر نیاز جہاز تھا۔ ایک گھنٹے تک وہ فضا میں آنکھ مچولی کھیلتے رہے۔ گلیوں میں اور سڑکوں پر لوگوں نے اس تماشے کو بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ وہ یوں ایک دوسرے پر غالب آنے کی کوشش کر رہے تھے جیسے ان کا مقابلہ دشمن سے ہے۔ اچانک جیمز نے دیکھا کہ زرد رنگ کا جہاز لڑکھڑاتا ڈولتا نیچے جا رہا ہے۔ اس نے خوف سے دیکھا۔ کیا اس کا انجن بند ہو گیا ہے۔ جہاز مسلسل نیچے جا رہا تھا۔ اس نے ہیڈ فون پر ایڈلائن کو پکارا۔ چلا چلا کر اسے آوازیں دیں اور اس کے پیچھے پیچھے نیچے کی طرف چلا زمین سے پانچ سو فٹ اوپر جب جیمز کو ایڈلائن کے جہاز کے زمین سے ٹکرا کر پاش پاش ہونے کا یقین ہو چکا تھا زرد رنگ کے جہاز نے اچانک پلٹا کھایا اور بڑی خوب صورتی سے قوس بناتا آسمان کی طرف اٹھ گیا۔ اب اسے اپنی حماقت کا احساس ہوا۔ ایک سیکنڈ کی تاخیر بھی اس کے جہاز کو ناک کے بل زمین سے ٹکرا سکتی تھی پھر وہی ہوا جسے وہ ناممکن سمجھتا تھا۔ اس کے ہاتھ پیر حرکت میں آئے اور جہاز تقریباً زمین سے چھوتا ہوا پھر اوپر بلند ہو گیا۔ ٹھنڈا پسینہ اس کے سارے جسم پر بہہ رہا تھا۔ اسی لمحے ہیڈ فون میں ایڈلائن کے ہنسنے کی آواز سنائی دی‘‘۔ یہی تمہارا آخری سبق تھا بیٹے۔ اپنی آنکھوں پر کبھی بھروسہ نہ کرو۔ دشمن تم سے زیادہ مکار ہو سکتا ہے۔

یہ آخری سبق ویت نام میں اس کی زندگی کی ضمانت بن گیا۔ وہ اور اس کا ایک ساتھی ایف ۱۰۴ اسٹار فائٹر جہازوں کو چالیس ہزار فٹ سے زیادہ کی بلندی پر اڑا رہے تھے جب اچانک فضا میں چار روسی مگ ۲۱ نمودار ہوئے۔ ان کے پہلے حملے میں جیمز کے ساتھی کا جہاز نشانہ بن گیا اور وہ بھڑکتے شعلوں میں زمین کی طرف گرنے لگا۔ جیمز نے چاروں مگ جہازوں میں سے دو کو مار گرایا مگر باقی دو میں سے ایک کا گولہ جیمز کے جہاز کی دم میں لگا۔ جہاز کا توازن ذرا سا بگڑا مگر عین اسی وقت ایڈلائن کا آخری سبق یاد آیا۔ اس نے جہاز کا کنٹرول چھوڑ دیا۔ اس نے جہاز کا کنٹرول چھوڑ دیا۔

جہاز قلابازیاں کھاتا نیچے کی طرف جانے لگا۔ دونوں مگ اس کا انجام دیکھنے کے لیے اس کے پیچھے لگ گئے۔ اچانک جیمز نے جہاز کو سنبھالا اور تیزی سے اوپر اٹھایا۔ غالباً" دونوں مگ ۲۱ کے پائلٹ اس کے لیے تیار نہ تھے۔ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں جیمز ان کے سر پر پہنچ گیا۔ اس کے جہاز کے نیچے سے گولیوں کی بوچھاڑ نے دونوں مگ ۲۱ کے پرخچے اڑا دیے۔ لیکن جب وہ اپنی جان بچا کر واپس ہوائی اڈے پر اترا تو اکیلا تھا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ اس کا دوست جہاز کے ساتھ جل کر خاک ہو گیا ہے یا پیراشوٹ سے کود گیا ہے

اس رات جب وہ ایڈلائن کو خط لکھنے بیٹھا تو اس نے مختصر الفاظ میں ساری روداد بیان کی اور خط کو ان الفاظ کے ساتھ ختم کیا کہ ایڈلائن کے آخری سبق نے اس کو دوسری زندگی عطا کی۔ اس نے اپنے کارنامے پر کسی فخر کا اظہار نہیں کیا۔ ایک ہی دفعہ میں چار مگ جہاز گرا کر تباہ کر دینے پر ملنے والے میڈل آف آنر کا ذکر بھی اس نے سرسری طور پر کیا۔ البتہ اس بات کو تسلیم کیا کہ ایڈلائن کی تربیت کی بدولت اس نے موت کے اتنے قریب جا کر بھی خوف محسوس نہیں کیا تھا

جنگ نے جیمز کے لیے بہت سی تلخ یادیں چھوڑی تھیں۔ نیلے آسمان کی وسعتوں میں پرواز کرتے ہوئے جس مسرت کا احساس ہوتا تھا وہ جنگ میں پرواز کے اس بنیادی اصول سے مختلف تھا کہ مارو یا مر جاؤ۔ جب اس نے پہلی بار مگ ۲۱ جہازوں کو گرایا اور اپنے ایک ساتھی کو کھویا تو پہلی بار اسے احساس ہوا کہ جہاز اڑانا کتنا خطرناک پیشہ ہے۔ جو اس نے کبھی نہ چاہا تھا وہ اب فرض بن گیا تھا۔ آخری یاد کی کسک اب بھی باقی تھی۔ وہ ایف ۱۰۵ میں ویت نام کے جنگلوں پر پرواز کر رہے تھے کہ دھان کے کھیتوں کے سرسبز رنگ کے درمیان انہیں چیونٹوں کی طرح حرکت کرتے ہوئے اجسام کی موجودگی کا احساس ہوا۔ انہوں نے ذرا نیچے آ کر دیکھا تو وہ ویت کانگ گوریلوں کا کانوائے تھا۔ ان کی بیس ملی میٹر کی گنوں نے چھ ہزار راؤنڈ فی منٹ کے حساب سے آگ برسانی شروع کی۔ جیمز کے اندازے کے مطابق گوریلوں کی تعداد سات سو سے ایک ہزار کے درمیان تھی وہ موت سے بچنے کے لیے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے مگر جائے پناہ کوئی نہ تھی۔ جیمز کے آگے ایک جہاز تھا۔ اس نے غوطہ لگایا اور ایک ٹرک کو نشانہ بنایا۔ وہ گولہ بارود سے بھرا ہوا تھا۔ ایک زبردست دھماکے کے ساتھ ٹرک کے اور انسانی جسموں کے ٹکڑے فضا میں بلند ہوئے کسی جسم کا کوئی حصہ جیمز کے جہاز کے اگلے حصے سے ٹکرایا۔ انجن نے اسے اندر کھینچ لیا۔ جہاز تھرتھرایا خون کے چھینٹے ونڈ شیلڈ پر پڑے۔ گوشت کے ذرات جہاز کے جسم سے چپک گئے۔ جہاز کو زمین پر اتارنے کے بعد جب اس نے باہر نکلنے کی کوشش کی تو انسانی گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اس کے کپڑوں سے چمٹ گئے اس نے انہیں ہاتھوں سے چھڑانے کی کوشش کی مگر وہ اس کی انگلیوں سے لپٹ گئے۔ اس نے دیوانہ وار اپنا ہاتھ جھٹکا۔ اچانک اس کی نگاہ کاک پٹ کے دروازے کی طرف گئی۔ کھال کے سہارے ایک انسانی پیر جھول رہا تھا۔ اس کے اپنے پیر جیسا وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنا لباس پھاڑ کر پھینک دیا۔ ہاتھوں کو مل مل کر دھویا۔ مگر وہ اپنے ذہن سے اس پیر کو نہ نکال سکا جو سوتے جاگتے اس کا تعاقب کرتا تھا۔ اسے اپنے جسم سے خون اور سڑے ہوئے گوشت کی بو آتی تھی۔ وہ نہاتا تھا۔ یوڈی کلون کی شیشیاں خالی کر دیتا تھا مگر یہ بو باقی رہتی تھی۔ کبھی کبھی وہ سوچتا تھا کہ ممکن ہے اس پیر کا مالک زندہ بچ گیا ہو اور اس پیر کے بغیر زندگی گزار رہا ہو۔ خوابوں میں وہ بیساکھی کے سہارے چلنے والے انسانوں کے گروہ دیکھتا جو ہاتھ پھیلائے اس کا تعاقب کرتے "ہمارا پیر ہمیں دے دو" جنگ نے وقتی طور پر پرواز کے اس سنسنی خیز جذبے کو قتل کر دیا۔ جس کی پرورش اس نے بچپن سے اب تک کی تھی۔

وہ خدا سے دعا مانگتا تھا کہ اسے دوبارہ کسی ایسے تجربے سے نہ گزرنا پڑے جو اس کے شوق کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دے یا اسے پاگل خانے کی دیواروں میں پہنچا دے۔ خدا نے اس کی دعا قبول کر لی۔ دو سو پروازوں کے مکمل ہوتے ہی وہ وطن واپس روانہ ہو گیا۔ تین ہفتے بعد وہ سان فرانسسکو میں اپنے بیوی بچوں سے جا ملا۔

ویت نام سے واپسی پر وہ ایک بدلا ہوا آدمی تھا۔ بمبار اور لڑاکا طیاروں سے خوف اور نفرت اس کے لاشعور میں بس گئی تھی لیکن آسمان کی وسعت اور گہرائی اب بھی پرکشش تھی لہٰذا وہ خلائی تسخیر کے پروگرام میں شریک ہو گیا۔ اسے تربیت کے لیے کیلی فورنیا میں ایڈورڈ ائیر فورس سینٹر بھیج دیا گیا۔ یہیں اس کی ملاقات ٹیڈ ڈا فرلی سے ہوئی۔ ویت نام میں بھی وہ ایک دوسرے کے ساتھ کام کر چکے تھے لیکن اب اس شناسائی نے دوستی کی صورت اختیار کر لی۔ چھ ماہ کی جان لیوا تربیت کے دوران وہ ایک دوسرے کے بے حد قریب آ گئے۔ ٹیڈ ایک کسان کا بیٹا تھا مگر اس کے باپ کے پاس ایک پرانا دقیانوسی جہاز تھا جسے وہ خود ہی ٹھوک پیٹ کر مرمت کر لیتا تھا اور ٹریکٹر کے انجن میں کام آنے والے سستے تیل سے اڑاتا تھا۔ جہاز اس نے ٹوٹی پھوٹی حالت میں نیلام سے خریدا تھا۔ اس کے ڈھانچے اور دو انجنوں کو پرواز کے قابل بنانا اسی کا کام تھا

ہوائی اور خلائی جہاز زمین آسمان کا فرق تھا۔ خلا کی کوئی انتہا نہ تھی خلا کا ہر سفر نئے تجربات کا حامل تھا۔ اسپوتنک، جیمنی سویوز اور اپالو جیسے نام طلسمات کی دنیا کے دروازے تھے۔ پر خطر، حیرت انگیز اور دلچسپ... ایڈورڈ ٹریننگ سینٹر کے صدر دروازے سے داخل ہوتے ہی طویل راہداری کی دیواروں پر بہت سے نام لکھے تھے اور ان سے پہلے ایک عبارت تھی "یہ ان عظیم ہوابازوں کے نام ہیں جوان راستوں سے گزرا ایڈورڈ گلین ڈبلیو ایڈورڈ بھی ان ہی میں سے ایک تھا جو جون ۱۹۴۸ء میں اپنے شوق پر قربان ہوا۔ اسی کے اعزاز میں سینٹر کا نام تھا سینٹر کے اندر گلیوں اور سڑکوں کے نام بھی ایسے ہی جانبازوں کے نام پر تھے جو ہوابازی کی تاریخ میں اپنا نام پیدا کر کے مر گئے تھے

پہلی مرتبہ اس نے راکٹ فائر ہوتے دیکھا تو وہی سنسنی خیز مسرت اس کے سارے وجود پر طاری ہو گئی جو پہلی بار ہوائی جہاز میں بیٹھ کر ہوئی تھی رات کے اندھیرے میں اس نے بہت دور سے راکٹ کو اپنے پیڈ پر سر بلند دیکھا تو وہ اسے ایک ایسے طاقتور دیوزاد کی طرح نظر آیا جو زنجیریں توڑ کر پرواز کے لیے مچل رہا ہو۔ وہ کئی گھنٹے تک مختلف شکل و صورت کی گاڑیوں کو لمبے لمبے تار اور پائپ لیے آتے جاتے دیکھتا رہا اور راکٹ کی سنسناہٹ سنتا رہا۔ سفید روشنی سبز ہو گئی۔ پیڈ کے ارد گرد کا علاقہ خالی ہو گیا۔ سبز روشنی سرخ ہو گئی اور تیزی سے گھومنے لگی۔ کنٹرول نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کیا پھر ایک زبردست دھماکے نے زمین کو ہلا دیا۔ آگ کے خوفناک شعلوں نے رات کو روشن کر دیا۔ راکٹ اوپر اٹھا۔ شعلوں کی لمبی لمبی زبانیں تاریکی میں لہرا رہی تھیں۔ بلندی کے ساتھ ساتھ شعلوں کا رنگ نارنجی ہو گیا۔ پھر وہ ان گنت ستاروں میں ایک روشن نقطہ بن گیا اور نظر سے اوجھل ہو کر ستاروں کی دنیا میں کھو گیا

جیمز کی تربیت کی ابتدا ایک میجر کے لیکچر سے ہوئی۔ وہ انسان سے زیادہ گوریلا نظر آتا تھا اس کے رخسار پر کٹے ہوئے کان تک زخم کا گہرا نشان تھا دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپانیوں نے اس کے جہاز کو مار گرایا تھا۔ وہ پیراشوٹ کے سہارے اتر گیا مگر نیچے ایک جاپانی نے سنگین سے اس کا استقبال کیا۔ سنگین اس کے رخسار کو زخمی کرتی کان کاٹتی گزر گئی۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے جاپانی پر پستول کی ساری گولیاں چلا دیں۔

اس کی بندوق سے دوسرے سپاہی کا سر پھاڑ دیا اور بے ہوش ہو گیا۔ چار دن بعد اس کی آنکھ کھلی تو ایک امریکن ڈاکٹر اس پر جھکا ہوا تھا اور جاپان شکست تسلیم کر چکا تھا۔ میجر نے اپنے لیکچر کے دوران انہیں خاصا دہشت زدہ کیا کہ انہیں کوئی دو درجن مضامین پڑھنے کے علاوہ ہر وقت سر سے کفن باندھے رہنا ہو گا مگر وہ سب منجھے ہوئے پائلٹ تھے جو زندگی اور موت کے کھیل کو لوڈو سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے اور نہ جانے کتنی بار تقریباً "ہلاک ہو چکے تھے۔ اس نے آئندہ چھ ماہ کے سخت تربیتی دور کا ذکر کرنے میں مبالغہ سے کام لیا اور اس تمہید کے بعد جب جیمز کو ایف ۱۰۰ جہاز اڑانے کو کہا گیا تو وہ بہت حیران ہوا

"میجر میں ایف ۱۰۴ اور ۱۰۵ اڑا چکا ہوں

"شیخی بگھارنے کی ضرورت نہیں۔ میں نے تمہاری پرسنل فائل دیکھی ہے اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے بے نیازی سے کہا۔ ایک لمحے کے لیے جیمز کو احساس ہوا کہ اس پرانے جہاز میں یقیناً" کوئی خاص بات ہو گی لیکن گھنٹہ بھر کی پرواز کے دوران ہر طرح کے کرتب دکھانے کے بعد جب وہ اسے آسانی سے زمین پر اتار لایا تو میجر نے محسوس کیا کہ وہ شیخی نہیں بگھار رہا تھا۔ پرواز کے دوران اس نے محسوس کر لیا تھا کہ جہاز کا کنٹرول عمداً" خراب کر دیا گیا ہے۔ جہاز کو توقع کے مطابق موڑنے اور پرواز کے لیے بلند کرنے اور اتارنے میں ناکامی پر پائلٹ کو حواس باختہ کر دیتی ہے مگر جیمز کو ایڈلائن کا سبق یاد تھا۔ اس نے جہاز کی نفسیات کو سمجھ لیا تھا اور اس کو اسی طرح قابو میں کر لیا تھا جیسے ماہر شہ سوار سرکش گھوڑے کو کرتا ہے

اس کے بارے میں ہائی کمان کو ایک خفیہ رپورٹ ارسال کی گئی جس میں اس کی اہلیت کو غیر معمولی قرار دیا گیا تھا۔ تربیت کے لیے آنے والے سینکڑوں پائلٹوں میں سے بالآخر تیرہ افراد کو خلائی پروگرام کے لیے منتخب کیا گیا۔ ان میں ٹیڈ اڈافری نہیں تھا۔ اسے جنگی ہتھیاروں کی تیاری اور ان کو بہتر بنانے کے لیے زیادہ موزوں سمجھا گیا۔ "جم... ہمارے راستے کہیں نہ کہیں پھر ایک ہو جائیں گے اس نے "ایلکن ایرفورس بیس" روانہ ہونے سے پہلے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ چند منٹ بعد اسے لے جانے والا جہاز فضا میں نقطہ بن کر تحلیل ہو گیا اور پل بھر کے لیے جیمز نے خود کو تنہا محسوس کیا۔

ایک بار پھر اسے ایف ۱۰۴ اور ۱۰۵ اڑانے پڑے۔ یہ پرانے جہاز تھے مگر ان کا اڑانا ہر ایک کے بس کی بات نہ تھی۔ ان کے آلات غلط اطلاعات فراہم کرتے تھے۔ کنٹرول صحیح اس میں تھا اور ہوا باز کو پرواز سے پہلے اور پرواز کے بعد اپنی زندگی بچانے کے لیے محض اپنی ذہانت اور حاضر دماغی پر انحصار کرنا پڑتا تھا۔ پرواز کا ہر لمحہ آزمائش کا لمحہ ہوتا تھا۔ جیمز ہر آزمائش میں پورا اترا اس کی چھٹی حس یا کوئی غیبی طاقت ایسے وقت میں اس کی مدد کرتی تھی جب سیکنڈ کے ہزارویں حصے سے بھی کم وقت میں کوئی فیصلہ کرنا پڑتا تھا اور اس کا جہاز زندگی کی آخری سرحد کو چھو کر آ جاتا تھا۔ مگر یہ سب باتیں پرانی ہو چکی تھیں۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے پورے طول و عرض میں ہر تحقیقاتی مرکز پر سینکڑوں سائنسداں اور انجینئر تین خلا بازوں کی موت کے خلاف صاف آرا تھے۔ ایسے ہی ایک مرکز پر ''آئرن مین ون'' کی ہو بہو نقل موجود تھی۔ کہیں کسی تار کے کنکشن یا پیچ کا فرق بھی نہ تھا۔ کئی گھنٹے پہلے اس ہال کے دروازے بند کر کے سیل کر دیے گئے تھے اور ہوا خارج کر دی گئی تھی''۔ آئرن مین ون'' کی طرح اس دوسرے ماڈل کی لمبائی بھی چونتیس فٹ تھی۔ خلائی کیپسول بارہ فٹ لمبا اور بارہ فٹ دس انچ قطر کا تھا اور اس کا مجموعی وزن اڑسٹھ ہزار پونڈ تھا۔ تینوں خلا بازوں کی طرح اس کے اندر بھی خلائی سوٹ پہنے تین افراد موجود تھے اور یہ سب لوگ اندر اور باہر اس نقص کو تلاش کر رہے تھے جو ان کے لیے چیلنج بن گیا تھا۔ اس کا انجن بیس ہزار پانچ سو پونڈ کی قوت رکھتا تھا جو نائٹروجن ٹیٹرا آکسائڈ اور ڈائی میتھائل ہائڈروجن کو بطور ایندھن استعمال کرتا تھا۔ اپالو مشن کی سولہ پروازوں میں جن میں چاند کے گرد نو پروازیں بھی شامل تھیں۔ اس انجن نے کبھی دھوکا نہیں دیا تھا۔ اس کا سارا نظام خود کار تھا۔ ہر نقص کو دور کر سکتا تھا۔ اس کے ایک ایک پرزے کو ڈیزائن کرنے، بنانے اور فٹ کرنے کے بعد اس کی کارکردگی آزمانے میں سینکڑوں سائنسدانوں نے برسوں محنت کی تھی اور ان کی مشترکہ محنت نے سائنس کے اس عظیم الشان شاہکار کو جنم دیا تھا۔ لیکن اب کسی بے نام نقص نے اس پر پانی پھیر دیا تھا۔ اب ان کی ساری کاوش وقت کی رفتار کو روکنے کے لیے تھی جو لمحہ بہ لمحہ کم ہو رہا تھا۔ وہی انجن جو خلا میں لاش کی طرح سرد اور خاموش تھا زمین پر ہر بار گرجنے لگتا تھا۔ انہوں نے اس کے ہر نظام میں خود خرابی پیدا کی مگر خود کار نظام نے اسے دور کر دیا اور انجن پھر چل پڑا۔ متورم آنکھوں کے ساتھ بھوک پیاس اور نیند کے احساس سے بے خبر انسان اس مشین کے نظام میں خرابی پیدا کر کے اسے روکنے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔ ان کی زندگی بھر کی محنت کا رخ مخالف سمت میں تھا مگر انجن خراب ہونے پر تیار نہ تھا اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگی''۔ لیس ایک گنجے سر والے سائنسداں نے بیزاری سے کہا''۔ میں کیتھ بول رہا ہوں۔ چارلس کیتھ کیا ہوا یہ اس کی تیسری کال تھی۔ ''کچھ نہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں گنجے سائنسداں نے چڑ کر کہا۔

''آخر یہ کوشش کب تک چلے گی کیتھ نے کہا''۔ اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے

''مسٹر کیتھ یہ ہماری پہلی ناکامی ہے۔ وقت تو لگے گا سائنسداں نے غصے کو ضبط کرتے ہوئے کہا''۔ وقت ہے کہاں اور، اور آخر اور آخر کب تک انتظار کیا جا سکتا ہے کیتھ نے کہا

''اگر آپ ٹیلی فون کر کے ہمارا وقت برباد نہ کریں تو ممکن ہے یہی چند منٹ بھی کار آمد ہوں اس نے ٹیلی فون بند کرتے ہوئے کہا''۔ ہمیں کامیابی ہوئی تو ہم خود آپ کو اطلاع دیدیں گے

عین اس وقت آئرن مین ہوسٹن کے مرکز پر سے گزر رہا تھا لیکن چارلس کیتھ ٹیلیفونج کا ریسیور ہاتھ میں تھامے سوچ رہا تھا کہ وہ ان سے کیا کہے کیا انہیں یہ بتائے کہ ان کی زندگی کے کتنے گھنٹے اور کم ہو گئے ہیں! باہر ٹی وی کیمروں فلیش لائٹس اور مائکروفون سنبھالے ایک جم غفیر اس کے انتظار میں تھا۔ پریس ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندے اس کی کار کو گھیرے کھڑے تھے اور کیتھ کے پاس ایئر پورٹ پہنچنے کے لیے بہت کم وقت رہ گیا تھا۔ اس نے گھڑی دیکھی اور اس ہجوم سے گذر کر کار تک پہنچنے کے لیے اپنے دفتر سے نکلا مگر اس سے پہلے وہ چاروں طرف سے گھر گیا۔ نہ جانے کتنے مائکروفون اس کے منہ کے سامنے آ گئے''۔ ڈاکٹر کیتھ''ایک آواز نے کہا''۔ مسٹر کیتھ چارلس کیتھ نے کہا''۔ میں ڈاکٹر نہیں ہوں

''مسٹر کیتھ اسی آواز نے کہا''۔ کیا آپ واشنگٹن جا رہے ہیں۔ صدر سے ملنے

''نہیں وہ آگے بڑھنے کے لیے ہاتھ پاؤں چلاتے ہوئے بولا

۔''کیا آپ نے صدر سے بات کی ہے۔

''''کیا یہ درست ہے کہ خلانورد مصیبت میں ہیں

''اس خبر کو خفیہ رکھنے کی کوشش کیوں کی جا رہی ہے۔

''خلانوردوں کے زندہ واپس آنے کے امکانات کیا ہیں۔

''سوالات کی بوچھار میں بالآخر وہ رک گیا''۔ آل رائٹ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ مگر ایک آدمی کا ایک سوال اس نے پھر گھڑی دیکھتے ہوئے کہا''۔ آپ تصدیق کیوں نہیں کر دیتے کہ تین خلانوردوں کی جان خطرے میں ہے پہلے نے کہا۔

اس لیے کہ یہ خبر بے بنیاد ہے چارلس نے کہا

''کیا یہ غلط ہے کہ جیمز والٹر اور اسٹون مر جائیں گے دوسری آواز نے کہا''۔ ایک نہ ایک دن ہم سب مر جائیں گے چارلس نے پہلو بچاتے ہوئے کہا''۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا دوسری آواز نے مایوسی سے کہا

۔''اچھا یہ بتایئے کہ کیا ان کا انجن منجمد ہے اور آکسیجن ختم ہو رہی ہے اور ان کی واپسی میں تاخیر کا یہی سبب ہے ایک اور نمائندے نے کہا''۔ جی نہیں بالائی فضا میں موسمی تغیرات کا مطالعہ کرنے کے لیے عارضی طور پر ان کی واپسی ملتوی کر دی گئی ہے چارلس کیتھ نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا''۔ مسٹر کیتھ انہیں راکٹ سے الگ ہوئے کئی دن ہو چکے ہیں اور ان کا ہر چکر زمین کے گرد بانوے منٹ میں پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے باوجود آپ کہتے ہیں انہیں کوئی خطرہ نہیں۔ ''چوتھے نے پوچھا''۔ ہاں فوری طور پر کوئی خطرہ نہیں خدا ان سے سمجھے یہ مجھ سے زیادہ باخبر ہیں، کیتھ نے سوچا۔

''ایک افواہ یہ بھی ہے کہ وہ مر چکے ہیں پانچویں نمائندے نے سوال کیا

''میں افواہوں پر یقین کرنا دماغ کی خرابی سمجھتا ہوں چارلس نے کہا۔ پوچھنے والے کو اپنے سوال کے ضائع جانے کا افسوس ہوا''۔ کیا آپ نے ان سے بات کی ہے چھٹے نے اپنا مائک بڑھایا''۔ ہاں وہ زندہ اور بالکل صحت مند ہیں

''اگر انجن نے فائر نہ کیا تو کیا ہوگا ساتویں نے چھٹے کی جگہ لے لی

''وقت آنے پر دیکھا جائے گا۔ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا

''پھر کیا وجہ ہے کہ تمام خلائی اسٹیشن انجن کے فائر نہ کرنے کے اسباب معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں آٹھویں شخص کو کوئی جواب نہ ملا۔ اس وقت تک کیتھ اپنی کار کے قریب پہنچ چکا تھا۔ دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہی اس نے گاڑی اسٹارٹ کردی۔ اس کے شیشے پہلے ہی بند تھے۔ اچانک ساری آوازوں کا شور مدھم پڑ گیا۔ اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ فی الحال اس نے سب کو بڑی خوب صورتی سے ٹال دیا تھا۔ کامیاب سیاستداں کی طرح اس کے باوجود ایئرپورٹ جانے والی سڑک پر پوری رفتار سے کار دوڑاتے ہوئے چارلس کیتھ کے ذہن میں صرف ایک سوال تھا۔ آخر یہ خبر عام کیسے ہوگئی اس سے قبل جیمنی اور اپالو مشن کے خلانوردوں کی واپسی متعدد بار ملتوی کی جا چکی تھی۔ روسی خلابازوں کو بھی بار ہا خلا میں زیادہ دیر ٹھہرنا پڑا تھا لیکن کسی نے ان کی سلامتی اور واپسی کے بارے میں شک وشبہ کا اظہار نہیں کیا تھا۔ یقیناً'' کسی نے اصل صورت حال سے پردہ اٹھا دیا ہے اگر اس کے عملے میں سے کسی نے یہ حرکت کی ہے تو وہ اسے نہیں بخشے گا اس میں اس کی بدنامی ہے کار میں لگے ہوئے ریڈیو سے موسیقی کا پروگرام اچانک ختم کر دیا گیا چند منٹ بعد وہ اپنے انٹرویو پر مبنی ایک ''انتہائی اہم خبر'' سن رہا تھا خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے مبصر نے کیتھ کے بیان کو مشتبہ قرار دیا''۔ چھ ہفتے خلا میں رہنے کے بعد موسمی تغیرات کا مطالعہ کرنے کے لیے ''آئرن مین'' کی واپسی کو غیر معینہ مدت کے لیے روک دینا بے مقصد ہے اس لیے کہ چار موسمیاتی سیارے پہلے ہی خلا میں موجود ہیں۔ اس نے جھلا کر ریڈیو بند کر دیا ہوائی اڈے کی وسیع عمارت میں بہت کم لوگ تھے۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا کافی شاپ میں ٹی وی کے سامنے ایک مجمع تھا۔ کیتھ کے لیے اندازہ کرنا مشکل نہ تھا کہ وہ کیا دیکھ اور سن رہے ہیں اس کے ارد گرد درجن بھر ٹرانسسٹر ایک ہی بات دہرا رہے تھے۔ قیاس آرائی تبصرے سنسنی خیزی پر مبنی پروگرام نشر ہو رہے تھے وہ بائیس نمبر گیٹ پر پہنچ کر رک گیا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ کسی نے اسے نہیں پہچانا... انیس سال کی ایک لڑکی بنچ پر اکیلی بیٹھی تھی وہ دوڑتی ہوئی آئی اور اس سے لپٹ گئی''۔ پریسیلا ڈارلنگ۔ وہ حیران رہ گیا۔

''آپ نے تو مجھے پہچانا بھی نہیں ڈیڈی وہ ہنستے ہوئے بولی

''ہاں... دراصل تم کچھ بدل بھی گئی ہو۔ تمہارا ہیئر اسٹائل وغیرہ اس نے خفت سے کہا''۔ اور میں کچھ پریشان ہوں

''میں تو سمجھی تھی آپ اپنی پریشانی میں آنا ہی بھول جائیں گے۔ جہاز جانے میں صرف چند منٹ ہیں

''تمہیں میری پریشانی کا کیسے علم تھا۔ ''اس نے حیرت سے پوچھا

''مجھے کیا سارے ملک کو معلوم ہے۔ ذمہ داری تو آپ کی ہے نا۔ مگر ڈیڈی کیا یہ سچ ہے۔

''ہاں وقت کم ہے تم بتاؤ کیا چاہیے اس نے سگریٹ سلگاتے ہوئے پوچھا

وہ ہنسی''۔ پیسہ چارلس کیتھ کو اسی جواب کی توقع تھی

''ابھی کچھ دن پہلے میرا خیال ہے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ غالباً'' اس نے سوچتے ہوئے کہا

''جنوری میں آپ کو یاد نہیں

''اچھا۔ ''اس نے تعجب سے پوچھا''۔ خیر اس نے جیب سے چیک بک نکال کر ایک ہزار ڈالر کی رقم لکھی وہ اب بھی تمہارے ساتھ ہے پیرس میں

''ہاں آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے

''اعتراض۔ ''وہ چیک کو بک سے الگ کرتے ہوئے بولا

''میں دوسری دنیا کا آدمی ہوں میں آج تک اسے نہیں سمجھ سکا مجھے اعتراض کا کیا حق ہے۔تم جانو تمہارا کام اس نے ایک سرد آہ بھری ''وہ کوئی دھندا کر رہا ہے۔ ''کیتھ نے پوچھا۔ پرسیلا نے نفی میں سرہلایا۔اس نے چیک بیٹی کو دیدیا۔ پرسیلا نے چیک کو تہہ کر کے حفاظت سے پرس میں رکھا''۔آپ اپنے آرام اور کھانے پینے کی طرف سے غافل معلوم ہوتے ہیں۔آپ کی صحت ٹھیک نہیں ہے

''چھوڑو اس ذکر کو اسکول کیسا چل رہا ہے وہ آہستہ آہستہ مین بلڈنگ کی طرف چل پڑے

''میں خط لکھ دوں گی لمبی بات ہے۔آپ یہ بتایئے کہ کیا وہ خلانورد واقعی خطرے میں ہیں

''ہاں

''آکسیجن میں کمی کی وجہ سے اس نے اثبات میں سرہلایا لاؤڈ اسپیکر نے جہاز کی روانگی کا اعلان کیا۔وہ دونوں چل پڑے''۔آپ انہیں بچانے کے لیے دوسرا سیارہ بھیج رہے ہیں نا میں نے سنا ہے پرسیلا نے جہاز کی سیڑھیاں چڑھنے سے پہلے پوچھا''نہیں یہ بات ناممکن ہے اتنا وقت ہی نہیں ہے اور اس کا ذمہ دار بھی میں نہیں ہوں خدا حافظ خدا حافظ ڈیڈی دروازہ بند ہو گیا۔اس کے کار تک پہنچنے سے پہلے طیارہ غائب ہو چکا تھا۔ ساری دنیا بس ایک ہی سوال دہرا رہی تھی۔یہاں تک کہ اس کی بیٹی بھی۔

خلائی جہاز کے تینوں مسافر کسی معجزے کے انتظار میں تھے۔والٹر خواب آور ادویات کے اثر سے نیند میں تھا۔اسٹون آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا۔اس کے چہرے سے کسی قسم کی پریشانی یا خوف کا پتہ نہیں چلتا تھا۔جیمز کی طرح شاید وہ بھی اپنی گذری ہوئی زندگی کی وہ فلم دیکھ رہا تھا جس کا بہت جلد خاتمہ ہونے والا تھا

جیمز نے ہواباز سے خلانورد بننے کے لیے بڑے پاپڑ بیلے تھے۔آزمائش کے کٹھن مرحلوں سے گزرا تھا۔اس میں وہ تربیت بھی شامل تھی جو خلائی سفر میں بے وزنی کی کیفیت اور پانچ میل فی سیکنڈ کی رفتار خلائی سوٹ میں نقل وحرکت اور تجربات کرنے اور زندگی کے معمولات پر عمل کرنے سے متعلق تھی۔آلات کا استعمال اور پورے خلائی نظام کے کنٹرول سے واقفیت اس تربیت کا ایک حصہ تھی۔جس طرح عمر کے ابتدائی دور میں فضائی پرواز نے اس کے ہوش وحواس پر تسلط جما لیا تھا اسی طرح اب خلا کی تسخیر اس کی زندگی کی سب سے بڑی آرزو بن گئی اس نے وزارت دفاع میں اپنے ایک دوست سے خلائی پرواز کے لیے اپنے انتخاب میں مدد مانگی۔اسے یہ موقع فراہم کرنے سے پہلے ایس آر اے جہاز میں ایک ایسے مشن پر بھیجا گیا جس میں امریکی فضائیہ کے دفاعی نظام کو عمداً'' مطلع نہیں کیا گیا تھا اور اس بات کا امکان تھا کہ اسے امریکی فضائی حدود میں مداخلت کرنے

والا جہاز بجھ کر زمین سے مار کرنے والے میزائلوں کا نشانہ بنا کر گرا لیا جائے۔ اسے راڈار کے نظام کو دھوکا دے کر یہ کارنامہ سرانجام دینا تھا۔ اس نے گرج اور چمک کے طوفان سے فائدہ اٹھایا اور برقی مقناطیسی آلات کی بجائے اپنے دماغ کو استعمال کرتے ہوئے یہ خطرناک پرواز مکمل کی۔ اسے میجر کے عہدے پر ترقی دے کر خلائی پرواز کے لیے منتخب کر لیا گیا۔ ایک بار پھر ٹیڈ ڈافرئی اس سے آملا۔ اسے بھی ان چودہ افراد میں شامل کیا گیا تھا جو سب کے سب خلائی پرواز کے نظام کا ایک حصہ تھے۔ ایڈورڈ ٹریننگ سینٹر سے رخصت ہوتے وقت کرنل ہاورڈ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں اس کا ہاتھ تھام کر صرف ایک بات کہی''۔ جم یاد رکھنا تمہارا نام اس سینٹر کی دیواروں کے علاوہ کہیں نہ لکھا جائے۔ یہ ہمارے لیے فخر کی بات ہوگی

یہ بات سن کر اسے اچانک ایڈلان کی یاد آ گئی۔ وہ اطلاع دیے بغیر اس کے گھر جا پہنچا۔ ایک سیاہ فام خادمہ نے دروازہ کھولا۔ وہ کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے دائیں ہاتھ پر ایڈلائن کی تصویر رکھی تھی۔ پھر اس کی نگاہ دوسرے فریم پر گئی غیر ارادی طور پر اس نے وہ فریم اٹھا لیا۔ اس میں وہ خط تھا جو جیمز نے ویت نام سے لکھا تھا۔ ایک معمر عورت کمرے میں داخل ہوئی''۔ میں مسٹر ایڈلائن سے ملنے آیا ہوں۔ جیمز پرٹ میرا نام ہے اس نے کھڑے ہو کر کہا''۔ میں مسز ایڈلائن ہوں اس کی بیوہ وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی''۔ ایڈلائن تمہارا ذکر کرتا تھا جیمز کے ہاتھ میں فریم کانپنے لگا۔ بے اختیار اس کی نگاہ ایڈلائن کی تصویر پر گئی

''ان کا انتقال کب ہوا اس نے خاموشی کے ایک طویل وقفہ کے بعد کہا

''چھ ماہ پہلے وہ ٹی وی کے سامنے بیٹھا تھا اور خلانوردوں کی تربیت کے بارے میں ایک پروگرام دیکھ رہا تھا ایک گھنٹے بعد جب میں نے اسے رات کے کھانے کے لیے آواز دی تو وہ مر چکا تھا۔ اس کا جسم سرد تھا اور وسکی کا گلاس اس کے سامنے رکھا تھا۔ برٹ کی موت کے بعد وہ دو مہینے زندہ رہا۔ وہ ویت نام میں مارا گیا تھا برٹ ان کا اکلوتا لڑکا تھا۔ جیمز دل گرفتہ باہر نکل آیا۔ زندگی بھر موت سے کھیلنے والا۔ موت کے منہ سے ہر بار بچ کر نکل آنے والا۔ کتنی خاموشی سے دنیا سے رخصت ہو گیا۔ زندگی کی آخری سانس لینے کے بعد اس نے شاید اچانک موت کے فرشتے کو سامنے دیکھا ہوگا اس نے اطمینان سے گلاس میز پر رکھ کے منہ صاف کیا ہوگا اور شاید اپنے جسم کو خبر دیے بغیر اس کے ساتھ چل پڑا ہوگا

خلائی پرواز کے قومی ادارے نے اپالو مشن کے لیے پہلے ہی نو افراد کا انتخاب کر لیا تھا۔ مزید نو افراد کے لیے ساٹھ امیدواروں میں مقابلہ تھا اور جیمز کے لیے یہ زیادہ آسان تھا کہ وہ اپنی خدمات خلائی اسٹیشن کے لیے پیش کر دے۔ خلائی اسٹیشن کے لیے ایسے افراد زیادہ موزوں تھے جو اعلیٰ درجے کے ہواباز ہونے کے علاوہ انجینئر بھی ہوں۔ ٹیڈ ڈافرئی کو اپنی قسمت پر زیادہ بھروسہ تھا چنانچہ وہ ساٹھ افراد میں سے چنے جانے والے نو خلانوردوں میں سے ایک تھا جنہیں چاند پر اترنا تھا۔ ان سب کو ڈک سلیٹن کی نگرانی میں دے دیا گیا۔ ڈک سلیٹن نے اپنے وقت میں ہوابازی کے ریکارڈ قائم کیے تھے لیکن عین اس وقت جب روسی خلاباز گاگرین اور ٹی ٹوف اور امریکی خلانورد گلین کے بعد اسے مرکری سیون میں دنیا کے چوتھے خلاباز کی حیثیت سے منتخب کر لیا گیا تھا ڈاکٹر نے اس کے دل کی حالت کو غیر اطمینان بخش قرار دیا اور اسے زمین پر خلابازی کی تربیت کا نگراں بنا دیا گیا۔ اسے ڈاکٹروں کے فیصلے سے اتفاق نہیں تھا مگر اس نے تقدیر کا فیصلہ خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ وہ مروجہ طبی اصولوں کی صریح خلاف ورزی کرتے ہوئے دو چار میل دوڑ کر یا وزن اٹھا کر دل کے دوروں کا علاج کرتا تھا اور بالکل ٹھیک ٹھاک تھا اپالو آٹھ کے تینوں خلابازوں بورمن۔ اینڈرز

اور لوول نے اس کے سامنے پہلی بار چاند کے گرد چکر لگانے کے لیے پرواز کی۔ اپالو دس کے خلانورد اسٹیفورڈ اور کرنن چاند سے صرف نو میل دور رہ کر لوٹ آئے مگر ڈک سلیٹن اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر زمین پر ہی رہا

جس رات چاند کی سطح پر اترنے والے خلانوردوں کو پرواز کرنی تھی وہ جیمز کے لیے بڑی صبر آزما تھی۔ خلائی ادارے کے حکام نے اردگرد کے سترہ ہزار فٹ کے علاقے کو غیر محفوظ قرار دیدیا تھا۔ سیٹرن فائیو راکٹ کے پہلے حصے کے پھٹ جانے کی صورت میں پانچ ہزار ٹن ٹی این ٹی طاقت کا دھماکہ ممکن تھا لیکن جیمز اور ٹیڈ نے صرف گیارہ ہزار فٹ دور ریت کی بوریوں کے پیچھے ایک کیمرہ ٹیم کے ساتھ جگہ حاصل کر لی۔ رات بھر وہ خلا نوردوں کی تیاری کے مختلف مرحلوں میں مدد کرتے رہے۔ وہ تینوں اس مقام تک گئے جہاں زمین سے چار سو فٹ بلند سیٹرن راکٹ طاقت سے بھرپور آسمان کی طرف سر اٹھائے کھڑا تھا۔ جب خلا باز لفٹ میں سوار ہو کر اوپر روانہ ہو گئے تو انہوں نے اپنی جگہ سنبھال لی۔ سرخ اور سفید رنگ کا لانچ ٹاور پچاس منزلہ عمارت کے برابر بلند تھا۔ سرچ لائٹس کی روشنی میں ہر چیز بالکل واضح تھی۔ سفید کوٹ پہنے سینکڑوں افراد آخری وقت تک اپنے اپنے کام میں مگن تھے۔ گھومتی ہوئی سرچ لائٹس آسمان پر آڑی ترچھی لکیریں بنا رہی تھیں۔ ہیلی کوپٹر، ہوائی اور بحری جہاز ہنگامی حالت میں خلانوردوں کو بچانے کے لیے تیار تھے۔ پھر رات کے سناٹے میں سائرن گونجنے لگے۔ روشنیاں سبز ہو گئیں۔ میدان خالی ہونے لگا۔ گاڑیاں واپس آنے لگیں۔ اب اس میدان میں زمین سینکڑوں فٹ بلند ایک دیوزاد کی گود میں صرف تین آدمی رہ گئے جن کا رشتہ زمین سے کٹ چکا تھا۔ سائرن رک گیا۔ روشنیاں سرخ ہو گئیں۔ ساٹھ سیکنڈ پہلے ایک سیکنڈ کے وقفے سے سائرن پھر بجنے لگا۔ آخر میں لاؤڈ اسپیکر نے دس سے الٹی گنتی شروع کی۔ زیرو پر ایک قیامت خیز دھماکہ ہوا۔ خوفناک گڑگڑاہٹ سے زمین کانپنے لگی۔ راکٹ کے پانچوں انجنوں سے نکلنے والی آگ کی لپٹ ایک عظیم شعلہ بن گئی۔ نو سیکنڈ تک سرد یخ بستہ پانی کی دھار انجن کے آتشیں جسم پر پڑ کر بھاپ کے بادل اڑاتی رہیں۔ دسویں سیکنڈ میں ٹاور کے فولادی بازو الگ ہو گئے اور راکٹ آسمان کی طرف بلند ہوا۔ آگ کے نیچے کی طرف لپکتے شعلوں نے اردگرد کے سارے علاقے کو منور کر دیا۔ زمین پر ہر چیز لرزنے لگی اور راکٹ دور ہوتا گیا۔ قیامت خیز گرج مدھم پڑتی گئی اور انسان ایک دوسری دنیا پر قدم رکھنے کے لیے آگے بڑھتا گیا روز ازل سے وہ جس زمین پر اترا تھا زمین نے اپنی طاقت سے اسے ہر بار نیچے کھینچ لیا تھا لیکن انسان کے چھوٹے سے دماغ نے کشش ثقل سے بڑی قوت تخلیق کر کے زمین کو شکست دیدی تھی اور اس کی گرفت سے نکل گیا تھا۔ ایک ہزار فٹ لمبے شعلے کا رنگ بدل کر نارنجی ہو گیا۔ وہ سر اٹھائے دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ صرف ایک روشن نقطہ رہ گیا پھر ایک کوندا سا لپکا اور چند سیکنڈ بعد دھماکے کی آواز نے راکٹ کے دوسرے حصے کے فائر ہونے کی تصدیق کی۔ جب انہیں ہوش آیا تو ان کی آنکھیں وقتی طور پر کچھ دیکھنے کے قابل نہ رہی تھیں مگر شدت جذبات سے آنسو نکل کر ان کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔ یہ منظر ہمیشہ کے لیے ان کے ذہن میں نقش ہو گیا تھا۔

''آپریٹر'' جنرل کارپنکوف نے دھاڑتے ہوئے کہا'' ۔ میں ایک سیکنڈ کی تاخیر برداشت نہیں کر سکتا۔ لائن کو ماسکو سینٹر سے ملائے رکھو۔ سمجھے۔''

''یس سر......''

''ماسکو کمپیوٹر سنٹر سے کوئی اطلاع موصول ہوئی ہے۔

''''جی نہیں۔لیکن پروفیسر اور گورنکوف آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں چند سیکنڈ کے بعد پروفیسر کی آواز سنائی دی''۔جنرل خبر صحیح ہے۔ امریکی خلاباز مصیبت میں ہیں

''ان کے لیے زمین کی فضا میں داخل ہونا مشکل ہو رہا ہے۔یہی بات ہے۔

''''ہاں وہ بریک لگانے والے انجن کے فائر نہ کرنے سے ایک ہی مدار پر گھوم رہے ہیں

''اور کب تک گھومتے رہیں گے۔

''جو اطلاعات ہوسٹن کے سینٹر نے فراہم کی ہیں اور جو ہمارے کمپیوٹر نے خود حاصل کی ہیں ان کے مطابق چالیس سے باسٹھ گھنٹے کے دوران کسی وقت آکسیجن ختم ہو جائے گی

''اس کے بعد ان کے بچنے کی کوئی صورت نہیں پروفیسر

''نہیں ،لیکن یہ ممکن ہے کہ امریکن اس مدت میں نقص تلاش کر لیں۔اگر وہ اس میں ناکام رہے تو اتنے کم وقت میں کوئی اور راکٹ بھیج کر خلانوردوں کو بچانا ناممکن ہوگا۔ہماری اطلاع کے مطابق کسی مرکز پر کوئی راکٹ پرواز کے لیے مکمل حالت میں موجود نہیں ہے

''ٹھیک ہے۔یہ بتاؤ اس وقت ان کی زندگی کے کتنے گھنٹے باقی ہیں

''میں نے کہا نا جنرل کم کم چالیس اور زیادہ سے زیادہ باسٹھ۔لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

''''فرق۔ ''جنرل کارپنکوف نے قہقہہ لگایا''۔فرق پڑتا ہے پروفیسر۔تم نہیں جانتے۔خیر تھینک یو فون بند کر کے وہ مستعدی سے پلٹا چاق وچوبند گارڈ نے اٹن شن ہو کر دروازہ کھولا۔وہ ریڈیو روم میں پہنچا''۔آپریٹر باکونر میں وینی شیف سے ملادو

''لیس سر کارپنکوف روسی سائنس اکیڈمی کا رکن تھا اور صرف لیونا ڈسیڈوف ہی ایک ایسا شخص تھا جو اہمیت کے اعتبار سے اکیڈمی میں اس سے برتر تھا''۔وینی شیف''اس نے بیتابی سے کہا

۔''خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔چارلیس یا زیادہ سے زیادہ ساٹھ گھنٹے باقی ہیں

''رائٹ جنرل اتنا وقت بہت ہے۔ہم دن رات کام کر رہے ہیں

''وینی شیف جنرل نے کہا''۔سب سے زیادہ اہمیت راز داری کی ہے سوائے تمہارے اور تمہارے نائب کے کیا نام ہے اس کا ہاں مارکولوف کے کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیے

''میں سمجھتا ہوں سر وینی شیف نے جواب دیا

۔''اچھا تمہارے خیال میں مزید کتنے گھنٹے درکار ہیں

تقریبا''اٹھارہ گھنٹے

''فائن میں چار گھنٹے کے اندر اندر پہنچ رہا ہوں فون بند کر کے اس نے آپریٹر سے کہا'' کنٹرول سے کہو جہاز اسٹارٹ کرلیں میں پہنچ رہا ہوں گیارہ منٹ بعد وہ فضا میں پرواز کر رہا تھا ان امریکنوں کے طفیل قدرت نے اسے کیسا شاندار موقع فراہم کیا تھا!۔ وہ مسکرایا اور نشست سے سر لگا کر خیالات میں کھو گیا۔

ہوائی اڈے سے واپسی پر چارلس کیتھ متضاد جذبات کا شکار تھا۔ اس نے لوگوں کے جذبات کی شدت کا براہ راست مشاہدہ کیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اس کا ردعمل کیا ہوگا۔ آہستہ آہستہ یہ جذبات اس کے خلاف تحریک کی صورت اختیار کرلیں گے۔ پریس ریڈیو اور ٹی وی ناکامی کا سارا بوجھ اس کے کندھوں پر ڈال دیں گے۔ سب ایک آواز میں انگلیاں اٹھا اٹھا کر اسے مجرم قاتل، نااہل ٹھہرائیں گے۔ سب کا ایک ہی مطالبہ ہوگا'' انہیں بچاؤ جیسے بھی ممکن ہو کوئی اس کی نہیں سنے گا۔ سیاستداں سے عجم تک سب کا ایک ہی نعرہ ہوگا کیتھ کو برطرف کرو۔ کیتھ پر مقدمہ چلاؤ اور واشنگٹن میں کچھ نہ ہوا تب بھی اسے رائے عامہ کو مطمئن کرنے کے لیے باعزت طور پر کسی اور محکمے میں بھیج دیا جائے گا۔ افزائش حیوانات یا آثار قدیمہ چارلس کیتھ کے جسم میں خون کی گردش تیز ہوگئی۔ صرف چند گھنٹے بعد اس کا زوال شروع ہو جائے گا۔ کیا میں اتنا ہی احمق ہوں کہ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماروں گا اس نے سوچا اتنے کم وقت میں اگر ممکن ہوتا تو کیا میں دوسرا خلائی جہاز نہ بھیج دیتا احمق جاہل جو سمجھتے ہیں، بٹن دبایا اور راکٹ روانہ ہو گیا اسے ٹیڈ ڈافرٹی پر بھی غصہ آ رہا تھا۔ وہ محض جیمز کی دوستی میں جذباتی ہو رہا تھا۔ جذبات تو انسان کو اندھا کر دیتے ہیں۔ لیکن کرنل سیڈلر اس نے کیسے کہہ دیا کہ چالیس گھنٹے میں ناممکن کو ممکن بنایا جاسکتا ہے۔ اسے کرنل سیڈلر کی رائے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس طرح ساری ذمہ داری کا بوجھ اس کے کندھوں سے منتقل ہو جاتا''۔ اوکیڈوات پرزہ پرزہ جمع کر کے چالیس دن کا کام چالیس گھنٹے میں کرسکتے ہو تو کرلو کہنا آسان ہے کرنا مشکل پھر یہ جمہوریت لعنت ہے اس جمہوریت پر ہر بات لوگوں کو بتاؤ کوئی راز نہ رکھو اب اگر کرنل سیڈلر نے صرف ایک جملہ بک دیا کہ میں اسے روک دیا تھا تو معاملہ ختم غصے کے ساتھ ساتھ ایکسلریٹر پر اس کے پیر کا دباؤ بڑھ رہا تھا۔ اس نے ہائی وے کی وارننگ لائٹ نہیں دیکھی۔ پولیس کار کا سائرن نہیں ہے اسے ہوش آیا تو پٹرول کار نے اس کے سامنے آ کر اس کا راستہ روک لیا تھا اور دو سارجنٹ اس کی طرف بڑھ رہے تھے

''آپ کا لائسنس پلیز ایک نے اندر ہاتھ بڑھا کر کہا

''آفیسر میں بہت اہم گورنمنٹ ڈیوٹی پر ہوں۔ مجھے بہت جلدی ہے

''میں نے صرف لائسنس مانگا ہے اس نے اطمینان سے کہا

''آپ شناختی کاغذات بھی کال لیجیے کیتھ نے جیب سے سارے کاغذات نکال کر دے دیئے''۔ یہ دیکھو میں خلائی تحقیق کے ادارے کا سربراہ ہوں چارلس کیتھ مجھے فوراً سنٹر پہنچنا ہے

''مسٹر کیتھ آپ کے لائسنس کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ بریک لائٹ نہیں ہے۔ آپ پر تیز رفتاری کا الزام بھی ہے انجن بند کر دیجئے سارجنٹ نے اپنی کتاب نکالتے ہوئے کہا۔ کیتھ کے غصے کا پارہ چڑھنے لگا۔ اسی وقت پٹرول کار کے ڈرائیور نے سر نکال کر کہا'' کیا یہ مسٹر چارلس کیتھ ہیں

''ہاں سارجنٹ نے تعجب سے کہا

''اولمپس سے ان کی کال ہے کیتھ گاڑی سے اتر کر دوڑا اور فون کا ریسیور ڈرائیور سے لے لیا''۔ کمانڈنیٹ ورک اولمپس دس از واچ مین ایک سارجنٹ نے فون اس کے ہاتھ سے لینے کی کوشش کی مگر دوسرے نے اسے روک دیا''۔ اولمپس کا مطلب ہے وائٹ ہاؤس اس نے سرگوشی میں کہا۔ دوسرے سارجنٹ کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ تمیں سیکنڈ بعد پولیس کار کے اسپیکر پر واضح الفاظ میں صدر امریکہ کی آواز سنائی دی''۔ کیتھ تم کہاں ہو۔ میں تمہارے پیغام کا منتظر تھا

''میں ایک چھوٹی سی مشکل میں گرفتار ہو گیا سر اس نے سارجنٹ کی طرف دیکھا''۔ ورنہ دیر نہ ہوتی

''اور آئرن مین کب واپس آ رہے ہیں

''ابھی کچھ معلوم نہیں مسٹر پریذیڈنٹ ہم کوشش کر رہے ہیں۔ انجن کا نقص معلوم کرنے کی دونوں سارجنٹ چند قدم پیچھے ہٹ گئے''۔ ڈیوٹی از ڈیوٹی ایک نے کہا۔ دوسرے نے تائید میں سر ہلایا

''اور کوئی صورت نہیں پریذیڈنٹ نے پوچھا

''ہم نے ہر پہلو سے صورت حال کا جائزہ لے لیا ہے سر

''پھر۔ تم کیا کہتے ہو لیس اور نو

کیتھ کے لیے اب اپنی رائے دینے کے سوا چارہ نہ تھا''۔ میرے خیال میں سر بہت کم امکانات ہیں چند سیکنڈ خاموشی میں گذر گئے۔ کیتھ صدر کے تاثرات کا اندازہ کر سکتا تھا۔ بالآخر اس کی آواز سنائی دی''۔ کیتھ اگر میں تم سے کہوں کہ انہیں بچانے کے لیے دوسرا راکٹ چھوڑ دیا جائے۔ تو تم اس حکم کی تعمیل کرو گے یا مستعفی ہونا پسند کرو گے کیتھ کے ہاتھ میں ریسیور کانپنے لگا۔ اس کے سارے جسم پر ٹھنڈا پسینہ بہنے لگا۔''میں... میں تعمیل کروں گا سر اس نے بمشکل تمام کہا۔ یہ سوچے بغیر کہ اس حکم کی تعمیل کیسے ہوگی کیونکہ حکم عدولی اور ناکامی دونوں کا انجام ایک تھا۔ صدر کو یہ بات یقیناً "اس کے سائنسی مشیر نے سمجھائی ہے اس نے سوچا

''کیا یہ واقعی صدر امریکہ سے بات کر رہا تھا ڈرائیور نے غائب ہوتے ہوئے کار کو دیکھتے ہوئے کہا

چارلس کیتھ کا دماغ اس حد تک غیر حاضر تھا کہ اس نے سارجنٹ سے اپنے کاغذات بھی واپس نہیں لیے تھے مگر سارجنٹ نے دوڑ کر انہیں کھڑکی سے اندر ڈال دیا

''میں کیا کہہ سکتا ہوں دوسرے نے کہا''۔ لگتا تو ایسا ہی تھا

''بہت پریشان تھا۔ میرا خیال ہے صدر نے اسے جھاڑا ہے پہلے نے کہا

''جھاڑ سے کیا ہوتا ہے۔ اس نے تین خلا بازوں کو مروا دیا

دوسرے نے کہا''۔ اسے تو پھانسی ہونی چاہیے

''کیوں۔اس نے کیسے مروادیا''۔کیا اس نے انجن خراب کیا ہے۔'' پہلے نے کہا۔

کوشش کے باوجود''آئرن مین ون'' کی ناکامی پر پردہ ڈالنے کی ساری کوششیں ناکام ہو رہی تھیں۔ملک کے متعدد سائنسدانوں نے سرکاری بیان کولغو اور جھوٹ کا پلندہ قرار دیا تھا۔اس کے بیانات کی اشاعت کے ساتھ ہی ملک بھر میں حکومت کے خلاف الزام تراشی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔بہت سے سائنسدان اخبارات کے لیے خصوصی کالم لکھتے تھے اور کچھ پریس سے براہ راست منسلک تھے۔یہی حال ریڈیو اور ٹی وی کا تھا جہاں ملک کے نامور سائنٹسٹ اور فوجی امور کے ماہرین قومی مسائل پر اظہار خیال کرتے تھے چنانچہ چارلس کیتھ کے بیان کے ہر لفظ کو بڑی بے رحمی سے تنقید کا ہدف بنایا گیا تھا۔

اپالومشن کے بارے میں صورت حال کی وضاحت کے لیے افسر تعلقات ڈیسمنڈ برن نے جو پریس کانفرنس طلب کی تھی اس میں پانچسو سے زائد نمائندے شریک تھے۔وہ ایک طویل میز کے آخری کنارے پر کاغذات کے بے ترتیب پلندے کو سنبھالے بیٹھا تھا۔بے بنیاد افواہوں سے زیادہ اس کے غصہ کا سبب یہ تھا کہ اسے ایک ناقابل تردید خبر کی تردید کرنی تھی اور وہ جانتا تھا کہ ان پانچ سو افراد میں ایسے بھی ہیں جو خلائی پروگرام کے بارے میں اس سے زیادہ باخبر ہیں۔درجنوں فلیش لائٹس کی چندھیا دینے والی روشنی میں اڑتے ہوئے دھوئیں کے مرغولوں کے نیچے پانچ سو افراد بے چینی سے پہلو بدل رہے تھے اور ان کی گفتگو کا ملا جلا شور کانفرنس ہال میں گونج رہا تھا۔برن کے سامنے بہت سے مائیکروفون تھے جن کا رشتہ کانفرنس ہال کے متعدد لاؤڈ اسپیکرز سے قائم تھا۔اگلی صفوں میں سے ایک اخباری نمائندہ اس سے کئی بار پوچھ چکا تھا کہ اپالومشن کے بارے میں سوالات کے جواب دینے میں تاخیر کا کیا مقصد ہے۔آخری بار ڈیسمنڈ برن کے لیے اپنے غصے پر قابو پانا مشکل ہو گیا''۔جہنم میں گیا اپالومشن،اور تم اگر صبر سے کام نہیں لے سکتے تو دفع ہو جاؤ اس کے الفاظ بیک وقت تمام اسپیکرز میں گونجے اور ہال میں کچھ دیر کے لیے سناٹا چھا گیا۔کسی کو یہ معلوم نہ تھا کہ الفاظ کس سے کہے گئے ہیں۔برن نے محسوس کر لیا کہ اس کے ایک غلط جملے نے ماحول کو خراب کر دیا ہے''۔حضرات اس نے سخت لہجے میں کہا۔آپ جس موضوع پر سوالات کے جواب چاہتے ہیں ان کا تعلق براہ راست میری معلومات سے نہیں ہے۔میں اطلاع کے انتظار میں ہوں''...اسی وقت مشن کنٹرول کے فون نے اس کی بات کا سلسلہ منقطع کر دیا۔وہ ٹیلی فون کا ریسور تھامے سنتا رہا۔رفتہ رفتہ اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا''۔اس ساری بکواس کا کوئی فائدہ نہیں،یہاں جو لوگ بیٹھے ہیں وہ گدھے نہیں ہیں۔وہ مجھ سے بھی زیادہ جانتے ہیں۔جھوٹ نہیں چل سکتا اس نے فون بند کر دیا۔ہال میں بیک وقت بہت سے لوگ کھڑے ہو گئے''۔مسٹر برن......

''دیکھیے بیک وقت پانچ سو سوالوں کا جواب نہ میں دے سکتا ہوں،نہ آپ سن سکتے ہیں۔آپ میں سے چند افراد اگر سب کی نمائندگی کرتے ہوئے باری باری سوال کریں تو میرے لیے ممکن ہوگا کہ میں جواب دے سکوں چند منٹ کے لیے پھر باتوں کا شور غالب آ گیا۔بالآخر تین افراد کھڑے ہو گئے۔ریڈیو کی نمائندگی گریٹ سینڈ رز کر رہا تھا۔جیک باربر ٹی وی کی جانب سے اور پرائس جو نیویارک ٹائمز سے منسلک تھا،پریس کی نمائندگی کر رہا تھا۔سب سے پہلے سینڈرز نے اپنی بات شروع کی''۔مسٹر برن ہم اس وقت لاکھوں امریکی عوام کی طرف سے یہ ذمہ داری لے کر آئے ہیں کہ انہیں اصل صورت حال سے مطلع کریں۔یہ بتائیں کہ تینوں خلانوردوں پر کیا بیت رہی ہے اور امریکی عوام حقیقت جاننا چاہتے ہیں اور

میں آپ کو یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ امریکی عوام آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔ وہ آپ کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ تاخیر کے جو اسباب آپ نے بتائے ہیں ، بے بنیاد ہیں۔ موسمی حالات کی خرابی التوا کا اصل سبب نہیں ہے۔ یہ حقائق کو مسخ کرنے کے قابل شرم احمقانہ کوشش ہے۔ آپ لوگ اتنے بے ضمیر ہو گئے ہیں کہ عوام کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بول سکتے ہیں۔ محض اس لیے کہ آپ اپنی غلطیوں کی پردہ پوشی کر سکیں اور خود کو احتساب سے بچا سکیں۔ ہم نے اس کانفرنس میں اس لیے شرکت نہیں کی ہے کہ جھوٹ کا پلندہ باندھ کر اپنے ساتھ لے جائیں اور عوام کے سامنے رکھ دیں بہتر ہو گا کہ آپ ہمیں ابھی سے یہ بتا دیں کہ آپ ہمیں بے وقوف نہیں بنائیں گے ورنہ کانفرنس کو ختم سمجھیں

برن جانتا تھا کہ وہ سرکاری بیان کے سہارے نہیں چل سکتا۔ اس کا ذہن شدید کش مکش کا شکار تھا۔ وہ خود کو کس سے بچائے۔ اس بپھرے ہوئے ہجوم کے عتاب سے یا سرکاری عتاب سے نہ آخری لمحہ میں اس نے اپنے ضمیر کی آواز پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ویسے بھی کانفرنس بند دروازوں میں ہو رہی تھی اور پریس کی حد تک خفیہ تھی"۔ آل رائٹ سینڈرز میں سچ بولنے کا وعدہ کرتا ہوں۔ مگر اسے سرکاری بیان نہ سمجھا جائے۔ پہلی میری شرط ہے۔ جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ میں نہیں چھپاؤں گا پیچھے سے کسی نے اسے گالی دی۔ لیکن وہ اسے پی گیا"۔ بات یہ ہے کہ حضرات صورت حال ہر لحظہ بدل رہی ہے اور جو کچھ میں کہوں گا حرف آخر نہیں ہو گا۔ لیکن اب تک اس وقت کی صورت حال یہ ہے کہ آئرن مین ون زمین واپس لانے والا انجن کسی خرابی کی وجہ سے فائر کرنے میں ناکام ہو گیا ہے اور خلا نورد اپنے مدار سے اس وقت تک نہیں نکل سکتے جب تک یہ انجن فائر نہ کرے مکمل سکوت میں یہ الفاظ بم کی طرح پھٹے۔ برن نے اپنی زندگی میں کسی پریس کانفرنس میں کسی اعلان کا اتنا شدید ردعمل نہیں دیکھا تھا۔ بیک وقت درجنوں افراد کھڑے ہو گئے۔ گالی گلوچ کا ایک طوفان آ گیا۔ لوگ گلا پھاڑ پھاڑ کر ہاتھ اٹھا اٹھا کر چلانے لگے۔ عین اس وقت کسی نے پچھلی صفوں سے چلا کر کہا"۔ برن یہ ساری کارروائی براہ راست ٹی وی پر دکھائی گئی ہے۔ کانفرنس کے شرکا مختلف دروازوں سے باہر نکل رہے تھے۔ مشتعل اور بپھرے ہوئے۔ آخر میں تین سے بھی کم افراد رہ گئے۔ ان میں پاکس بھی تھا۔ اس نے ایک ٹی وی رپورٹر کے کانوں پر لگا ہوا ہیڈ فون کھینچ کر اپنے کانوں پر لگا لیا۔ چند لمحہ بعد اس نے ہیڈ سیٹ کو زمین پر پٹخ دیا۔

☆ ☆ ☆

جیمز کے لیے خلاء میں پرواز، پرواز کی تیاری سے کہیں زیادہ آسان ثابت ہوئی تھی، اپنے سفر پر روانہ ہونے سے پہلے انہیں زمین پر قوت برداشت کی آزمائش سے گزرنا پڑا اور اس کا ہلکا سا تصور بھی ان کے ذہن میں نہ تھا انہیں بے وزنی، خلا اور تیز رفتاری سے آشنا کرنے کے لیے زمین پر تجربہ گاہیں تھیں جہاں ایسی عجیب و غریب مشینیں موجود تھیں جو انسانی جسم پر ایک مصنوعی خلائی پرواز کے ماحول کے اثرات کا مشاہدہ کرنے کے لیے بنائی گئی تھیں۔ ''مرکری'' خلائی جہاز کے مسافروں کو پرواز کے دوران نقل و حرکت کے لیے بہت کم جگہ ملی تھی۔ وہ بیٹھ سکتے تھے کھڑے ہو سکتے اور لیٹ سکتے تھی۔ ''جیمنی'' سیاروں میں نسبتاً ''زیادہ گنجائش تھی لیکن وہ روسی سیاروں ''ودستوک'' سے بہتر نہیں تھے اپالو مشن کے خلابازوں کو اتنا بڑا کیبن ملا تھا کہ وہ اس میں گھوم پھر سکتے تھے۔ تیر کر ادھر سے ادھر جا سکتے تھے لیکن روسی خلائی جہاز ''سویوز'' پھر امریکی جہازوں پر سبقت لے گئے تھے۔ ان کے اندر نقل و حرکت کے لیے کہیں زیادہ جگہ تھی اور وہ ساخت کے اعتبار سے بہتر تھے کیونکہ خلانوردوں کی نقل و حرکت کی راہ میں کل پرزے اور آلات حارج نہیں ہوتے تھے۔ خلائی پروازیں ہر نیا تجربہ مستقبل کے لیے کامیابی کے نئے راستے کھول دیتا تھا۔

''ایس فوربی جس میں جیمز، والٹر اور اسٹون نے چھ ہفتے گزارے تھے۔ کشادگی اور وسعت کے اعتبار سے پورا مکان تھا جس میں خلانوردوں کے لیے کام اور آرام کے علاوہ تفریح کے لیے الگ الگ کمرے تھے۔ راکٹ سے الگ ہونے کے بعد اس کا وزن تیس ہزار پونڈ سے بھی زیادہ تھا۔ ٹی وی کیمروں اور ریسیورز کا ایک ایسا نظام قائم تھا جس کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ اس کے ذریعے مخصوص اوقات میں اپنے اپنے گھروں میں بیوی بچوں کو دیکھ سکتے تھے اور ان سے گفتگو کر سکتے تھے۔ چنانچہ چھ ہفتے کے دوران انہیں خلاء میں گھر سے دوری کے احساس نے پریشان نہیں کیا۔ ان کے اردگرد چار لاکھ فٹ سے بھی زیادہ طویل تاروں پر مشتمل ایک ایسا برقی مقناطیسی نظام قائم تھا جو انسانی ذہن سے زیادہ پیچیدہ تھا، اور انسانی اعصابی نظام سے زیادہ حساس تھا۔ لیکن اپنی تمام خوبیوں کے باوجود یہ سارا نظام مشینی تھا جس یں ایک انچ تار کے ٹکڑے یا ایک ننھے سے ٹرانسسٹر کی خرابی سارے نظام کو مفلوج کر دیتی تھی۔

خلاء میں گھومتے رہنا ذہنی اور جسمانی طور پر کوئی مشکل کام نہ تھا۔ زمین سے فاصلے کے ساتھ ساتھ زمین کی کشش کم ہو جاتی تھی، یہاں تک کہ اس کا اثر معدوم ہو جاتا تھا اور بے وزنی کی کیفیت کا انوکھا تجربہ شروع تھا۔ واپسی میں یہ عمل الٹ ہو جاتا تھا اور ۲۵ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زمین کی طرف لوٹتے ہوئے خلانوردوں کے جسم پر زمین کی کشش سے آٹھ گنا قوت عمل کرتی تھی لیکن خلاء میں جانے سے پہلے جیمز زمین کی کشش سے انیس گنا قوت کا مقابلہ کر کے اپنے جسم کی قوت برداش کا مظاہرہ کر کے اپنے جسم کی قوت کا برداشت کا مظاہرہ کر چکا تھا۔

ان سائنس دانوں نے جو کبھی خلاء سے نہیں گزرے تھے زمین پر ایسے بہت سے طریقے دریافت کر لیے تھے جو خلاء میں پیش آنے والی مشکلات کے لیے خلانوردوں کی قوت برداشت کی آزمائش کے لیے تھے۔ لیکن یہ آزمائش اصل پرواز کی دشواریوں سے زیادہ سخت تھی جیمز کو اچھی طرح یاد تھا کہ تیز رفتاری کشش ثقل میں کمی بیشی اور ایک دائرے میں مسلسل گردش کرتے رہنے کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے اسے تین مرحلوں سے گزرنا پڑا تھا۔ پہلے مرحلے میں بیس فٹ قطر کا ایک ڈرم خلانورد کو دائیں بائیں، اوپر نیچے گھماتا تھا اور ایسے زبردست جھٹکے دیتا تھا کہ اپنے پیروں پر کھڑے رہنا ممکن نہیں رہتا تھا اور خلانورد ڈرم کے اندر گیند کی طرح لڑھکتا رہتا تھا۔ دوسرے مرحلے میں برقی قوت سے چلنے والی موٹر تھی جو انسان کو

لٹو کی طرح گھماتی تھی۔ بلیٹ سے بندھے ہوئے خلاز کئی ہزار چکر فی منٹ کی رفتار سے گھومتے تھے۔ پھر مشین اچانک رک جاتی تھی۔ آہستہ آہستہ خلانورد کی آنکھوں کے سامنے سے اندھیرا چھٹنے لگتا تھا اور ارد گرد کی ہر چیز ساکت ہو جاتی تھی۔ تیسرے مرحلے میں بھی اسی قسم کی ایک مشین تھی لیکن وہ رکنے کی بجائے اچانک خلانورد کو سینکڑوں فٹ اوپر اچھال دیتی تھی اور پہیے کی طرح گھومتا ہوا خلانورد چند سیکنڈ میں زمین پر آ گرتا تھا اگر چہ وہ چوٹ سے محفوظ رہتے تھے لیکن زمین سے تصادم کے بعد جسم کے تمام اعضاء مفلوج ہو جاتے تھے۔ اس سخت تربیتی نظام سے گزرنے والوں کے لیے خلاء کا سفر بچوں کا کھیل بن جاتا تھا اور وہ خلاف امید انتہائی آسانی سے خلائی مہم سر کر لیتے تھے کہ اس کے بعد وہ ہر وقت خلاء میں جانے کے لیے تیار رہتے تھے۔ ایسے ہی جیسے کوئی گھر سے نکل کر بازار چلا جائے۔

کیپ کینیڈی کو روانگی سے ایک ہفتہ قبل ان کا طبی معائنہ شروع ہوا۔ جیمز کے لیے یہ خلائی پرواز کی تیاری کا سب سے مشکل مرحلہ ثابت ہوا ان کے جسم کے ہر حصے کو ہر ممکن طریقے سے ٹسٹ کیا گیا۔ ان کے خون سے لے جسم کے تمام فاضل مادوں تک کی تجزیاتی رپورٹ تیار کی گئی اور ایکسرے کے ذریعے ان کی ہڈیوں کی ساخت اور ان کے اندر بھرے ہوئے گودے تک کو دیکھا گیا دن اور رات کے مختلف حصوں میں سوتے جاگتے ان کے نظام دوران خون سانس اور نبض کی رفتار، نظام اخراج، خون کے دباؤ اور جسم کے تمام قدرتی افعال سے متعلق ماہر ڈاکٹروں کی رائے پر مبنی رپورٹیں تیار کر لی گئیں۔ ریڑھ کی ہڈی میں ایک چھوٹا سا بلبلہ زمین پر کوئی نقصان نہیں پہنچاتا ایک ڈاکٹر نے جیمز کو بتایا۔ "لیکن خلاء میں اس بلبلے کے پھیل جانے سے خلانورد انتہائی شدید اذیت میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ سوائے واپسی کے چارہ نہیں رہتا۔ اس طرح کروڑ ڈالر کا منصوبہ ایک ننھے سے بلبلے کی نذر ہو جاتا ہے۔ جیمز کا دماغ چکرا گیا۔ دس کروڑ ڈالر کا بلبلہ۔

خدا خدا کر کے انہیں یہ مژدہ سنایا گیا کہ تین دن اپنی مرضی سے گزار کر وہ فلوریڈا روانہ ہو جائیں گے۔ تین دن کا یہ وقفہ اس آخری خواہش کی طرح تھا جو پھانسی سے قبل پوری کی جاتی ہے۔ وہ اپنے بیوی بچوں سے اسی احساس کے ساتھ ملے اور رخصت ہوئے۔



رات پرسکون تھی، مگر خلائی پرواز کے مرکز پر بڑی گہما گہمی تھی۔ ایسی ہی رات تھی جب جیمز نے چاند پر اترنے والے خلانوردوں کی روانگی دیکھی تھی، اسے یوں لگتا تھا جیسے اس رات کا ڈرامہ اسی انداز میں دہرایا جا رہا ہے۔ وہی سیٹرن فائیو راکٹ۔ زمین سے چار سو فٹ بلند۔ طاقت سے بھرپور سنسناہٹ روشنیاں، دوڑتی بھاگتی گاڑیاں خلائی سوٹ۔ لیکن جب وہ لفٹ میں سوار ہو کر ٹاور کی بلندی کو طے کرنے کے بعد اپنے خلائی جہاز کے کیبن میں پہنچ گئے تو جیسے ساری دنیا کی آوازیں خاموش ہو گئیں اور ان کا رابطہ زمین سے منقطع ہو گیا۔ ہیڈ فون پر انہیں ایک ایک لمحہ کی روداد بتائی گئی اور وہ محض تصور کرتے رہے۔ آخری پانچ منٹ باقی تھے جب انہیں خدا حافظ کہنے کے لیے ایک منٹ دیا گیا۔ ساٹھ سیکنڈ جس میں کم سے کم ساٹھ الفاظ ادا کیے جا سکتے تھے۔ لیکن وہ اپنے بیوی بچوں سے کچھ نہ کہہ سکے۔ یہ بھی نہ کہہ سکے کہ وہ لوٹ آئیں گے ایک منٹ ختم ہو گیا۔ ٹی وی اسکرین سے ان کی بیویوں اور بچوں کے غمزدہ چہرے روتی ہوئی آنکھیں اور مسکراتے لب، غائب ہو گئے۔" روشنی سبز ہو چکی ہے انہوں نے کنٹرول سے سنا۔ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے۔ صرف ایک منٹ پہلے جو زندگی اور موت کے درمیان ایک موہوم سی لکیر کی طرح حائل تھا لیکن اس کے پار دیکھنا نا

ممکن تھا۔ کون جانے وہ خلاء کو چیر کر کامیابی سے منزل کی راہ پر گامزن ہو جائیں یا اس آتش فشاں راکٹ کے پھٹتے ہی ان کے جسم کی راکھ فضا میں بکھر جائے۔ ان کی بیویوں کو اور بچوں کو اسی لیے گھر پر رکھا گیا تھا۔ روانگی سے ایک منٹ قبل ان کے ٹی وی سرکٹ کو بند کر دیا گیا اور وہ خالی اسکرین کو گھورتے رہ گئے۔ پھر کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہوا۔ ٹین... نائن (سیلیا ڈارلنگ...!) ایٹ.... پلیز آئی لو یو....) سیون.... سکس (رونے کی کیا بات ہے!) فائیو فور کچھ بچوں کا ہی خیال کرو! تھری ٹو ہم ضرور واپس آئیں گے.... ون زیرو۔ اس کے ساتھ ہی ایک دھماکہ ہوا۔ دھماکہ کی آواز کے ساتھ ہی انہوں نے ایک ہلکا سا ارتعاش محسوس کیا اور بس.... وہ صرف تصور کر سکتے تھے، مگر دیکھ نہیں سکتے تھے اور جو کچھ ان کے تصور میں تھا، وہ اپالو کی روانگی کا منظر تھا۔

''گڈ بوائے کنٹرول نے کہا''۔ آل او کے۔ ''یہ ٹیڈ ڈافرائی کی آواز تھی''۔ کیا ہم خیریت سے ہیں جیمز نے کہا۔ اگرچہ کنٹرول پینل انہیں پہلے ہی کامیاب پرواز کی اطلاع دے چکا تھا''۔ فائن۔ ورنہ یہ سوال کون کرتا ٹیڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔ ان کے اعصاب پرسکون ہو گئے۔ وہ کامیابی سے خلاء میں قدم رکھ چکے تھے۔ انجن کے گرجنے کی آواز بدستور آ رہی تھی اور وہ زمین سے دور ہوتے جا رہے تھے

''زمین سے کیسا لگتا ہے جیمز نے پوچھا

''ابھی چند سیکنڈ پہلے تو کچھ لگتا تھا۔ اب اتنے بہت سے ستارے ہیں۔ پتہ نہیں تمہارا راکٹ کون سا ہے پندرہ منٹ گزر گئے۔ پھر اچانک انجن بند ہو گیا۔ ایک گہرا سکوت طاری ہو گیا۔ اب وہ زمین کی کشش سے آزاد ہو چکے تھے اور اپنے خلائی مدار میں تھے جہاں حرکت کے لیے کسی قوت کی ضرورت نہ تھی۔ ان کی پرواز اپنی نوعیت کی پہلی پرواز تھی۔ اس سے قبل خلابازوں نے زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ خلا میں گزارے تھے اور وہ جیمنی، کے خلانورد تھے۔ انہیں ایک سال کے لیے بھیجا گیا تھا۔ یہ ایک تجربہ تھا۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کہ انسان طویل مدت تک فضا میں کس طرح گزار سکتا تھا۔ اگر وہ یہ سال پورا کر لیتے تو ان کی جگہ سوسائنسدان بھی لے سکتے تھے۔ گو انہوں نے اپنے مشن میں کسی حد تک کامیابی حاصل کی لیکن چھ ہفتے بعد والٹر لائیڈ کا اعصابی نظام جواب دینے لگا۔ پھر اس سے ایک چھوٹی سی غلطی سرزد ہو گئی جو انجام کار ان کی قبل از واپسی کا سبب بنی۔ والٹر خود کو مشن کی ناکامی کا سبب سمجھنے لگا۔ اس احساس نے کہ اس نے اپنے ساتھ دو خلابازوں کی زندگی کو بھی موت کے حوالے کر دیا ہے اسے پاگل کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کو واپس زمین پر لانے والے انجن کی خرابی کو بھی اس نے خود سے منسوب کر لیا جیمز اور راسٹون کے علاوہ کنٹرول کی تمام کوششیں اس کے احساس کو نہ مٹا سکیں۔ مجبوراً جیمز اور راسٹون نے حفظ ماتقدم کے طور پر اسے انجکشن لگا کر سلا دیا۔ زندگی کے آخری چند گھنٹوں میں وہ اپنی جدوجہد کو والٹر کے جنون کی نذر نہیں کر سکتے تھے۔

چند منٹ بعد وہ ہوسٹن کے مرکزی اسٹیشن پر سے گزرنے والے تھے اور ان سب کے ذہن میں صرف ایک سوال تھا۔ کیا وہ ان کی زندگی بچا لیں گے۔ کیا ان کے لیے مدار تبدیل کرنا ممکن ہو گا۔

لیکن زمین پر ایسا کون تھا جو اس سوال کا جواب دے سکتا۔ چارلس کینتھ بھی آپریشن روم میں بے بس بیٹھا تھا۔ اس کے ارد گرد سینکڑوں افراد اپنے کام میں مگن تھے۔ ان سب کے سامنے بھی یہی سوال تھا۔ کیا ہم ان کی زندگی بچا لیں گے۔ اخبارات کے صفحات قیاس آرائیوں سے پر

تھے۔ ریڈیو پر تبصرے نشر ہو رہے تھے۔ ٹی وی پر لوگ ایسے پروگرام دیکھ رہے تھے جو سائنس فکشن پر مبنی تھے مگر ان میں پیش کیے جانے والے خلانوردوں کی موت کے منظر حقیقی رنگ اختیار کر چکے تھے۔ احتجاج مظاہرے، تبصرے مطالبے اور بالکل واضح الفاظ میں کیتھ اپنے خلاف اٹھتے ہوئے طوفان کی آواز سن رہا تھا۔ ایک ہجوم اس کے تعاقب میں تھا چیختا چلاتا یہی ہے قاتل۔ اس نے ٹیڈ ڈافرٹی کی بات نہیں سنی۔ اس نے کرنل سیڈلر کے منصوبے کو مسترد کر دیا۔ اس نے ذاتی مخاصمت میں ٹیڈ ڈافرٹی کی مخالفت کی۔ اسے پکڑ لو کیا تم مستعفی ہونا پسند کرو گے صدر کی آواز کی بازگشت نے کہا۔ مستعفی۔ تین افراد کے قتل کی اتنی سی سزا۔ ''ہجوم نے کہا۔'' اس کے ٹکڑے کر دو۔ اس نے تاخیر کی یہی کام پہلے بھی ہو سکتا تھا۔

سائنسدانوں نے خرابی کا پتہ چلا لیا تھا۔ چند پرزے جو گرم ہو کر ذرا سا پھیل جاتے تھے اور انجن کو فائر کرنے سے روک دیتے تھے مگر اس کا کوئی فائدہ نہ تھا (ایک معمولی سے پیچ کے ڈھیلا رہ جانے سے ایک جہاز گر گیا تھا اور ۱۱۴ افراد کے جسموں کے ٹکڑے دو مربع میل میں بکھر گئے تھے۔ وہ پیچ کس نے ڈھیلا چھوڑ دیا تھا۔ ان ایک سو چودہ افراد کے قاتل کو کس نے پکڑا۔ ''آئرن مین ون'' کو زمین پر اتارے بغیر خرابی دور نہیں ہو سکتی تھی اور خرابی دور ہوئے بغیر آئرن مین نہیں اتر سکتا تھا۔ خرابیاں تو پہلے بھی ہوئی تھیں، مگر ہر بار ان کو دور کر دیا گیا تھا۔ جیمنی، مرکری اور اپالو مشن کی ہر پرواز پہلے سے بہتر تھی۔ یقیناً" آئرن مین ون میں پیدا ہونے والی خرابی کو آئندہ پرواز میں دور کر دیا جائے گا۔ لیکن مسئلہ مستقبل کا نہیں حال کا تھا۔ وہ سب وقت سے نبرد آزما تھے۔

''اسکاٹ کیتھ نے ایک بٹن دبا کر کہا۔ اگر زمین کے مدار پر داخل ہونے سے پہلے سمت یا زاویہ غلط ہو جائیں تو آٹو سوئچ انجن سے رابطہ منقطع کر دیتا ہے۔ ٹھیک۔

''یس سر ہگر

''سنو۔ کیا یہ سوئچ خراب نہیں ہو سکتا۔ میرا مطلب ہے۔۔۔۔

''ہو سکتا ہے۔ ایک لاکھ وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے

''سوئچ کے کنکشن تو خلا باز بھی درست کر سکتے ہیں

''یس سر ہگر یہ کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ایک مفروضہ ہے

''والٹر جیمز نے کہا''۔ ہمارے لیے کوئی چارہ نہیں۔ ہمیں معاملات کو اپنے ہاتھ میں لینا ہوگا والٹر خاموش رہا لیکن اس کی خاموشی اس کا جواب تھی''۔ میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا

''اسٹون ہم اپنی موت کا انتظار نہیں کر سکتے... مرنا ہے تو پھر کچھ کر کے مریں۔ اگر ہم ان کے بھروسے پر بیٹھے رہے تو کچھ نہیں ہوگا... بتاؤ کہاں سے ابتدا کریں اسٹون اٹھ کھڑا ہوا'' پہلے تو لباس تبدیل کر دو وہ تینوں اپنے خلائی سوٹ پہننے لگے۔

ہوسٹن کے خلائی مرکز کے عظیم الشان ریڈار کے اینٹینا نے ''آئرن مین ون'' کے ٹی وی کیمرے کے سگنل وصول کرنے شروع کیے۔ اینٹینا تین سو تین فٹ بلند آہنی ٹاور پر ایک سو بارہ فٹ قطر کے پیالے کی طرح تھا۔ کنٹرول روم میں آٹھ فٹ لمبے اور چھ فٹ چوڑے اسکرین پر دھبے سے

نمودار ہو گئے۔کیتھ نے ہیڈ سیٹ کانوں پر چڑھالیا'' ۔آئرن مین ون از کیتھ

'' ون از جم جیمز نے کہا'' ۔ہمارے لیے کیا حکم ہے۔ '' کیتھ نے جم کے لہجے کی تلخی اور طنز کو محسوس کیا'' ۔سنو خرابی کے بارے میں تو کچھ نہیں کہا جاسکتا لیکن

'' پھر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں جیمز نے مشتعل ہو کر کہا

'' گھر جا کر سو جاؤ

'' بات تو سنو کیتھ نے کہا۔مگر ٹی وی اسکرین پر انہیں خلائی سوٹ پہنتے دیکھ کر وہ اپنی بات بھول گیا'' ۔یہ تم کیا کر رہے ہو اس نے چلا کر کہا

'' جو تم نہیں کر سکے جیمز نے پلٹ کر کہا۔وہ یوں گفتگو کر رہے تھے جیسے آمنے سامنے بیٹھے ہیں'' ۔شٹ اپ کیتھ نے دھاڑ کر کہا خود کشی مت کرو۔ہم آ رہے ہیں جیمز جواب میں گالی دینا چاہتا تھا مگر اسٹون نے اسے روک دیا'' ۔ہم تمہیں لینے آ رہے ہیں چارلس کیتھ نے چیخ کر کہا۔ جیمز نے بے یقینی سے دیکھا'' ۔کیسے۔ کون آ رہا ہے

'' ٹیڈ ڈافرٹی تمہارا دوست'' ٹائیٹن تھری سی پیڈ نمبر اکتالیس پر تقریبا" تیار ہے کیتھ نے کہا'' ۔تین گھنٹے بعد اس میں ایندھن بھرا جائے گا۔جو روانہ کیا جا چکا ہے

'' تم ہمیں دلاسہ دے رہے ہو والٹر نے اچانک کہا'' ۔یا گدھا سمجھتے ہو۔چالیس گھنٹے میں تمہارا باپ بھی یہ کام نہیں کر سکتا اس نے کیتھ کو ایک موٹی سی گالی دی۔'' اس میں صرف دو آدمیوں کی جگہ ہوتی ہے کیتھ کا چہرہ سرخ ہو گیا مگر وہ پی گیا'' ۔ہم نے اسے تھوڑے سے ردوبدل کے بعد چار افراد کو لانے کے قابل بنالیا ہے۔بلکہ بنا رہے ہیں

'' چارلس کیتھ جیمز نے کہا'' ۔شاید تم بھول گئے ہو کہ ٹیڈ نے کبھی اس جہاز میں پرواز نہیں کی۔اس نے کیا اب تک کسی نے بھی نہیں کی یہ راکٹ کی پہلی تجرباتی پرواز ہوگی تم اسے بھی مارنا چاہتے ہو

'' ٹھیک ہے۔تم نے بھی کبھی پرواز نہیں کی تھی۔ہمیں اس پرواز کی کامیابی کا یقین ہے چارلس کیتھ نے کہا اور جواب سنے بغیر ہیڈ سیٹ رچرڈ وہیلر کو دے دیا انہیں سمجھاؤ۔یہ لوگ پاگل ہو گئے ہیں۔انہیں حکم دو کہ وہ باہر نہ نکلیں وہیلر نے اس کے آخری جملے کو نظر انداز کر دیا

'' جم میری بات غور سے سنو۔تم لوگ '' آئرن مین ون'' کے کیبن سے باہر آ کر کچھ نہ کر سکو گے بس ہمارے لیے مشکلات پیدا کر دو گے وہیلر نے کہا

۔'' ہم بے بسی سے مرنے کی بجائے جدوجہد کر کے مرنا چاہتے ہیں والٹر نے کہا

۔'' ہم تمہیں مرنے نہیں دیں گے۔جو کچھ ہو رہا ہے صدر کے حکم سے ہو رہا ہے۔تمہیں بچانے کے لیے چالیس گھنٹے کے اندر اندر پرواز ہو گی۔خدا کے لیے اس وقت کو مزید کم نہ کرو

'' کیا مطلب اسٹون نے کہا

۔''مطلب یہ کہ کیبن کے باہر پندرہ منٹ میں اتنی آکسیجن صرف ہو جاتی ہے جتنی اندر ایک گھنٹے میں ہوتی ہے اسٹون اگر تم ایک گھنٹے کیبن سے باہر رہے تو بارہ گھنٹے کی آکسیجن خرچ کردو گے۔ سمجھ رہے ہونا۔ تم سائنسداں ہوں۔ عقل سے کام لو۔ چالیس گھنٹے میں ہر ایک منٹ کی کمی خود تمہاری زندگی کے امکانات کو کم کرتی جائے گی۔ اصل مسئلہ آکسیجن کی کمی کا ہے۔ تم چالیس کے بیالیس گھنٹے کر سکتے ہو کیبن کا پریشر کم کردو۔ حرکت کم سے کم کرو۔ بہتر ہے سو جاؤ۔ سنا تم نے۔ باتیں کم سے کم

کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ آپس میں مشورہ کررہے تھے۔ سرگوشی میں''۔ ہلو آئرن مین ون وہیلر نے کہا''۔ جنرل پارکر سے بات کرو......''ہلو جنرل جیمز نے کہا مگر ٹی وی اسکرین پر اس کا چہرہ بدستور سنجیدہ رہا''۔ جیمز مجھے صدر نے اس مسن کی نگرانی پر مامور کیا ہے اور مجھے خصوصی اختیارات دیے گئے ہیں۔ کرنل سیڈلر کی ٹیم کام کررہی ہے اور وہ یقیناً'' وقت سے پہلے کامیاب ہو جائیں گے۔ کہیں ایک سیکنڈ کی تاخیر نہیں ہوسکتی جیسا ہم کہہ رہے ہیں ویسا ہی کرو۔ ہم تمہیں حفاظت سے لے آئیں گے

''آل رائٹ جنرل تھینکس اینڈ گڈ لک جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ آہستہ آہستہ انہوں نے اپنے خلائی سوٹ اتارنے شروع کیے تصویر اب دھندلی پڑتی جارہی تھی۔ وہ ہوسٹن پر سے گزر چکے تھے مگر راڈار اپنا رخ بدل کر سگنل وصول کررہا تھا''۔ ہلو جیمز ڈاکٹر کارٹی نے ریسیور لیتے ہوئے کہا''۔ سانس آہستہ لو۔ پانی زیادہ پیو۔ ہر کھانے کے بعد ایک گولی''۔ اسٹرازین'' کی لے لو سن رہے ہو آئرن مین ون میں انہوں نے فلائٹ سرجن کی مدھم سی آواز سنی''۔ یس ڈاکٹر انہوں نے ایک ایک کرکے کیبن کی لائٹس بجھانی شروع کردیں اور نیند کے لیے تیار ہو گئے انہیں موت کا مقابلہ سو کر کرنا تھا

اسی وقت الایا اسے ہوسٹن کے مرکز پر ایک کال موصول ہوئی''۔ کیا آئرن مین کے خلا باز سو گئے ہیں۔ میں ٹیڈ ڈافرٹی ہوں

''نہیں سونے والے ہیں۔ میں رابطہ قائم کرتا ہوں آپریٹر نے کہا''۔ مجھے ان سے ملادو آپریٹر نے آئرن مین کی پوزیشن چیک کی اور دوسرے مرکز سے رابطہ قائم کیا۔ وہاں سے سگنل ایک ہوائی اور پھر بحری جہاز سے نشر ہو کر خلا میں پہنچا''۔ ہلو آئرن مین دس از ٹیڈ جیمز کو اس کی آواز سن کر بڑی خوشی ہوئی۔ ٹیڈ۔''جیمز نے کہا''۔ تم کہاں سے بول رہے ہو اور کیا کررہے ہو

''کیا تم نے آج کا اخبار نہیں پڑھا۔''ٹیڈ نے سنجیدگی سے کہا

۔''وہ میرا اخبار والا ذرا سست ہے۔ دیر سے آتا ہے وہ دونوں ہنسنے لگے

۔''فکر مت کرو۔ میں ٹھیک اکتالیس گھنٹے سولہ منٹ میں تمہیں لینے پہنچ رہا ہوں

''خوش آمدید اگر میں سو رہا ہوں تو جگا لینا۔ مگر خواب پورا ہونے کے بعد

''جگالوں گا ٹیڈ نے کہا''۔ مجھے معلوم ہے تمہیں کیسے جگانا چاہیے میں فٹبال کھیلتا ہوں

''فٹبال کے بچے''! جم نے کہا''۔ پہلے مجھے سونے تو دو

☆ ☆ ☆

دل ہی دل میں چارلس کیتھ نے ایک دعا مانگی کیونکہ بظاہر اسے چالیس گھنٹے کا یہ مشن اسے ناممکن نظر آ تا تھا۔ اپنی ساری زندگی میں اس نے کبھی کوئی ایسی ذمہ داری قبول نہیں کی تھی جس کے بارے میں وہ پورے اعتماد کے ساتھ یہ نہ کہہ سکے کہ ہاں یہ ممکن ہے۔ وہ سخت ترین حالات میں بھی اپنے دماغ کو اعتماد اور اطمینان سے استعمال کرنے کا عادی تھا۔ اس نے جذباتی رشتوں کو ہمیشہ فرض شناسی سے دور رکھا تھا۔ چنانچہ جب تک صدر نے جذباتی یا ذاتی رشتوں یا سیاسی مصلحت کے پیش نظر اسے یہ حکم نہیں دیا وہ تین خلابازوں کو بچانے کے لیے چوتھے خلاباز کی زندگی اور ملک کے کروڑوں ڈالر کو داؤ پر لگانے کے حق میں نہیں تھا۔ لیکن یہ ذمہ داری قبول کرنے کے بعد وہ اپنی زندگی کو بھی ڈاؤ پر لگانے کے لیے تیار تھا۔ اسے ہر صورت میں یہ کام کرنا تھا۔ اس لیے نہیں کہ وہ تین خلانورد اس کے دوست تھے یا ان کے خاندانوں کے لیے اس کے دل میں ہمدردی کے جذبات تھے۔ صرف اس لیے کہ یہ اس کا فرض بن گیا تھا۔ صدر نے اس کے سامنے دو راستوں میں سے ایک کا انتخاب رکھا تھا اور اس نے پہلے راستے کا انتخاب کیا تھا اور اس نے اسی وقت طے کر لیا تھا کہ خواہ آئندہ چالیس گھنٹے کھائے پیے اور سوئے بغیر گذارنے پڑیں وہ اپنی ساری ذہنی صلاحیت اور جسمانی قوت صرف کر کے یہ کام کرے گا ورنہ...... وہ دوسرا نہیں تیسرا راستہ اختیار کرے گا۔ ذلت اور رسوائی کی زندگی کا نہیں باعزت موت کا خودکشی کرنا مستعفی ہونے سے کہیں زیادہ آسان تھا کیتھ کے پاس تجربہ تھا۔ علم تھا اور اعتماد تھا۔ یہ اعتماد اسے ان لوگوں پر تھا جو اس کے ماتحت تھے اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتے تھے اور اپنے اپنے کام کے ماہر تھے اور وہ ان سے کام لینا جانتا تھا۔ خلائی پرواز کا عمل کم سے کم چھ سے دس ہفتے میں مکمل ہوتا تھا۔ عام حالات میں کام منصوبہ بندی سے ہوتا تھا۔ احتیاط سے ہوتا تھا۔ ہر مرحلے کو آزمائش کے ایک معیار پر لانا پڑتا تھا لیکن اب ہنگامی حالات تھے۔ کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے بہت سی چھوٹی چیزوں کو نظر انداز کیا جا سکتا تھا۔ بے شک "ٹائیٹن تھری سی" کو ابھی تک پرواز کے لیے عملی طور پر نہیں آزمایا گیا تھا لیکن اس کی تیاری میں تجربہ شامل تھا۔ جیمنی اور مرکری اور اپالو مشن کا اور ٹیڈ ڈافرٹی اس میں نہ بھی دوسرے خلائی جہازوں میں پرواز کر چکا تھا۔ چنانچہ کامیابی کے امکانات نوے فیصد تھے۔ ایسے ہی جیسے سڑک پر کسی کار کا ڈرائیور ٹرک چلانے کا اہل بھی ہوتا ہے۔ ٹیڈ ڈافرٹی بھی "ٹائیٹن تھری سی" کو اڑا سکتا تھا۔ تربیت اور آزمائش کے بغیر خطرہ ضرور تھا لیکن وقت کی کمی کے پیش نظر اس خطرے کو مول لیے بغیر چارہ نہ تھا

"ٹائیٹن تھری سی کو لے جانے والا راکٹ "ایکس آر فائیو" سینکڑوں میل دور "مارٹن کمپنی" کے پلانٹ پر تھا اور اسے جلد از جلد کیپ کینیڈی تک پہنچانے کا مسئلہ سب سے اہم تھا۔ عام طور پر یہ راکٹ خشکی کے راستے خاص قسم کی گاڑی میں لاد کر لائے جاتے تھے لیکن اتنا وقت نہیں تھا۔ جنرل پارکر نے ایئر فورس سے رابطہ قائم کیا۔ لیکن وقت کے معاملے میں وہ بھی بے بس تھے۔ کمپنی کی حدود سے راکٹ کے مختلف حصوں کو حفاظت کے ساتھ ڈبوں میں بند کرنا۔ نشانات اور نمبر لگانا۔ پھر گاڑی میں لاد کر قریب ترین ہوائی اڈے تک لے جانا اور کیپ کینیڈی پر انہیں اتارنے کے خصوصی انتظامات کرنا پھر انہیں ٹاور تک پہنچانا۔ یہ سارے کام اتنے کم وقت میں کرنے کے بعد خلائی پرواز کے لیے ان کو "ٹائیٹن تھری سی" کے ساتھ جوڑ دینا اور روانہ کر دینا جنرل پارکر نے فون بند کر دیا"۔ جنرل کیتھ نے اچانک کہا

"ہیلی کوپٹر ہاں جنرل نے سر ہلایا"۔ آرمی کے جیٹ ٹرانسپورٹ ہیلی کوپٹر پارکر نے پھر فون اٹھایا۔ وزارت دفاع میں ایک کرنل نے فون وصول کیا"۔ کرنل آرمی کے دس ہیلی کوپٹر مارٹن کمپنی ہنٹس ویل الاباما بھیج دو۔ وہ کمپنی کی حدود سے کچھ سامان براہ راست کیپ کینیڈی کے ٹاور

کے قریب اتاریں گے۔ میں جنرل پار کر بول رہا ہوں

''یس جنرل کرنل نے ایک سرخ بٹن دباتے ہوئے جواب دیا۔ ایک سارجنٹ اندر داخل ہوا'' ٹرانسپورٹ انجینئر تمام باکس حفاظت سے چڑھائیں اور اتاریں گے۔ کام جلدی کا ہے مگر احتیاط سے ہونا چاہیے

''یس سر اس نے کاغذ کے ایک پرزے پر''فلائٹ آپریشن کمانڈر'' لکھ کر سارجنٹ کو دیتے ہوئے کہا''۔ پانچ منٹ بعد مجھے رپورٹ دو کہ جہاز روانہ ہو چکے ہیں۔ او کے دس منٹ ایک سیکنڈ زیادہ نہیں

''رائٹ سر اس نے ایک گہرا سانس لیا، ایک اسکویڈرن لیڈر اندر داخل ہوا۔ کرنل نے اسے جلدی جلدی ساری بات سمجھائی۔ اسکویڈرن لیڈر نے سر ہلایا۔ کنٹرول پر سائرن گونجنے لگا۔ ایمرجنسی پانچ منٹ کے اندر اندر پائلٹ بیرکوں سے دوڑتے ہوئے نکل رہے تھے۔ اپنے فیتے کستے بٹن بند کرتے۔ ایک دوسرے کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے۔ جو کھیلنے والے ہار جیت سے بے نیاز ہو کر کھیلتے ہیں۔ تین نہ سہی چار سہی اگر ایسی صورت حال پیدا ہوگئی تو پانچواں وہ خود ہوگا اور یہ ایک ایسی بات تھی جو کیتھ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس نے اس مشن کی ناکامی کا سارا الزام اپنے لیے قبول کر لیا ہے۔ کامیابی میں وہ سب کے ساتھ شریک تھا لیکن ناکامی کا کفارہ صرف اسے ادا کرنا تھا۔ ۱۹۲۷ء میں چارلس لنڈ برگ نے جس جہاز میں بحر اوقیانوس کو عبور کیا تھا کیا وہ اس قابل تھا کہ اس پر بھروسہ کیا جا سکے۔ موجودہ ہوائی جہازوں کے پائلٹ اور انجینئرز کے لیے اس جہاز کے انجن اور آلات کے ساتھ اس قسم کی پرواز خودکشی کے مترادف ہوگی۔ لیکن کامیابی کبھی کبھی تقدیر کی خوبی سے بھی ملتی ہے۔ اور چالس کیتھ کے لیے اور ٹیڈ ڈافرٹی کے لیے اور ان تین خلانوردوں کے لیے تقدیر پر بھروسہ کرنے کے سوا دوسرا راستہ نہ تھا۔

چارلس کیتھ نے پیڈ نمبر ۳۴ پر کام کرنے والے سائنسدانوں کے ساتھ مشن کے حفاظتی اقدامات کا جائزہ لیا۔ ایک خودکار نظام جو تقریباً ہر خلائی اور فضائی جہاز میں ہوتا ہے۔ اگر پہلے مرحلے میں راکٹ کے پھٹنے کے امکانات پیدا ہو گئے تو دوسرے اسٹیج کا راکٹ الگ ہو کر خلابازوں کو دور لے جائے گا۔ وہ زمین کے مدار میں پہنچ جائیں گے۔ اگر راکٹ کے تینوں اسٹیج کسی ایک خرابی سے تباہ ہو گئے تو خلائی کیپسول ایک مخصوص زاویے پر الگ ہو کر خلابازوں کو ان کی سیٹ سے اچھال دے گا اور اس کے بعد خلاباز اپنے پیراشوٹ استعمال کر کے زمین یا سمندر میں اتر جائیں گے۔ اس قسم کے انتظامات ٹیڈ ڈافرلی کی جان ضرور بچالیں گے لیکن اس کے بعد دنیا کی کوئی طاقت'' آئرن مین ون کے خلانوردوں کی زندگی کی ضمانت نہ دے سکے گی۔

آخری مرحلہ کامیاب پرواز کے بعد آئرن مین ون سے رابطہ قائم کرنے کا تھا اور ٹیڈ ڈافرلی ان کاموں میں ماہر تھا'' ۔ٹائٹین تھری سی کو آئرن مین ون'' سے جوڑنے کے بعد خلاباز اپنے خلائی سوٹ پہن کر کیبن سے باہر آ جائیں گے اور ٹائٹین کے کیبن میں داخل ہو جائیں گے یہ سارا کام انتہائی مہارت کا تھا مگر وہ سب ان مرحلوں سے گزر چکے تھے''۔ ٹائٹین تھری سی خود بخود'' آئرن مین ون'' سے الگ ہو جائے گا اور اس کا انجن انہیں مقررہ خلائی مدار پر زمین کی فضا میں لے آئے گا

سمندروں میں بحری جہاز متعدد مقامات پر ہوسٹن کے خلائی مرکز سے ہدایات کے انتظار میں تیار کھڑے تھے۔ فضا میں ہوائی جہاز احکامات کے منتظر تھے۔ یہ سب لوگ زمین پر اور زمین کے اوپر اور سمندروں میں ایک ہی نظام کا حصہ تھے اور اس وقت ان سب کے سامنے ایک مشن تھا

ہوسٹن کے خلائی مرکز کے کمپیوٹر ایک ایک لمحے کا حساب دے رہے تھے۔ تینوں خلانوردوں کے دل کی دھڑکن ساٹھ سے ستر بار فی منٹ ہونی چاہیے تھی لیکن والٹر کا دل ایک منٹ میں سو بار دھڑک رہا تھا۔ اس کے رن وے پر دو اسکواڈرن موجود تھے۔ کنٹرول نے انہیں کلیرنس دیا۔ دس جہاز فضا میں بلند ہو گئے۔ باقی پائلٹ احکامات کے منتظر بیٹھے رہے

نو منٹ اٹھائیس سیکنڈ بعد جنرل پارکر کو احکامات کی تعمیل کی اطلاع مل گئی''۔ ایکس آر فائیو کو پرواز کے لیے تیار کرنا آسان تھا۔ اس میں مائع ایندھن استعمال ہوتا تھا جسے پٹرول کی طرح ٹنکی میں بھرا جا سکتا تھا''۔ ٹائٹین تھری میں صرف دو آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش تھی ایک کمانڈر اور دوسرا پائلٹ۔ لیکن اب ٹیڈ ڈافرلی اکیلا جا رہا تھا چنانچہ کیبن میں مزید دو افراد کے لیے گنجائش نکالنے کی ضرورت تھی چارلس کیتھ نے رچرڈ ہیلر سے مشورہ کرنے کے بعد سراغرسانی اور جاسوسی کرنے والے آلات کو نکال دینے کا فیصلہ کیا۔ خالی جگہ میں المونیم کی دو کرسیاں ویلڈ کر دی جائیں گی۔ کرسیوں کے نیچے آکسیجن ٹنک رکھا جائے گا''۔ ایکس آر فائیو راکٹ کی کامیابی کا ریکارڈ بہت شاندار تھا۔ اس کو انتہائی قابل اعتماد سمجھا جاتا تھا۔ گو اس نے'' ٹائٹین تھری سی'' کے ساتھ پرواز نہیں کی تھی لیکن'' ٹائٹین ٹو سی'' کو خلا میں پہنچا چکا تھا اور ان دونوں میں زیادہ فرق نہ تھا۔ لیکن کنٹرول مشن کے لیے انجن کی کامیابی سے زیادہ تشویشناک بات یہ تھی کہ ٹیڈ ڈافرلی اکیلا پرواز کر رہا تھا۔ اسے بیک وقت دو خلانوردوں کے کنٹرول سسٹم کو تنہا سنبھالنا تھا۔ اگر پرواز میں کوئی خامی رہ گئی تو مرنے والوں کی تعداد تین سے بڑھ کر چار ہو جائے گی۔ خلائی پرواز میں اس قسم کے خطرات کبھی مول نہیں لیے

گئے تھے اور اب بھی چارلس کیتھ کے سامنے خلائی سائنسدانوں کے خدشات اور اعتراضات تحریری صورت میں موجود تھے۔ انہوں نے کوئی بات غلط نہیں کہی تھی لیکن کیتھ کے لیے یہ ایک جوا تھا اور خون کا دباؤ بھی اپنے دونوں ساتھیوں کی نسبت زیادہ تھا'' ۔ ڈاکٹر کورٹنی چارلس نے تشویش سے کہا'' ۔ والٹر کیوں جاگ رہا ہے

''میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں نے تینوں کو اسٹرازین کی ایک ایک گولی کھانے کی ہدایت کی تھی

''پھر...۔ وہ سویا کیوں نہیں۔ کیا دوا نے اثر نہیں کیا

''غالباً"اس نے ہدایات پر عمل نہیں کیا۔ دوا کا کوئی قصور نہیں

''لیکن کیوں...۔

'''' وہ اس مشن کی ناکامی کا ذمہدار خود کو سمجھتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ سو کر وقت گزارنے کی بجائے کچھ کرے

''احمق''! کیتھ نے کہا''۔ ہماری مدد کے بغیر وہ کیا کر سکتا ہے

ٹی وی مانیٹر اسکرین پر بھی اس کا چہرہ فکر و تردد کی نشاندہی کرتا تھا۔ بظاہر اس کی آنکھیں بند تھیں لیکن وہ جاگ رہا تھا۔ کمپیوٹر کا حساس نظام ان کی جسمانی صحت کے بارے میں موصول ہونے والے ہر سگنل کا مطلب سمجھ لیتا تھا۔ چارلس کیتھ نے پہلے اسٹون کو دیکھا۔ وہ گہری نیند میں تھا۔ ایسی نیند جس میں خوف یا ذہنی اضطراب کا دخل نہ تھا۔ جیمز بظاہر پرسکون تھا۔ مگر اس کا ذہن بیدار تھا۔ وہ شاید مستقبل کی زندگی کے خواب دیکھ رہا تھا۔ جواب سراب بن گئی تھی یا زمین پر اس ایک گھر کا خواب جس میں رہنے والے چار افراد کی زندگی کا ہر لمحہ انتظار اور بے یقینی کے کرب میں گزر رہا تھا۔ صرف والٹر تھا جو تنہائی اور مایوسی کے اندھیرے میں جاگ رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ موت بے خبری میں اس کی نیند پر غالب آ جائے اور وہ ہمیشہ کے لیے سوتا رہ جائے۔ وہ اس اٹل حقیقت سے بچنے کے لیے زمین کی طرح خلا میں بھی جب موت راستہ روک لیتی ہے تو دوسرے تمام راستے ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ سونا نہیں چاہتا تھا۔ یوں بھی جب وہ سوتا تھا تو بھیانک خواب اسے ڈرانے لگتے تھے

☆ ☆ ☆

ہوسٹن کے خلائی سائنسدان اپنے سامنے بہت سے چارٹ اور نقشے پھیلائے بیٹھے تھے خلائی پرواز ان کے لیے کوئی مسئلہ نہ تھی۔ ان کی اصل جنگ وقت سے تھی جو تیزی سے کم ہو رہا تھا۔ پر لگا کر اڑا تا جا رہا تھا

۔''ہمارے لیے اب اس کے سوا چارہ نہیں کہ ہم خلائی پرواز کے حفاظتی اصولوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ''ٹائی ٹن تھری سی'' کو ایکس آر فالو' راکٹ کے ذریعہ براہ راست آئرن مین ون سے ملا دیں رچرڈ وھیلر نے کہا

۔''براہ راست......'' ایک انجینئر نے تشویش سے پوچھا

۔''ہاں اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم ''ایکس آر فالو'' کو فائر کرنے کے بعد اس کا مدار متعین کریں۔ اسے اس زاویہ سے فائر کیا جائے گا کہ وہ آئرن مین کے مدار پر گردش کرے اور ایسے وقت میں کہ مدار میں داخل ہوتے وقت آئرن مین ون سے اس کا فاصلہ کم سے کم ہو۔ اس کی رفتار بھی آئرن مین سے کچھ زیادہ ہونی چاہیے تا کہ محدود وقت میں رفتہ رفتہ ان کا فاصلہ کم ہو جائے اور وہ آئرن مین ون سے جا ملے اس کام میں سابقہ تجربہ ہمارے کام آنا چاہیے اور ایک سیکنڈ کی تاخیر یا ایک ملی میٹر کا فرق بھی نہیں ہونا چاہیے۔ اسی پر خلانوردوں کی زندگی کا انحصار ہے

''لیکن ہم نے پہلے کبھی یہ تجربہ نہیں کیا۔ جب تک خلائی سیارہ زمین کے مدار پر گردش نہ کرنے لگے اس کا رخ کیسے متعین کیا جا سکتا ہے۔ پرواز کی غلطی کو آزمائش کے بغیر دور نہیں کیا جا سکتا ایک اور انجینئر نے کہا

۔''غلطی ہونی ہی نہیں چاہیے اس لیے کہ غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔ آزمائش کے لیے وقت نہیں ہے۔ اگر ہم نے معمول کو اپنایا تو ہمیں کم سے کم بارہ گھنٹوں کی ضرورت ہوگی جبکہ ہمیں یہ کام اس سے آدھے وقت میں کرنا ہے۔ آکسیجن کی کمی کے پیش نظر

''ہمیں بتایا گیا تھا ایک اور انجینئر نے کہا کہ آکسیجن

....''ہاں وہ ایک اندازہ تھا۔ لیکن اس وقت صحیح صورتحال یہ ہے کہ صرف چند گھنٹے باقی ہیں اور آپ لوگ جانتے ہیں کہ انسانی جسم کو دو منٹ آکسیجن نہ ملے تو کیا ہوتا ہے۔ ہماری ساری جدوجہد بے معنی ہو جائے گی رچرڈ وہیلر نے ان کے منجمد چہروں کو دیکھا۔ وہ سب لوگ جانتے تھے کہ یہ کام کتنا مشکل ہے۔ اندھیرے میں تیر چلانے کے مترادف ''ایکس آر فالو'' کا نظام ذرا مختلف ہے۔ اس میں پرواز کے دوران خلاباز بھی بہت کچھ کر سکتا ہے۔ عموماً" خلا میں پرواز کی غلطیاں زمینی کنٹرول کے خود کار نظام سے درست کر دی جاتی ہیں لیکن اس کے لیے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے''۔ ایکس آر فالو'' میں ڈافرٹی کے سامنے ایک کمپیوٹر ہوگا جو زمین سے دی جانے والی ہدایات کو براہ راست ڈافرٹی تک پہنچائے گا اور ڈافرٹی کو مدار کی سمت اور زاویہ کے علاوہ یہ رفتار کو متعین کرنے کے لیے ان پر عمل کرنا ہوگا۔ چونکہ اس میں دو کی بجائے ایک ہی خلاباز جا رہا ہے اس لیے ڈافرٹی کا کام دگنا ہو گیا ہے۔ اسے حاضر دماغی مہارت اور تجربہ سے کام لیتے ہوئے مشین کی طرح سوچنا اور کام کرنا پڑے گا۔ پرواز کی غلطی کو دور کرنے میں اس کا سب سے زیادہ ہاتھ ہوگا رچرڈ وھیلر نے ایک بار پھر سب کی طرف دیکھا۔ اختلاف کی گنجائش ہی کہاں تھی

☆ ☆ ☆

......''ہمارے کمپیوٹرز کے اعداد وشمار کے مطابق دونوں سیاروں کے درمیان ایک ہی مدار میں کم سے کم فاصلہ اس وقت ہوگا جب ''آئرن

مین ون'' پر مودا پر سے گزرے گا۔ اگر ٹیڈ ڈافرٹی نے پرواز کی مشکلوں کو دور کر لیا تو عین ممکن ہے وہ ہدایات کے بغیر بھی آئرن مین کو ان آنکھوں سے دیکھ کر باقی کام خود کرے۔ اس مشن میں اصل مسئلہ صحیح عدد کا حصول ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ راکٹ انجن کے فائر ہونے کے بعد مطلوبہ بلندی تک پہنچتے ہی انجن بند کر دیا جائے۔ اس کے لیے کمپیوٹر سگنل دے گا لیکن ڈافرٹی اپنے تجربے کے پیش نظر ایک دو سیکنڈ قبل یا تاخیر سے بھی یہ کام کر سکتا ہے بشرطیکہ اسے یقین ہو کہ اب اس کی اور آئرن مین کی بلندی ایک ہو گئی ہے۔ آئرن مین ون کو نظر میں رکھتے ہوئے وہ آسانی سے یہ اندازہ کر سکتا ہے۔ اس کے تجربہ اور مہارت کے پیش نظر یہ بات ممکن نظر آتی ہے۔ کسی اور کے لیے میں اتنے اعتماد سے یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ کوئی اور بات۔ اعتراض یا مشورہ......

کانفرنس میں بیس سے زائد خلائی سائنسداں اور انجینئر شریک تھا اور رچرڈ وھیلر کا منصوبہ ان سب کے ذہن کی مشترکہ جدو جہد کے نتیجہ تھا۔ انہوں نے اعتراضات اور امکانات کو خود ہی رد کر دیا تھا اور ناممکن کو ممکن بنانے پر کمر باندھ لی تھی

ٹیڈ ڈافرٹی کو اس خطرناک پرواز کے لیے ایک مختصر ترین تربیت دی گئی جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ہم ہدایات موصول ہوتے ہی ''ایکس آرفائیو'' کے کنٹرول پر اس کے ہاتھ میکانکی انداز میں کسی تذبذب کے بغیر چلیں۔ اس کا جسم ان ہدایات سے اس طرح آشنا ہو جائے کہ محض اشارہ پر ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر یا کسی شعوری کوشش کے بغیر عمل کرنے لگے۔ اسی طرح جیسے سڑک پر ڈرائیوروں کی آنکھیں کان اور پاؤں کسی ارادے کے بغیر اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ ڈافرٹی تجرباتی ورکشاپ میں ان آلات سے الجھ رہا تھا جو ''ایکس آرفائیو'' کے انداز میں نصب کیے گئے تھے۔ اب تک جو نتائج حاصل ہوئے تھے وہ حوصلہ افزا نہ تھے۔ ڈافرٹی کے لیے ہدایات کے ساتھ عمل کرنا خاصا مشکل ثابت ہو رہا تھا۔ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر تھک چکا تھا۔ چند منٹ کے لیے اس نے اپنی سیٹ بیلٹ کھولی اور باہر نکل آیا

''آخری بار محض چار سیکنڈ کی تاخیر ہوئی لیکن اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم ''آئرن مین ون'' سے بیس میل اِدھر اُدھر ہو گئے چارلس کیتھ نے کہا

''تم.....؟'' ڈافرٹی نے کہا

''ہاں میں ملٹری جیٹ سے پہنچا ہوں اور ایک گھنٹے بعد مجھے واپس کیپ کینیڈی پہنچنا ہے کیتھ نے کہا''۔ معلوم نہیں اب تک میرے ذہن اور جسم کے درمیان ہم آہنگی کیوں پیدا نہیں ہوئی۔ ہدایات جتنی تیزی سے موصول ہوئی ہیں میں اتنی تیزی سے ان پر عمل نہیں کر سکتا ڈافرٹی نے کہا

''ٹیڈ۔ میں تمہاری کارکردگی سے مطمئن ہوں۔ دراصل تم دو آدمیوں کا کام کر رہے ہو چارلس کیتھ نے کہا''۔ تھوڑی سی محنت اور مشق کے بعد تم کامیاب ہو جاؤ گے

''چاہتا تو میں بھی یہی ہوں ڈافرٹی نے کہا

''یہ ایک ریہرسل ہے۔ جب اصل وقت آئے گا تو تم خود اپنی کارکردگی حیران رہ جاؤ گے۔ انسانی ذہن جس کام کو عام حالات میں ناممکن سمجھتا ہے ہنگامی حالات میں وہ کام کر گزرتا ہے کیتھ نے کہا''۔ اس مشن میں تم اکیلے سب کچھ کرو گے اور تم کر لو گے۔ مجھے معلوم ہے

''تھینک یو چارلس ڈافرٹی نے کہا وہ دونوں آہستہ آہستہ جہاز کی طرف چلنے لگے۔ کیتھ نے چھ جیٹ انجن والے ''ٹی انٹیس'' جہاز میں

قدم رکھا اور چند سیکنڈ بعد آسمان میں اس کی گرج باقی رہ گئی۔ طیارہ اوجھل ہو گیا۔ ڈافرٹی نے گھڑی دیکھی۔ اس کی سوئیاں مسلسل چل رہی تھیں۔ اس کا دل چاہا وہ گھڑی کو اٹھا کر زمین پر دے مارے۔ کسی الو کے پٹھے نے وقت ایجاد کیا اور اس کا حساب رکھنے کی ضرورت محسوس کی۔ اب اگر وہ چاہے بھی تو گھڑی کی سوئیوں کو نہیں روک سکتا۔ سارے کرہ ارض پر کروڑوں انسانوں کے ہاتھوں پر گھروں سے باہر چھوٹی بڑی ساری سوئیاں ایک ہی طرح چل رہی ہیں

☆ ☆ ☆

تینوں خلانورد تقریباً" ایک ساتھ نیند سے بیدار ہوئے۔ سوتے ہوئے ان کے کانوں پر ہیڈ سیٹ رہتے تھے اور انہیں جگانے کے زمینی کنٹرول سے ایسے سگنل دیے جاتے تھے جو ان کے کان میں سائرن کی طرح گونجتے تھے اور وقفہ وقفہ سے ان کی آواز اونچی نیچی ہوتی رہتی تھی۔ اسی طرح جیسے ہوائی حملے کے خطرہ کی خبر دی جاتی ہے۔ والٹر نے سب سے پہلے آنکھیں کھولیں۔ وہ محض آنکھیں بند کیے پڑا تھا'' ۔بند کرو اس بکواس کو اس نے ہیڈ سیٹ اتارتے ہوئے کہا'' ۔میں جاگ رہا ہوں

''سوری والٹر آپریٹر نے زمینی کنٹرول سے سگنل بند کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر کورنی کی سخت ہدایات کے مطابق آپریٹر فرینک پیرو نے لہجے کو دھیما اور شائستہ رکھتے ہوئے کہا'' ۔آپ لوگ غالباً" ناشتہ وغیرہ کرنا پسند کریں گے۔ چند منٹ بعد ہم پھر رابطہ قائم کریں گے جیمز اور اسٹون نے اپنے دانت صاف کیے اور منہ دھویا۔ اسٹون نے بٹن دبا کر گرم پانی سے کافی تیار کی۔ فاضل پانی اور پیشاب وغیرہ کو انہوں نے بٹن دبا کر گرم پانی سے کافی تیار کی۔ فاضل پانی اور پیشاب وغیرہ کو انہوں نے بٹن دبا کر خلا میں چھوڑ دیا جہاں وہ فوراً" جم کر برف بن گیا اور یہ۔۔۔ برف کے ٹکڑے ان کے ساتھ تیرنے لگے۔ چند منٹ بعد انہوں نے اپنے ٹی وی کیمروں کا رخ متعین کر کے زمین کے اس طوفان کی تصویریں ارسال کیں جس نے اپنا رخ بدل لیا تھا۔ خلائی مرکز نے انہیں بچانے کے لیے سائنسدانوں کی کوششوں کے نتائج سے آگاہ کیا۔ حالات بے حد امید افزا تھے اور کامیابی کے امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی قسم کے شبہ کی گنجائش باقی نہ تھی

کافی پیتے ہوئے اسٹون نے محسوس کیا کہ جیمز متفکر ہے۔ وہ مضمحل اور اور افسردہ نظر آتا تھا'' ۔جم کیا بات ہے کیا سوچ رہے ہو اسٹون نے پوچھا

''کوئی خاص بات نہیں اسٹون کبھی کبھی یونہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ مجھے اس شوق سے کیا حاصل ہوا۔ صرف خوف، پریشانی اور مشقت اور مجھے ہی نہیں میرے خاندان کو بھی میرے اس جنون کا خمیازہ بھگتنا پڑ رہا ہے۔ میری بیوی ڈرتی ہے کہ نہ جانے کب وہ بیوہ ہو جائے اور اس کے بچے یتیم ہو جائیں۔ یوں بھی میں نے خلائی مشن میں شامل ہو کر بہت کم وقت گھر میں گزارا ہے۔ میں پہلے خلانورد ہوں اس کے بعد ایک شوہر یا باپ اسٹون نے اس کی تردید نہیں کی۔ اس میں تردید کی کوئی بات ہی نہ تھی

''اور جانتے ہو میرے مقابلے میں کمرشیل پائلٹ کیا کما رہے ہیں۔ ایک لاکھ ڈالر سالانہ سے بھی زیادہ۔ حالانکہ میرا تجربہ بہت زیادہ ہے۔ میں ہر قسم کے جہاز اڑا چکا ہوں اور بوئنگ جیسے جہاز بھی میرے لیے کھلونے کی حیثیت رکھتے ہیں مگر میں صرف قومی ہیرو ہوں۔ بس، میری

جیب خالی ہے۔ میرا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ کیونکہ میں بوڑھا ہو رہا ہوں۔ آہستہ آہستہ میرے بال سفید ہو رہے ہیں۔ کوئی میری اصل عمر کو نہیں دیکھتا۔ میرے حوصلے کو نہیں دیکھتا۔ اگر آج میں بالوں کو سیاہ کرلوں اور نوجوان نظر آنے لگوں تو یہی لوگ مجھے مریخ پر بھیجنے کے لیے بھی تیار ہو جائیں گے ورنہ۔ ''وہ ہنسا''۔ ورنہ وہ مجھے بڑے اعزاز کے ساتھ رخصت کردیں گے۔ مسٹر جیمز تھینک یو ویری مچ قوم کو آپ پر فخر ہے آپ نے اپنا فرض ادا کردیا۔ اب آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔ آرام بات وہی ہے کہ میاں بہت ہو چکی۔ اب کسی اور کو آنے دو تمہیں بڑھاپے نے بے کار کردیا ہے۔ خلائی نظام کی اس مشین کو نئے پرزے کی ضرورت ہے

''بکواس بند کرو والٹر نے کہا'' ۔تمہیں اپنا مستقبل پسند نہیں تو خودکشی کرلو۔ تمہاری زندگی تمہارے اپنے ہاتھ میں تھی اور ہے

''ہاں مگر آئندہ نہیں ہوگی۔ میں نہیں چاہتا کہ مجھے گھسا ہوا پرزہ سمجھ کر پھینک دیا جائے۔ میں ابھی ناکارہ نہیں ہوا ہوں۔ نہ جسمانی طور پر نہ ذہنی طور پر جیمز نے کہا۔ ''لیکن اس کا فیصلہ مجھے نہیں کرنا ہے

''ہاں اس لیے کہ اس حقیقت کو کوئی تسلیم نہیں کرتا۔ کیونکہ یہ بہت تلخ ہوتی ہے والٹر نے کہا

''مگر وقت آیا تو میں خود ہی کرلوں گا۔ میں... اور ہم انتہا درجے کے حقیقت پسند ہیں۔ یہ بات نہ ہوتی تو ہم کبھی خلانورد نہ بنتے

''جیمز تمہیں اس ماہر نفسیات نے ایک سفید کاغذ دکھایا ہوگا اور پوچھا ہوگا تمہیں کیا نظر آتا ہے اسٹون نے کہا

''ہاں میں نے کہا تھا صرف ایک کورا کاغذ اور کچھ نہیں

''معلوم ہے میں نے کیا کہا تھا والٹر نے اچانک کہا۔ میں نے کہا۔ مجھے برف سے ڈھکے ہوئے میدان نظر نہیں آتے ہیں۔ لیکن اس سفید چادر کے نیچے سرسبز گھاس ہے اور جب برف پگھلے گی تو سفید رنگ کی جگہ ہرے بھرے سبزہ زار لے لیں گے

''اور پھر بھی اس نے تمہیں پاس کردیا اسٹون نے پوچھا

''ہاں میرا خیال ہے اس نے غلط فیصلہ کیا۔ میں اس کام کا اہل نہیں تھا

''یہ صرف تمہارا خیال ہے۔ وہ لوگ غلط فیصلے نہیں کرتے جیمز نے کہا

''واقعی۔ '' والٹر ہنسا۔ پھر اسٹون ہنسنے لگا۔ آخر میں جیمز ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ان کے قہقہے خلا میں گونجنے لگے۔ کیلی فورنیا کے خلائی اسٹیشن سے آپریٹر کی آواز نے انہیں خاموش کردیا'' ۔ ہلو آئرن مین والٹر کا کیا حال ہے

''فائن جیمز نے حیرت سے کہا۔ صرف والٹر کے بارے میں کوئی سوال کرنا دانشمندی کے تقاضوں کے خلاف تھا۔ والٹر کا ردعمل شدید بھی ہوسکتا تھا

''ان سے کہو بائیں جانب نیچے دیکھیں۔ زمین کی طرف آپریٹر نے کہا۔ والٹر نے نیچے دیکھا۔ زمین پر روشنی کی ایک چمک سی نظر آئی۔ پھر وقفہ وقفہ سے یہ روشنی جلتی بجھتی رہی۔ جیسے ستارے ٹوٹتے ہیں

''یہ سان ڈیاگو ہے والٹر۔ تمہارا وطن، تمہارا شہر آپریٹر نے کہا'' ۔تمہارے ہم وطن تمہیں خوش آمدید کہہ رہے ہیں

''ہم وطن'' اوالٹر نے تلخی سے کہا'' ۔اپنے اپنے گھروں میں ۔آسودہ بے فکر لوگ زندگی کے ہنگاموں میں گم ۔میں اس خوش آمدید پر لعنت بھیجتا ہوں ۔خدا حافظ کہنے کے بجائے خوش آمدید کہنا ان حالات میں کتنا سنگین مذاق ہے

☆ ☆ ☆

کرنل سیڈلر اپنے ہاتھوں میں ایک کتاب تھامے کھڑا تھا جس کے پھٹے ہوئے صفحے اب ہوا میں اڑ رہے تھے اور چارلس لانچ پیڈ نمبر اکتالیس کے قریب طیش کے عالم میں کھڑا تھا'' ۔کرنل بھول جاؤ کہ ان صفحات میں کیا لکھا تھا ۔سمجھے ۔ اگر تم لفظ بہ لفظ ان ہدایات پر عمل کرنے لگے تو تمہاری ساری جدوجہد کا حصول تین لاشیں ہوں گی ۔تمہارا خود کار نظام کس لیے ہے ۔کس دن کے لیے ہے ۔احتیاط آزمائش، اطمینان یہ سب بکواس کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھو ۔راکٹ کو جوڑو اور فائر کر دو ۔یاد رکھو کہ میں نے صرف تمہاری یقین دہانی پر صدر سے وعدہ کیا ہے

کرنل سیڈلر نے صرف اتنا کہا تھا کہ ہر کام خلائی پرواز کے اصولوں کے مطابق ہو رہا ہے ۔خلائی پرواز سے قبل ہر مرحلے میں فنی خرابیوں اور غلطیوں کی نشاندہی ایک خود کار نظام کرتا تھا ۔اگر کوئی پرزہ غلط لگ جائے کہیں کوئی نقص رہ جائے تو وارننگ لائٹس کا رنگ سرخ ہو جاتا تھا اور اس خرابی کے دور ہوتے ہی سرخ رنگ کی جگہ سبز روشنی لے لیتی تھی ۔مزید احتیاط کے طور پر اور خود کار نظام میں خرابی کے امکانات کو مدنظر رکھتے ہوئے سائنسدانوں اور انجینئیروں کے لیے تکمیل کے ہر مرحلے میں آزمائش اور اطمینان کر لینے کی خصوصی ہدایات تھیں ۔کیتھ نے انہی ہدایات سے متعلق صفحات کو پھاڑ کر پھینک دیا تھا ۔اب سیڈلر کو صرف خود کار نظام پر بھروسہ کرنا تھا اور خود کار نظام بھی ایک پیچیدہ مشینی نظام تھا ۔اس میں بھی خرابی پیدا ہونے کے امکانات تھے ۔اگر اس نے کسی فنی نقص یا غلطی کی نشاندہی نہ کی تو۔ سیڈلر کو اس سوال کا جواب نظر انداز کر دینا تھا ۔نتیجہ کچھ بھی ہو ۔اس نے کتاب کو بغل میں دبایا اور پریس کلب بلڈنگ کی طرف چل پڑا ۔راستے میں اس نے کتاب کو کھول کر دیکھا ۔جگہ جگہ سے صفحے نوچ دیے گئے تھے ۔ اس طرح کہ ''بے کار'' صفحات کے ساتھ کار آمد صفحات بھی نکل گئے تھے ۔ایک ٹھنڈی سانس بھر کر اس نے کتاب کو کوڑے کے ایک ٹن میں ڈال دیا

پریس کلب بلڈنگ میں بیس نامہ نگار کئی گھنٹوں سے مسلسل انتظار میں بیٹھے تھے ۔کافی اور سگریٹ پیتے پیتے ان کے اعصاب جواب دینے لگے تھے ۔ان میں سے بہت سے چوبیس گھنٹوں کے دوران ایک منٹ کے لیے بھی نہیں سوئے تھے ۔ان کی داڑھی بڑھی ہوئی تھی اور وہ بھاری سر اور متورم آنکھوں کے ساتھ پریس کلب کے صوفوں پر آڑے ترچھے لیٹے ہوئے تھے ۔وائٹ ہاؤس کے پریس روم کے حکام جیسے سو گئے تھے ۔اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی ۔مگر یہ دوسرا فون تھا جس کا تعلق وائٹ ہاؤس سے نہ تھا ۔وہ سرخ فون جس کی گھنٹی پر ان کے کان لگے ہوئے تھے خاموش پڑا تھا

''پریس کلب ایک صحافی نے بے دلی سے جواب دیا ۔دوسرے نامہ نگاروں نے اس کے چہرے کا رنگ بدلتے دیکھا اور مستعد ہو کر بیٹھ گئے ۔ٹیلی فون پوسٹ کے نمائندے بل نواسلوسکی کے ہاتھ میں تھا'' ۔ہاں میں سن رہا ہوں اس نے انگلی کے اشارے سے دوسروں کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا ۔وہ سب اس کے گرد جمع ہو گئے'' ۔ہاں کیا ۔ ایک اور خلائی جہاز ۔یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔آئرن مین کے مدار میں چند نامہ نگاروں اور صحافیوں کے منہ سے بے ساختہ گالی نکلی یہ لوگ ہم کو بے وقوف بنا کر غلط خبریں دیتے رہے ہیں'' ...ہم یہاں بیٹھے رہ گئے اور جہاز خلا میں پہنچ گیا

''کیتھ نے غلط بیانی کی

''خدا کے لیے چپ رہو بل نے فون پر ہاتھ رکھ کر کہا

''اچھا کب۔ آئرن مین ون سے جا ملے گا رائٹ اس نے فون بند کر دیا

''ایک خلائی جہاز مدار میں ہے اور عنقریب آئرن مین ون سے جا ملے گا۔ زمین کے بہت سے خلائی اسٹیشنوں نے اس کی نشاندہی کی ہے بل نے کہا

''کیا بتایا تم نے بل۔ کب ملے گا یہ اپالو جہاز آئرن مین ون سے۔ ''ایک نامہ نگار نے کہا

''اپالو۔ ایکس آر فالو بے وقوف دوسرے نے کہا

''نہیں نہ یہ اپالو ہے۔ نہ ایکس آر فالو۔ یہ ایک روسی خلائی جہاز ہے سویوز

''یہ جھوٹ ہے ایک رپورٹر نے چیخ کر کہا۔

......لیکن یہ جھوٹ نہیں تھا۔ روسی سائنسدانوں کو معلوم تھا کہ آئرن مین کے خلانورد مصیبت میں ہیں''۔ آئرن مین'' کے خلائی جہاز ایس فور بی سے الگ ہو جانے کے بعد سے روسی خلائی تحقیقاتی مرکز بیکانور کے سائنسدان مسلسل ''آئرن مین ون'' کی گردش کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ فضا میں آہنی مینار دیوزادوں کی طرح کھڑے تھے اور عین اس وقت جب امریکی خلاباز بغداد سے تین سو میل شمال مشرق اور تہران سے تین سو پچاس میل جنوب مغرب سے گزر رہے تھے بیکانور کے زیر زمین خلائی کنٹرول میں ایک شخص پرواز سے قبل آخری لمحات شمار کر رہا تھا۔ ہمیشہ کی طرح فولادی مینار کے شکنجے میں جکڑا ہوا سویوز راکٹ پرواز کے لیے پر تول رہا تھا۔ زمین سے آٹھ سو فٹ اوپر راکٹ کے آخری حصے میں کرنل آندرے پوکالوف خلا میں بیٹھا تھا۔ اس خلائی جہاز کا ہر پرزہ اس کا جانا پہچانا تھا۔ وہ اس میں بارہا پرواز کر چکا تھا اور اب بھی اسے خود پر اور اپنے سائنسدانوں پر مکمل اعتماد تھا کہ اس کی پرواز کامیاب ہو گی''۔ تین...دو...ایک... صفر فائر''..راکٹ آگ برساتا فضا میں بلند ہوا۔ چند سیکنڈ بعد کرنل پوکالوف نے زمین کو اطلاعات فراہم کرنی شروع کیں''۔ آل او کے

اب تک تمام روسی خلائی جہاز خط استوا سے ۶۵ درجے کے زاویے پر پرواز کرتے تھے۔ ان کے مقابلے میں امریکی خلائی جہازوں کا زاویہ تیس سے پینتیس درجے کے درمیان رہتا تھا۔ کرنل آندرے پوکارلوف کا خلائی جہاز'' تیرہ لاکھ تین ہزار پونڈ ایندھن خرچ کر چکا تھا۔ ایک سیکنڈ اور گزر جانے کے بعد راکٹ کا پہلا حصہ الگ ہو گیا۔ جس کا وزن ۷۵ ہزار پونڈ تھا۔ چار سیکنڈ بعد راکٹ کے دوسرے حصے نے کام شروع کر دیا۔ اس کے دونوں انجنوں کی مجموعی طاقت ایک لاکھ پچاس ہزار پونڈ تھی اور یہ ایک سیکنڈ میں پانچ سو پونڈ ایندھن خرچ کرتے تھے اور انہیں دو سو دو اعشاریہ چھ سیکنڈ تک چلنا تھا۔ روانگی کے وقت خلائی جہاز کا کل وزن پندرہ لاکھ دس ہزار پونڈ تھا دوسرے اسٹیج کے راکٹ کے فائر ہونے کے بعد یہ وزن صرف ایک لاکھ اکتیس ہزار سات سو پونڈ رہ گیا

پرواز کے تین منٹ اڑسٹھ سیکنڈ بعد انجن بند ہو چکے تھے اور کرنل آندرے پوکالوف خلائی مدار میں گردش کر رہا تھا۔ آئرن مین کے تعاقب میں۔ سویوز الیون کی پرواز ہر لحاظ سے کامیاب تھی۔ زمین سے اس کا کم سے کم فاصلہ ایک سو اکیس میل رہتا تھا اور زیادہ سے زیادہ بلندی دو سو میل کے

اوپر۔ مدار میں اس کا کل وزن تیس ہزار چار سو پونڈ تھا اس میں دو ہزار پونڈ وزن اس راکٹ کا تھا جو واپسی کے لیے تھا اور بارہ ہزار چھ سو پونڈ وزن اس کے ایندھن کا۔ باقی وزن چار خلانوردوں کے لیے آکسیجن اور دوسری ضروریات کا تھا۔ روسیوں کے نقطہ نظر سے خلائی جہاز کی کم سے کم بلندی زیادہ اہمیت رکھتی تھی جب ہی وہ آئرن مین کے قریب ترین پہنچنے کی کوشش کر سکتے تھے اور روسیوں کے لیے اس کا امکان اس وقت تھا جب امریکی خلائی جہاز ''آئرن مین ون'' ہندوستان کے شہر جودھپور کے اوپر سے گزرے۔ سویوز الیون کی پرواز میں مکمل راز داری برتی گئی تھی اور وزیر اعظم نتائج کے منتظر تھے۔

ماسکو میں روسی وزیر اعظم ایک ایسی تقریب میں مہمان خصوصی تھی جو ریاستہائے متحدہ اور روس کے درمیان آواز سے تیز رفتار مسافر بردار ہوائی جہازوں کی پرواز کا افتتاح کرنے کے لیے منعقد ہو رہی تھی۔ ان کے ایک خصوصی مشیر نے انہیں سویوز الیون کی کامیاب پرواز کی اطلاع تو وہ صرف چھ منٹ کے لیے اٹھ کر گئے اور مسکراتے ہوئے واپس آ گئے۔ ''ٹھیک ہے انہوں نے سوچا''۔ ان خلانوردوں کے لیے زندہ زمین پر لوٹ آنا ایک معجزہ ہوگا اور ہم انہیں بڑے اہتمام کے ساتھ روسی خلائی جہاز دکھائیں گے۔ ان کی میزبانی میں کوئی کمی نہیں رکھیں گے

''جناب والا۔ کیا آپ ان تین بدنصیب امریکی خلانوردوں کے بارے میں سوچ رہے ہیں ایک جاپانی صحافی نے سوال کیا

''کیا آپ کو اس عمر میں ان کے اس انداز سے مر جانے کا دکھ ہے۔'' ''فرانسیسی نمائندے نے پوچھا''۔ روسی حکومت کا اس حادثہ پر کیا ردعمل ہوگا۔ ''اٹلی کے صحافی نے سوال کیا

وزیر اعظم نے کامل اطمینان سے باری باری تینوں کی طرف دیکھا''۔ آپ لوگ ضرورت سے زیادہ جذباتی ہو رہے ہیں۔ ابھی وہ زندہ ہیں مگر آپ سب نے انہیں مردہ فرض کر لیا ہے

''آپ کے خیال میں ان کی زندگی کے امکانات ہیں۔ میرے خیال میں تو یہ ناممکن ہے اٹلی کے نمائندے نے کہا

''یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے خیال کی بنیاد یقین پر ہے وزیر اعظم نے مسکرا کر کہا''۔ آپ کے اپنے یقین پر

''جناب والا۔ میرا مطلب آکسیجن کی مقدار سے تھا اٹلی کے نمائندے نے وضاحت کی کوشش کی

''یہ تو بہت معمولی مسئلہ ہے اور، اور میں سمجھتا ہوں کہ امید کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے روسی وزیر اعظم نے محتاط انداز میں ایک ایک لفظ کو تولتے ہوئے کہا۔ نہ اقرار نہ انکار۔ ایک کامیاب سیاستداں ہونے کی دلیل۔ الفاظ کا کھیل

''آپ کیا امید کرتے ہیں فرانسیسی صحافی نے پوچھا''۔ میرا مطلب آپ کی ذات سے نہیں ہے

''امید کسی بھی بات کی ہو سکتی ہے۔ ناممکن ہو یا ممکن۔ ہمارے ''سویوز'' خلائی جہاز ایک عظیم تخلیق ہیں۔ روسی سائنسدانوں کی فی الحال میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ ہم۔ ہمارے یہ سائنسداں کیا کرنے کے اہل ہیں لیکن مجھے ان پر بھروسہ ہے وزیر اعظم نے کہا۔ یہ ایک واضح اشارہ تھا لیکن یہ کوئی سرکاری اعلان نہیں تھا۔ یہ اخباری صحافی اور نمائندے سیاست دانوں کی صورت دیکھ کر اور ان کی آواز کے لہجے سے جو قیاس آرائی کرتے تھے وہ عموماً ''درست ہوتی تھی۔ ماسکو سے ٹیلیگراف اور ٹیلی پرنٹر کے رابطے ان قیاس آرائیوں اور تبصروں کو ساری دنیا میں پھیلا رہے تھے۔ لیکن ان میں

سویوز الیون کا کہیں ذکر نہ تھا۔

مشن کنٹرول میں تینوں خلانوردوں کی بیویاں انتظار کے لمحات شمار کر رہی تھیں۔ ان کے چاروں طرف سائنسدان اور انجینئر اپنے اپنے کام میں مصروف تھے۔ ہیڈ سیٹ چڑھائے کمپیوٹرز کے سامنے بیٹھے، بینکڑوں ڈائلوں اور پیچیدہ برقی آلات میں الجھے ہوئے۔ کرسیوں پر سوئے ہوئے۔ فرش پر لیٹے ہوئے۔ تکان سے چور خاموش مگر پرامید بے آواز قدموں سے ادھر ادھر آتے جاتے انہیں مسکرا کر سر جھکا کر سلام کرتے ہوئے نہ جانے کون کیا تھا۔ وہ صرف چند صورتوں سے آشنا تھیں۔ لیکن انہیں معلوم تھا کہ وہ سب اس مربوط خلائی نظام کا ایک حصہ ہیں اور ان کے شوہروں کو خلا سے چھین کر زمین پر لانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اتنے میں رچرڈ وہیلر اندر آیا

''میں آپ کو بتادوں کہ اس ملاقات کا مقصد کیا ہے۔ ممکن ہے آپ کو ان کے چہرے تکان زدہ یا مایوسی سے لٹکے ہوئے نظر آئیں لیکن آپ کو پراعتماد نظر آنا ہے۔ بالکل مطمئن۔ ان کا اعتماد بحال کرنے کے لیے آپ کی صورت پر امید کی روشنی انہیں نیا حوصلہ دے گی رچرڈ وہیلر نے کہا''۔ وہ ہماری بات پر یقین کے لیے مجبور ہیں لیکن آپ کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر وہ ہماری باتوں کو مجبوراً ''انہیں یقیناً'' تسلیم کرلیں گے

جیمز کی بیوی اٹھ کھڑی ہوئی''۔ اس تقریر کی کوئی ضرورت نہیں ہمیں اپنا فرض معلوم ہے

''آل رائٹ، آیئے وہ رچرڈ وہیلر کے ساتھ مشن کنٹرول کے آپریشن روم میں داخل ہوئی۔ اسی وقت دیوار پر پھیلے ہوئے اسکرین پر جیمز کا چہرہ نمودار ہوا۔ وہ اسے دیکھ کر ڈر گئی۔ یوں جیسے وہ انسان کا نہیں کسی دیو کا چہرہ ہے آٹھ فٹ لمبے چھ فٹ چوڑے اسکرین پر'' فرینک باہر سے رچرڈ وہیلر نے ناراضگی سے کہا''۔ ٹی وی مانیٹر''

پس سر وسیع و عریض اسکرین سے جیمز کا عکس ٹی وی کے اسکرین پر آ گیا۔ لمحے بھر کے لیے وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتے رہے۔ یوں جیسے ان کے درمیانی فاصلے نے انہیں ایک دوسرے کے لیے اجنبی بنا دیا ہے۔ پھر وہ مسکرائی۔ ''جم اس کی آواز پورے آپریشن روم میں ہر اسپیکر پر سنائی دی۔ اس نے حیرت سے فرینک کی طرف دیکھا۔ اس نے سر پر ہاتھ مارا''۔ سوری فرینک نے باقی اسپیکر بند کرتے ہوئے کہا''۔ پتہ نہیں میرا دماغ کیوں غیر حاضر ہے

''سیلیا، سب خیریت ہے نا۔ بچے کیسے ہیں جیمز نے کہا''۔ سب مزے میں ہیں۔ تم آ کر خود ہی دیکھ لینا وہ ہنسی ہدایات کے مطابق لیکن جیمز کی ہنسی۔ جسے وہ کئی سال سے جانتی تھی۔ شکست اور مایوسی کا مظہر تھی شاید وہ بھی اس کا حوصلہ بڑھانے کے لیے ہنس رہا تھا

''جم، ٹیڈ کہتا ہے وہ تمہیں چند گھنٹوں میں واپس لے آئے گا۔ مجھے معلوم ہے وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا سیلیا نے کہا۔ مگر وہ جانتی تھی کہ وہ خود جو کچھ کہہ رہی ہے کسی یقین کے بغیر کہہ رہی ہے

والٹر لائڈ نے جیمز اور اسٹون کی بیویوں کی گفتگو کے دوران اپنے آپ پر قابو پانے کی سخت جدوجہد جاری رکھی۔ اسے اس ساری رسمی کارروائی سے وحشت ہو رہی تھی۔ بالآخر اس نے اپنی بیوی کو دیکھا اور اس کی آواز سنی۔ وہ اس کی رسمی باتیں برداشت کرتا رہا مگر جیسے ہی اس نے اپنی ہاتھوں میں لپٹے ہوئے کاغذ کو کھول کر پڑھنا شروع کیا اس کی قوت برداشت جواب دے گئی''۔ ڈارلنگ میں نے ایک خط لکھا ہے سنو''۔ جناب صدر

ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جو آپ کے احکامات کی تعمیل میں اور آپ کی خواہش کے مطابق امریکن سائنسدانوں کی ان کوششوں کا شکریہ ادا کر سکیں جو

''یہ کیا بکواس ہے اس نے غصے سے کہا''۔اپ سب نے ہمارے شوہروں کو بچانے کے لیے کیں وہ پڑھتی گئی''۔آپ نے

''تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔ ''والٹر نے کہا''۔کیسی کوشش کس کی کوشش یہ سب ڈرامہ ہے۔ہمیں بے وقوف بنانے کے لیے اور اس تباہی کا ذمہ دار میں ہوں۔میں صدر کو بھی یہ معلوم ہے اور تم اسے خط لکھ رہی ہو۔تم ایک مجرم کی بیوی ہو کر''...والٹر کی بیوی نے اپنے شوہر کے چہرے پر اندرونی کرب کا عکس دیکھا۔اس سے زیادہ سننا یا برداشت کرنا اس کے لیے ممکن نہیں تھا۔اس نے ہیڈ سیٹ اتار دیا''۔والٹر گڈ بائی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔فرینک نے مانیٹر کو بند کر دیا مگر بالکل غیر ارادی طور پر اس کا ہاتھ دوسرے بٹن کی طرف بڑھا اور دیوار کے پھیلے ہوئے اسکرین پر پھر والٹر کا وحشت زدہ جنونی چہرہ نمودار ہو گیا۔وہ اپنی بیوی کو پکار رہا تھا۔وہ دروازے تک جا کر پلٹی جیمز اور اسٹون نے والٹر کو اپنی گرفت میں لے لیا تھا اور وہ آزاد ہونے کی جدوجہد کر رہا تھا۔بیٹی والٹر کا چہرہ سفید ہو گیا''۔بیٹی ڈارلنگ میں نے کچھ نہیں کیا۔خدا کی قسم۔میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا وہ مچل رہا تھا''۔جیمز سور کے بچے۔حرامزادے اسٹون نے بڑی مہارت سے انجکشن اس کے بازو میں داخل کر دیا۔وہ چلایا''تم مجھے مارنا چاہتے ہو۔قتل کرنا چاہتے ہو۔میں بے گناہ ہوں آہستہ آہستہ اس کی آواز مدھم پڑ گئی''۔میں خدا کی قسم....یسوع مسیح کی قسم....میں بے قصور ہوں....مجھے افسوس ہے... مگر میں بے گناہ جیمز اور اسٹون نے اسے سیٹ پر لٹا کر بیلٹ سے باندھ دیا''۔ہلو آرن مین فرینک نے کہا۔اس آخری غلطی نے اس کے حواس منتشر کر دیے تھے

''تم سے کس الو کے پٹھے نے کہا تھا کہ اس کی بیوی کو یہاں لاؤ جیمز نے کہا۔والٹر کی بیوی نے باہر نکلتے نکلتے سنا''۔جیمز ہمارا یہ مقصد نہیں تھا۔لیکن اب اس کا ہوش میں آنا تمہارے لیے خطرناک ہو سکتا ہے۔اسے سلائے رکھو۔وہ پاگل ہو چکا ہے بیٹی والٹر نے یہ آخری بات بھی سنی پھر آنسوؤں کے سیلاب نے ہر بند توڑ دیا۔وہ باہر بھاگی''۔اوہ والٹر،والٹر انہوں نے تمہیں مار دیا''۔وہ چلائی اور رچرڈ وہیلر کے ہاتھوں میں گر کر بے ہوش ہو گئی۔اس کے ہونٹ آہستہ آہستہ ہل رہے تھے''۔وہ وہ بے گناہ ہے وہیلر نے اسے ایمبولینس میں سیلیا اور ٹریسا کی نگرانی میں دے دیا



میرٹ ایئرپورٹ طوفانی ہواؤں کی زد میں تھا۔ اسی میل فی گھنٹے کی رفتار سے چلنے والی ان ہواؤں نے ٹی وی اور ریڈیو کے نمائندے رابن کے لیے ساری کارروائی کو بے حد سنسنی خیز بنا دیا تھا۔ ایئرپورٹ تک وہ اپنے جہاز میں پہنچا تھا اور راستے بھر طوفان کی شدت کے مناظر دکھاتا اور ان پر تبصرہ کرتا رہا تھا۔ لاکھوں امریکن اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے اس خطرناک موسم میں ایک ایسی مہم کا آغاز دیکھنے کے لیے دم سادھے بیٹھے تھے جس کی کامیابی پر تین خلانوردوں کی زندگی کا سوال تھا۔ لیکن سوال صرف تین انسانوں کی موت کا نہیں تھا۔ یہ پوری امریکن قوم کے لیے ایک چیلنج تھا۔ کیا وہ سب کے سب مل کر ان افراد کو واپس زمین پر نہیں لا سکتے جنہوں نے اپنی زندگی کو اپنی قوم کے ایک مشن کی نذر کر دیا تھا۔ طوفان کا زور ساحل کے قریب زیادہ تھا۔ لہریں کئی میل آگے تک بڑھ آئی تھیں۔ گزشتہ ساٹھ سال کی تاریخ میں ایسا طوفان کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ تمام ساحلی تفریحی مقامات ویران پڑے تھے

اور اس طوفانی موسم میں ٹیڈ ڈافرٹی نے فطرت کا یہ چیلنج منظور کر لیا تھا۔ اسے ایک ہیلی کوپٹر سے ''ایکس آر فالو'' راکٹ کو لٹکا کر کیپ کینیڈی پہنچانا تھا۔ رابسن نے خلائی جہازوں کی لاتعداد پروازیں دیکھی تھیں لیکن یہ پرواز ان سب سے انوکھی تھی۔ کسی ہیلی کوپٹر میں کبھی اتنا بیش قیمت سامان اس انداز سے نہیں لے جایا گیا تھا۔ دوربین کی مدد سے رابسن نے دیو پیکر ہیلی کوپٹر کو بلند ہوتے دیکھا۔ سرخ رنگ کا ''ایکس آر فالو'' راکٹ ہوا میں جھول رہا تھا مگر ٹیڈ ڈافرٹی کے ماہر ہاتھوں میں ہیلی کوپٹر سیدھی پرواز کر رہا تھا۔ تند و تیز ہواؤں اور جھومتے ہوئے وزن کے باوجود اس کا توازن برقرار تھا۔ پھر جہاز نیو فاؤنڈ لینڈ ہاربر اور بنانا ریور پر سے گزرتا بالآخر ریل کی پٹری کے متوازی چلنے لگا۔ رفتہ رفتہ اس کی بلندی کم ہونے لگی۔ ریلوے لائین پر ایک سیدھا کھلا ٹریلر کھڑا تھا۔ ہیلی کوپٹر ایک ایک انچ نیچے آتا گیا یہاں تک کہ اس دیو پیکر راکٹ نے ٹریلر کے فرش کو چھو لیا۔ بڑی مہارت سے ٹیڈ افرغٹی نے اسے ٹریلر کے متوازی کیا اور اتنے آرام سے لٹا دیا جیسے وہ شیشے کا بنا ہوا ہے۔ ٹریلر آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ چند سوگز کے فاصلے پر کیپ کینیڈی کا لانچ پیڈ نمبر اکتالیس اس کے لیے چشم براہ تھا۔ ہیلی کوپٹر نے اپنا رخ بدلا اور مشن کنٹرول کے قریب اتر گیا جہاں چارلس کیتھ ایک ایک لمحے کی کارروائی سن اور دیکھ رہا تھا مگر پھر بھی دوربین تھامے کھڑا تھا۔ کروڑوں امریکنوں کی طرح اس نے بھی اطمینان کا سانس لیا۔ کامیابی کی طرف پہلا قدم غلط نہیں پڑا تھا۔ ایک معمولی سا حادثہ۔ ذرا سا جھٹکا بھی تھوڑا سا نقصان کر سکتا تھا

طوفان کی شدت میں دم بدم اضافہ ہو رہا تھا۔ بے شک طوفان اس عظیم الشان راکٹ کی قوت کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے اور اس کا راستہ نہیں روک سکتے تھے لیکن اس کا رخ، زاویہ اور مدار غلط کر سکتے تھے۔ غلطی کی چارلس کیتھ کے نزدیک کوئی گنجائش نہ تھی۔ یہی بات اسے پریشان کیے ہوئے تھی۔ ٹیڈ ڈافرٹی۔ کرنل سیڈلر اور چارلس کیتھ ایک ہی کار میں ٹریلر کے پیچھے روانہ ہو گئے۔ جو تقریباً ''سو فٹ آگے چل رہا تھا

''مسٹر کیتھ۔ ابھی چھتیس گھنٹے پندرہ منٹ ہوئے ہیں سیڈلر نے نظر گھڑی پر رکھتے ہوئے کہا''۔ وہ کتاب میں نے کوڑے کے ڈرم میں ڈال دی تھی

''مجھے معلوم ہے کیتھ نے کہا''۔ مگر جو کچھ میں نے تم سے کہا تھا مجھے اس کا کوئی افسوس نہیں ہے اور تمہیں بھی نہیں ہونا چاہیے لانچ پیڈ کے کنٹرول روم میں موسمیاتی خلائی سیاروں کی رپورٹ کمپیوٹر سے گزر کر موصول ہو رہی تھی۔ نقشے اور گراف بنتے جا رہے تھے

''طوفان کی کیا پوزیشن ہے ڈافرٹی نے پوچھا

ہوا کی رفتار نوے میل فی گھنٹہ ہے۔ رخ ہماری طرف ہے

''ہماری طرف۔ مگر پہلے تو

''ہاں چھ گھنٹے قبل طوفان نے رخ بدل لیا۔ رات نو بجے کے قریب اس طرف سے گزرنے کا امکان ہے

''امکان ڈافرٹی نے مشتعل ہو کر کہا''۔ امکانات کی بات چیت مت کرو

''مسٹر ڈافرٹی میتھ نے کہا''۔ طوفان کسی کمپیوٹر سے کنٹرول نہیں ہوتا اور نہ طوفان کو ہمارے تمہارے جذبات اور احساسات کا پاس ہوتا ہے۔ چھ گھنٹے پہلے اس نے رخ بدل لیا تھا۔ آئندہ چھ گھنٹوں میں پھر بدل سکتا ہے۔ اور ہم اگر وقت سے لڑ سکتے ہیں تو طوفان سے بھی لڑ سکتے ہیں

☆ ☆ ☆

پرواز کے چار منٹ بعد کرنل آندرے پوکالوف نے ڈیڑھ سو میل کی بلندی سے شمال کی طرف زمین پر سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی ایک لکیر دیکھی۔ یہ دیوار چین تھی۔ بیکانور کے خلائی مرکز سے سات سو میل دور پندرہ منٹ بعد وہ خلیج کو موئے پر سے گزرا۔ سولہ منٹ بعد فارموسا پر سے اور چھبیس منٹ بعد وہ نیوگنی سے شمال کی سمت نیوزی لینڈ پر تھا۔ اکسٹھ منٹ بعد چلی ارجنٹائن اور برازیل گزر گئے۔ پچھتر منٹ بعد جب وہ کینری کے جزیروں سے گزرا تو اپالو کے خلائی اسٹیشن کو نہ ''سویوز الیون کے گزرنے کا پتہ چلا نہ اس میں کرنل پوکالوف کی موجودگی کا۔ لیکن کناڈا میں دفاعی تنصیبات کے راڈار نے خلا میں ایک مصنوعی سیارے کی موجودگی کی خبر دی تھی اور سائنسداں اس معمے کو حل کرنے میں مصروف تھے کہ اگر یہ روسی سیارہ ہے تو خلاف معمول اس کی پرواز ۶۵ درجے کے زاویے پر کیوں نہیں ہے۔ اس کی جسامت بھی غیر معمولی تھی اور مدار میں موجود تمام امریکی اور روسی خلائی سیاروں سے مختلف تھی۔ پرواز کے ایک سو سینتالیس منٹ بعد ''سویوز الیون'' اور ''آئرن مین ون'' کا مدار ایک دوسرے کے متوازی ہو گیا مگر ان کے خلانوردوں کو احساس نہ ہوا۔ چند منٹ بعد ان کے راستے پھر جدا ہو گئے۔ کرنل پوکالوف نے پہلا چکر مکمل کرنے کے بعد بیکانور کے اسٹیشن سے ملنے والی ہدایات کے مطابق خود کار نظام کی بجائے خلائی سیارے کو اپنے ہاتھوں سے کنٹرول کیا۔ اس کا رخ بدلا مدار میں اوپر نیچے کئے بغیر ایک دائرے میں گھمایا اور کامیابی کی رپورٹ دی۔ لیکن اتنی دیر میں کناڈا کے علاوہ آسٹریلیا میں ''''وومیرا'' کے خلائی اسٹیشن نے بھی روسی سیارے کا پتہ لگا لیا تھا

''ہلو آئرن مین وومیرا، نے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا''۔ وومیرا ہلو وومیرا آئیرن مین ون آئرن مین تمہارے مدار پر ایک اور سیارہ بھی ہے۔ غالباً ''روسی اور آئرن مین کے تقریباً ''برابر اگر تم اپنی دوربین سے دیکھ سکتے ہو تو بتاؤ

یہ سن کر جیمز کو یقین نہ آیا''۔ تمہیں یقین ہے۔''

''ہاں'' ! جواب ملا تو جیمز نے خلائی دوربین کا زاویہ درست کر کے فوکس کیا اور پھر بھونچکا رہ گیا''۔ یس جیمز نے کہا''۔ صاف تو نہیں مگر نظر آ رہا ہے۔ کوئی خاص ہدایات۔

''فی الحال کچھ نہیں چند منٹ بعد دونوں سیارے پھر جدا ہو گئے۔لیکن ان کا مدار ایک دوسرے کے قریب رہے

''اسٹون جیمز نے کہا''۔کیا یہ ممکن ہے کہ.....۔اس نے اپنا جملہ نامکمل چھوڑ دیا۔اسٹون نے اثبات میں سر ہلایا۔والٹر لائیڈ بے ہوشی کی نیند میں بے حس وحرکت پڑا تھا۔ایک منٹ بعد انہوں نے نیشنل نیوز بلیٹن سنا،حالات لمحہ بہ لمحہ نیا رخ اختیار کر رہے تھے۔نیوز ریڈر کہہ رہا تھا''۔خلاباز ٹیڈ ڈافرٹی جو خلاباز جیمز پرٹ کے گہرے دوست ہیں آئرن مین ون کے تینوں خلابازوں کی جان بچانے کے لیے''ایکس آر فائو''راکٹ سے پرواز کر رہے ہیں۔کیپ کینیڈی پر موسمی حالات انتہائی غیر موافق ہیں اور یہ ایکس آر فائو کی پہلی پرواز ہے۔وقت کی کمی کے پیش نظر تمام احتیاطی تدابیر کو بالائے طاق رکھ دیا گیا ہے۔ماہرین کا خیال ہے کہ ان حالات میں یہ پرواز خودکشی کے مترادف ہے۔اس کے علاوہ آئرن مین ون کے مدار میں ایک روسی سیارے کی موجودگی کا بھی پتہ چلا ہے لیکن روسی حکام نے اس سے قطعی لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔کینیڈا کے فوجی حکام روسی حکومت کے موقف کو صحیح تسلیم نہیں کرتے لیکن کوئی سرکاری اعلان جاری کرنے سے معذوری بھی ظاہر کرتے ہیں۔ان کے نزدیک واشنگٹن کے حکام......

ٹیڈ افرٹی کی بیوی پامیلا کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ گئی۔چینی کے برتن ریزہ ریزہ ہو کر فرش پر پھیل گئے۔اس نے ریڈیو بند کر دیا اور دیوار کا سہارا لے کر کھڑی ہو گئی۔کمرہ اس کی نظروں کے سامنے گھومنے لگا۔وہ وہیں فرش پر بیٹھ گئی اور دیوار سے سر لگا کر رونے لگی''۔خداوند۔ابھی تو ہم نے زندگی کا سفر شروع کیا ہے

پیڈ نمبر اکتالیس پر چارلس کیتھ نے فون کا ریسیور اٹھایا''۔لیس کون پامیلا۔آئی ایم سوری۔نہیں...میں کچھ نہیں کر سکتا۔یہ صدر کا حکم ہے ...پلیز...رونے کی ضرورت نہیں۔وہ ایک عظیم مشن پر جا رہا ہے۔خدا اس کے ساتھ ہے۔وہ واپس آئے گا۔ضرور اس نے فون بند کر کے اطمینان کا سانس لیا کہ ٹیڈ قریب موجود نہیں تھا۔ابھی اس نے فون پر سے ہاتھ اٹھایا بھی نہ تھا کہ دوسرے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بجنے لگی''۔وہائٹ ہاؤس یا پینٹاگن۔''لیکن یہ گوڈرڈ کمپیوٹر سینٹر کا ڈائریکٹر تھا''۔کیتھ میں فل ہیلڈے ہوں

''اوکے۔جلدی سے کہو۔وقت نہیں ہے۔مختصر الفاظ میں

''مختصر الفاظ میں یہ کہ روسی خلائی جہاز آئیرن مین کے پیچھے لگا ہوا ہے اور ان کے قریب ہوتا جا رہا ہے۔میرا خیال ہے وہ بھی وہی کرنا چاہتے ہیں جو ہم اور اسی مدار میں ہیں

''اندازاً''اس میں انہیں کتنا وقت لگے گا کیتھ نے کہا۔اسے اپنی بات کا کوئی جواب نہیں ملا۔اس نے سوال دہرایا''۔فل کتنا وقت لگے گا

''آدھا گھنٹہ

''کیا۔''اس نے چیخ کر کہا''۔آدھا گھنٹہ۔ تمہارے کمپیوٹرز ٹھیک ہیں۔

''''بالکل اور اگر اس آدھے گھنٹے میں نہ کر سکے۔جس کا امکان بہت کم ہے۔تو چند گھنٹے بعد پھر انہیں یہ موقع ملے گا

''تمہارا کیا خیال ہے وہ آئرن مین کے خلابازوں کو بچالیں گے۔

''''یہی مقصد ہو سکتا ہے ورنہ فل نے کہا

''ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ یہاں کے موسمی حالات اتنے خراب ہیں کہ کچھ نہیں کہا جا سکتا کیتھ نے کہا''۔ اگر وہ ان کو بچالیں تو کیا حرج ہے۔ مگر لائن بندمت کرنا ہوسکتا ہے اصل بات کچھ اور ہو اور مجھے تم سے پھر رابطہ قائم کرنا پڑے

اصل بات۔ نہیں کوئی نہیں جانتا بات کیا ہے مگر گرانڈ سینٹرل اسٹیشن کے ویٹنگ روم میں ایک ہجوم خاموش کھڑا ہے۔ سیڑھیوں پر اور دروازوں میں اور ان سب کی نگاہیں ایک بہت بڑے ٹی وی اسکرین پر ہیں۔ تین انسانوں کے چہرے اور ان کی زندگی کے ختم ہوتے ہوئے لمحوں کی کہانی کون ہیں یہ لوگ کسی نے پہلے انہیں دیکھا ہے۔ اس ہجوم سے ان کا کیا رشتہ ہے۔ یہ خاموشی کیسی ہے۔ ایک عورت نے دونوں گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر ہاتھ اٹھائے۔ ایک بچہ اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔ فرش کتنا سخت اور سرد ہے مگر سینکڑوں ہزاروں ہاتھ اوپر اٹھ گئے ہیں۔ سب گھٹنوں کے بل بیٹھے ہیں۔ جو کھڑے تھے انہیں نے سر سے ہیٹ اتار کر ہاتھوں میں تھام لیے ہیں اور سر جھکا لیے ہیں۔ یہ کیسا ڈرامہ ہے

خلا میں دو نقطے سے قریب ہوتے جا رہے ہیں۔ بیکانور کے خلائی اسٹیشن پر جنرل کارپنکوف کی مٹھیاں بند ہیں''۔ پندرہ سیکنڈ... چودہ سیکنڈ... تیرہ سیکنڈ''... نہیں اسے اتنی اونچی آواز میں نہیں شمار کرنا چاہیے۔ اسے اپنی پوزیشن کا خیال کرنا چاہیے۔ پوکالوف کامیاب ہوجائے گا

☆ ☆ ☆

پیڈ نمبر اکتالیس کے سامنے ایئر فورس کی ایک کار جھٹکے سے رک گئی اس کے اوپر سرخ لائٹوں کی تیز روشنی تھی۔ سائنسداں اور انجینئر اپنے اپنے آلات سے آزمائشی مرحلے مکمل کر رہے تھے سبز اور سفید روشنی کے ننھے ننھے دائرے روشن تھے۔ کیتھ کی نگاہ ایک سرخ دائرے پر رک گیا''۔ یہ کیا ہے۔ کمپیوٹر میں کوئی خرابی اس نے پوچھا

''نہیں غالبا" راکٹ میں... مگر''... ایک انجینئر نے کہا

''کمپیوٹر کو چیک کیا گیا ہے۔

''اس کے لیے دو گھنٹے چاہیں سر اسی انجینئر نے جواب دیا

''پچاس منٹ باقی ہیں لاؤڈ اسپیکر نے اعلان کیا۔ چارلس کیتھ نے اوپر دیکھا جہاں کئی سوفٹ کی بلندی پر ٹیڈ ڈافرٹی بیٹھا تھا۔ لاؤڈ اسپیکر پر وقفے وقفے سے ہدایات کا سلسلہ جاری تھا۔ وہ خاموشی سے ساری کارروائی دیکھتا رہا۔ سرخ روشنی کا دائرہ اس کی آنکھوں میں چبھ رہا تھا۔ کیتھ نے ایک آدمی سے ہیڈ سیٹ لیا اور کنٹرول پر بیٹھ گیا۔ انجینئر زاسے حیرت سے دیکھتے رہے

''اکتالیس منٹ باقی ہیں اسپیکر نے پھر وقت بتایا۔ کیتھ نے ہیڈ سیٹ اتار دیا۔'' خرابی راکٹ نہیں ہے

''لیکن جناب۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں

''خرابی کمپیوٹر میں ہے اس نے بات کاٹتے ہوئے کہا

۔'' اگر ہے بھی تو کیا ہوسکتا ہے دوسرے انجینئر نے کہا''۔ وقت نہیں ہے

''اچھا۔ '' کیتھ نے کہا''۔ میرا خیال ہے تمہاری کھوپڑی میں عقل نہیں ہے دونوں انجینئر ز نے دیکھا کہ سرخ روشنی سبز ہوگئی ہے۔

انہوں نے خفت سے ایک دوسرے کو دیکھا'' کیتھ ڈافرٹی کی آواز آئی''۔روی کہاں ہیں

''بہت قریب انہوں نے مدار بدل لیا ہے یوں لگتا ہے جیسے دونوں سیارے ہم نے ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ سے چھوڑے ہیں کیتھ نے جواب دیا

''عجیب بات ہے ڈافرٹی نے کہا''۔آئرن مین اور سویوز میں تو بڑا فرق ہے

''لعنت بھیجو سب پر۔اپنے دماغ کو بلاوجہ پریشان مت کرو کیتھ نے کہا

''سب لوگ لانچ ایریا سے دور ہو جائیں۔سب لوگ''... اسپیکر نے بار بار دہرانا شروع کیا''۔سولہ منٹ باقی ہیں

مشن کنٹرول کی کھڑکیوں کے شیشوں پر بارش کا پانی بہہ رہا تھا اور تیز ہوائیں ٹکرا رہی تھیں۔لانچ ٹاور کے آس پاس دور دور تک کوئی نہ تھا۔چارلس کیتھ اپنے دونوں ہاتھ پیچھے باندھے بے قراری سے ٹہل رہا تھا۔وقت جیسے تھم گیا تھا مگر طوفان شدت اختیار کرتا جا رہا تھا''۔تین منٹ باقی ہیں۔لانچ کنٹرول سے ہوسٹن۔لانچ کنٹرول سے ہوسٹن......

''ہلو دس از ہوسٹن خلائی تحقیقات کے مرکزی اسٹیشن سے آپریٹر نے جواب دیا''۔ٹیڈ ڈافرٹی۔اس وقت ٹائی ٹن تھری سی میں بیٹھے ہیں اور یہاں سے مجھے صرف ایکس آر فاؤ کا سرخ رنگ نظر آ رہا ہے رابن نے ریڈیو رپورٹ دیتے ہوئے کہا''۔تین منٹ باقی ہیں۔بارش جاری ہے اور ہوا کے جھکڑ چل رہے ہیں ملک بھر کے پانچ سو ریڈیو اسٹیشن اسی آواز کو نشر کر رہے تھے''۔میں نے اس قسم کے موسم میں کبھی کوئی پرواز نہیں دیکھی۔میرے اندازے کے مطابق ہوا کی رفتار پچاس میل فی گھنٹہ ہے اور اس میں تیزی آتی جا رہی ہے۔ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ہوا کی رفتار ۴۲ میل ہے اور یہ رفتار اگر پینتالیس ہوگئی تو پرواز نہیں ہو سکتی۔اسی سیکنڈ باقی ہیں سارے امریکہ میں لوگ دم سادھے سیکنڈ گن رہے تھے

۔جنرل پارکر کی کار اچانک لانچ کنٹرول کے سامنے آ کر رکی''۔کیتھ ہوا چھیالیس میل ہے

''ہونے دو کیتھ نے کہا''۔میں پچاس میل تک چلاؤں گا

''ستر سیکنڈ''...لاؤڈ اسپیکر نے کہا۔اسی وقت تیز ہوا کا زبردست جھونکا آیا۔طوفان نے اچانک شدت اختیار کرلی۔ہوا کی رفتار بتانے والے آلے کی سوئی ستاون پر پہنچ گئی۔جنرل پارکر نے کیتھ کی طرف دیکھا

''کیتھ

''اسٹاپ کیتھ نے پرسکون آواز میں کہا''۔پرواز ملتوی کی جاتی ہے کنٹرول نے تعمیل کی''۔پینتالیس سیکنڈ باقی ہیں۔پرواز ملتوی کی جاتی ہے

یہ لمحہ بے یقینی کا تھا۔ایک لمحہ جس میں ہر زبان پر ایک بات تھی''نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔یہ نہیں ہو سکتا

سینکڑوں انجینئر اور سائنسداں تھکن سے چور۔نڈھال کھڑے تھے۔انہوں نے کئی وقت سے کھانا نہیں کھایا تھا۔شیو نہیں کی تھی منہ نہیں دھویا تھا۔وہ بھول گئے تھے کہ وہ انسان ہیں۔کس لیے اسی لمحے کے لیے

کرنل سیڈلر نے طیش میں میز پر مکہ مارا۔ میز الٹ گئی۔ کافی کے برتن بکھر گئے۔ ''ہوسٹن جیمز کی آواز آئی''۔ دس از آئرن مین

خاموشی! خاموشی'' ! ہوسٹن، ہوسٹن'' ! کوئی آواز نہیں''۔ ہوسٹن ہلو ہوسٹن آئرن مین ون کم آن

وہ سب اس آواز کو سن رہے تھے۔ چپ چپ، سرنگوں، بالاخر کیتھ نے مائک اٹھایا۔ ''آئرن مین پرواز ملتوی کر دی گئی ہے اس نے مشکل سے کہا اور اس وقت زمین پر انہوں نے محسوس کیا جیسے وہ سب ایک جیوری کے ممبر ہیں اور انہوں نے ابھی ابھی تین بے گناہوں کو سزائے موت کا حکم سنایا ہے۔ ایسا حکم جس کے خلاف کہیں کوئی اپیل نہیں

اور اب انہیں ایک ایسے منظر کو دیکھنا تھا جس میں موت صرف احساس کی ہوتی ہے۔ جسم تا ابد باقی رہتا ہے۔ گردش کرتا رہتا ہے۔ یہ سزائے موت سے کٹھن سزا تھی

صدیوں کی طرح خاموشی کے چند لمحے گزر گئے۔ پھر جیمز کی آواز سنائی دی''۔ کیتھ ہمیں معلوم تھا یہی ہوگا۔ خیر اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ تم نے پوری کوشش کی۔ فطرت کو یہ منظور نہ تھا کیتھ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اب اس جگہ سے بھاگ جانا چاہتا تھا

''چارلس تم نے ہماری زندگی میں اضافے کی جو کوشش کی وہ رائیگاں گئی۔ مجھے اس کا افسوس ہے

''جیمز، پرواز ملتوی کی گئی ہے۔ منسوخ نہیں ہوئی ہے کیتھ نے کہا

''ایک ہی بات ہے۔ موسم چند منٹ میں ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ ہمیں نظر آ رہا ہے کہ طوفان کی شدت کیا ہے

''جیمز ہوا کی رفتار ستاون میل تھی میں مجبور تھا

''تم نے بالکل ٹھیک کیا چارلس۔ ٹیڈ ڈافرٹی کی بھی جان جاتی جیمز نے سکون سے کہا۔ ''ٹیڈ ڈافرٹی کیتھ کو یاد آیا۔ اسے تو وہ بھول ہی گیا تھا''۔ ٹیڈ کو تار لو

''کیتھ۔ مجھ سے بات کرو۔ مجھے جانے دو ڈارٹی نے کہا

''سوری ٹیڈ۔ ہم نے بہت کوشش کی۔ مگر یہ ناممکن ہے

''ناممکن۔ ''اس کے منہ سے غلیظ گالیوں کا طوفان امڈ آیا''۔ وہ تینوں مر جائیں گے

''مرنے دو۔ ہم چوتھے کو نہیں مار سکتے کیتھ نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ س نے ٹیڈ ڈافرٹی کی تمام گالیوں کو نظر انداز کر دیا

☆ ☆ ☆

کیپ کینیڈی پر اخبار نویسوں اور ریڈیو کے نمائندوں کا ایک جم غفیر کیتھ کے انتظار میں تھا۔ پرواز کے التوا کا اعلان سنتے ہی وہ سخت بارش اور طوفان سے تھپیڑوں کا مقابلہ کرتے سینکڑوں گز دور اس راستے پر جمع ہو گئے تھے جہاں سے کیتھ کو گزرنا تھا۔ التواء کے اعلان نے انہیں جھنجلاہٹ میں مبتلا کر دیا تھا۔ ان میں بہت سے ایسے بھی تھے جو تمام کارروائی کو براہ راست نشر کر رہے تھے۔ اپنے اپنے مبصروں کے ساتھ۔ باقی اپنے تاثرات کو ٹیپ پر ریکارڈ کر رہے تھے۔ وہ سب اصل صورت حال جاننا چاہتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ سرکاری حکام انہیں ابتدا سے غلط اطلاعات فراہم کرتے

رہیں۔ خلا میں ان افراد پر کیا بیت رہی ہے۔ امریکی خلائی مشن کی تگ و دو کا مقصد کیا تھا۔ روسی خلائی جہاز کی موجودگی اور سرکاری طور پر اس کی تردید کیا معنی رکھتی ہے اور اب التوا سے کیا نتیجہ اخذ کیا سکتا ہے یہ اور ایسے بہت سے سوال ان سب کے ذہن میں جواب کے منتظر تھے

رابن نے رائے کیپٹن کو دیکھا جو ٹی وی کا رپورٹر تھا اور عین اس وقت پہنچا تھا جب طوفان ہواؤں نے پرواز کے امکانات کو ختم کر دیا تھا۔ رابن جانتا تھا کہ وہ خلائی مشن اور موجودہ صورت حال کے بارے میں بالکل بے خبر تھا اور اس کا نقطہ نظر ہمیشہ تخریبی ہوتا تھا۔ وہ رائے عامہ کو گمراہ کر کے مقبولیت حاصل کرنے کو رپورٹنگ کے اخلاقی اصولوں کے منافی نہیں سمجھتا تھا۔ رابن اس کے قریب پہنچا اور اس کا تبصرہ سننے لگا۔ وہ کہہ رہا تھا

"اس صورت حال کی وضاحت کرنا حکام کے لیے مشکل ہے۔ سب سے پہلے تو خلائی تسخیر کے پروگرام میں کروڑوں اربوں ڈالر خرچ کرنے اور سائنسدانوں کی زندگی کو داؤ پر لگا کر قوم کو بے بنیاد احساس برتری میں مبتلا کرنے کا کیا جواز ہے۔ اگر آپ آخری وقت میں اس پرواز کے التوا کا سبب جاننا چاہیں تو قدرتی طور پر یہ بھی جاننا چاہیں گے کہ صرف تین افراد کے لیے کروڑوں ڈالر کی خلائی پرواز کیا قومی سرمائے کا ضیاع نہیں ہے۔ سینکڑوں افراد دن دھاڑے قتل کر دیے جاتے ہیں۔ ہزاروں حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یرغمال بنا لیے جاتے ہیں۔ کیا وہ امریکن نہیں ہوتے۔ ان کی جان بچانے کے لیے امریکی بجٹ میں کتنی رقم رکھی جاتی ہے اور یہ تین افراد اپنی زندگی قوم کے حوالے کر چکے تھے۔ کسی شرط کے بغیر۔ انہیں معلوم تھا کہ ان کی زندگی اور موت کے امکانات ایک جیسے ہیں لیکن انہوں نے بقائمی ہوش و حواس ان خطرات کو قبول کیا۔ ان کے اور امریکن قوم کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں تھا کہ ہر قیمت پر ان کی جان بچائی جائے گی۔ پھر اس صراف کا ذمہ دار

"... رابن غصے سے اپنے ہونٹ کاٹتا رہا۔ لاکھوں کروڑوں امریکی اس وقت کیپٹن کے ہم خیال ہو چکے ہوں گے اور انسانی ہمدردی کے جذبات آہستہ آہستہ سرد پڑ رہے ہوں گے

"کیپٹن رابن نے چلا کر کہا"۔ ایک منٹ

"تمہیں نظر نہیں آتا کہ پروگرام ریکارڈ ہو رہا ہے

"مجھے معلوم ہے مگر ایک خاص بات ہے

"خاص بات۔ اچھا کہو ذرا جلدی کیتھ آنے والا ہے

"تمہارا مائکروفون رابن نے تشویش سے کہا

"کیا ہوا مائکروفون کو اس نے مشتبہ نظروں سے مائک کو گھما پھرا کر دیکھا

"کچھ گڑبڑ معلوم ہوتی ہے رابن نے بات نبھانے کی کوشش کی

"کوئی گڑبڑ نہیں

"ہے ادھر لاؤ میں تمہیں بتاؤں۔ یہ دیکھو اس نے مائکروفون کیپٹن کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔ کیپٹن نے حیرانی سے وزنی مائکروفون کو دیکھا۔ رابن نے پوری قوت سے مائک اس کے منہ پر مارا۔ آہنی مائکروفون کی ضرب سے کیپٹن کے دو دانت ٹوٹ گئے اور ناک سے خون جاری ہو

گیا۔کیپٹن نے مٹھیاں بند کر کے کچھ کہنے کی کوشش کی ایک اور رپورٹر آگے بڑھا'' ۔رابن یہ کیا ہے

'' بتاؤں تمہیں بھی۔ '' رابن نے کہا۔اور وہ رپورٹر فورا" پیچھے کھسک گیا۔رابن نے مائکروفون کو پوری قوت سے دیوار پر دے مارا۔کیپٹن کی چیخ پکار سن کر چند رپورٹر اس کی طرف بڑھے۔مگر اسی وقت کسی نے کہا'' ۔کیتھ آ رہا ہے۔وہ سب کچھ بھول کر بھاگے۔انہوں نے کیتھ کو سیڑھیوں پر گھیر لیا اور اس پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔وہ خاموشی سے سنتا رہا۔پھر اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا۔ساری آوازیں چپ ہو گئیں

'' مجھے ایک مختصر سا بیان دینا ہے۔اس میں آپ سب کے سوالوں کا جواب ہے۔پرواز کا وقت آٹھ بج کر سینتالیس منٹ تھا۔صرف پینتالیس سیکنڈ پہلے ہوا کی رفتار ستاون میل فی گھنٹہ کے قریب ہو گئی۔پینتالیس میل سے اوپر پرواز اصولوں کے خلاف ہے۔میں نے صدر سے بات کر لی ہے اور تینوں خلابازوں سے بھی وہ ذرا سی دیر کے لیے رکا'' ۔ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی لیکن ہم مجبور تھے اور کوئی سوال۔

'' مسٹر کیتھ التوا کا مطلب ہے امکانات باقی ہیں

'' ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا

'' آپ کا مطلب ہے پرواز منسوخ کر دی گئی ہے

'' میں نے کہا نا ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیتھ نے اپنے لہجے کو مدھم رکھتے ہوئے کہا

'' روسی جہاز کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں۔

'' کوئی نئی بات نہیں۔خلا میں ایک جہاز ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ اس میں کوئی خلاباز ہے یا نہیں۔اس نے اپنا مدار تبدیل کر لیا ہے۔اس وقت روسی جہاز کے آئرن مین سے ملنے کے امکانات نہیں ہیں

'' کیا روسی اس کی کوشش کریں گے

'' اس کے بارے میں صرف قیاس آرائی ممکن ہے

'' خلابازوں کو کس نے مطلع کیا

'' میں نے اس نے سوال کرنے والے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بے خوفی سے کہا

۔ایئر فورس کے ایک میجر نے جو ہجوم کو چیرتا ہوا آگے آیا تھا ایک کاغذ کیتھ کے ہاتھ میں تھما دیا'' ۔کوئی اور سوال اس نے مجمع پر نظریں ڈالتے ہوئے کہا'' ۔مسٹر کیتھ۔یہ کاغذ میجر نے کہا'' ۔اسے دیکھ لیجیے کیتھ نے پلٹ کر کاغذ کو دیکھا اور تیز تیز قدموں سے اندر چلا گیا۔نمائندوں نے میجر کو گھیر لیا

۔'' اس کاغذ میں کیا تھا

'' خلابازوں کی موت کی اطلاع

'' کیتھ واپس کیوں چلا گیا۔

''نہیں یہ موسمی حالات کی رپورٹ تھی

''کیسی رپورٹ۔ کیا طوفان نے رخ بدل لیا ہے۔موسم تو بدستور خراب ہے

''آپ مجھے کچھ کہنے تو دیں۔ دیکھئے طوفان کا ایک مرکز ہوتا ہے میجر نے کہا

''طوفان کا بھی مرکز ہوتا ہے۔

''ہاں اس کے وسط میں جہاں طوفان کی شدت بہت کم ہوتی ہے۔ گرد باد کی طرح ہوا ایک دائرے میں گردش کرتی ہے لیکن اس کے بالکل بیچ میں اس کا زور بہت کم ہوتا ہے۔اب طوفان کا یہ مرکز کیپ کینیڈی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ ایک مختصر وقفہ ایسا ہوگا جب طوفان کی شدت میں اچانک کمی ہوگی۔اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

سارے نمائندے اپنے اپنے ٹیلیفون اور ریڈیو ٹیلی گراف کی لائن ملانے بھاگے پرواز کا امکان ہے

''اچارلس کیتھ اس وقت ہنگامی طور پر ایک مختصری کانفرنس کی صدارت کر رہا تھا۔گو باہر طوفان کی شدت اور بڑھ گئی تھی۔ آسمان پر بجلیاں لپک رہی تھیں اور گرج کی آواز سے آپریشن روم کی کھڑکیاں بج رہی تھیں لیکن ٹیڈ ڈافرٹی ابھی تک زمین سے سینکڑوں فٹ اوپر ضدی بچے کی طرح بیٹھا تھا۔کیتھ کے ساتھ جنرل پارکر، کرنل سیڈار۔ ڈاکٹر مائیکل اور محکمہ موسمیات کا میجر کارپ تھے۔ ہوسٹن سے ریڈیو ٹی وی رابطے پر پال ڈیگروٹ۔ رچرڈ ہیلر اور ڈاکٹر کورٹنی بھی عملی طور پر گفتگو میں شریک تھے۔ڈافرٹی انہیں دیکھ نہیں سکتا تھا۔لیکن ان کی گفتگو سن سکتا تھا

''حضرات۔ میں کوئی مبہم یا ذو معنی بات نہیں سننا چاہتا۔ حالات ایسے ہیں کہ ساری ذمہ داری میں قبول نہیں کر سکتا۔ میں آپ کی رائے پر عمل کروں گا۔ ہاں یا نہیں انکار اور اقرار کے درمیان کوئی بات نہیں، مسٹر ڈیگروٹ طوفان کے مرکز سے پرواز ممکن ہے۔

''یس سر ڈیگروٹ نے ٹی وی مانیٹر اسکرین پر کہا'' ۔ بارہ بجکر اکتیس منٹ چھ سیکنڈ پر

''جنرل پارکر۔ ٹائی ٹین تھری سی ان حالات کا مقابلہ کر سکتا ہے کیتھ نے پوچھا

''میرا خیال ہے سر

''خیال نہیں ہاں یا نہ

''ہاں کر سکتا ہے پارکر نے جلدی سے کہا

''سیڈلر طوفان سے پیڈ یا ایکس آر فالو کو نقصان تو نہیں پہنچا

''میں دیکھے بغیر نہیں بتا سکتا۔ اگر نہیں پہنچا ہے تو یس

''میجر کارپ طوفان کا مرکز کتنی دیر میں گذرے گا۔ سولہ منٹ

''سولہ۔ سولہ تو نہیں

''چودہ...

''موسمیاتی چارٹ دیکھے بغیر کارپ نے بے بسی سے کہا

''تمہارا تجربہ کیا کہتا ہے کم سے کم

''چودہ بس چودہ سمجھ لیجیے

''ہڈسن اس نے لانچ کنٹرولر سے کہا'' تم بارہ منٹ میں لانچ ٹاور ہٹا سکتے ہو

''کتاب میں لکھا ہے''نہیں'' مگر میں کہتا ہوں'' ہاں

''اور میں بھی کہتا ہوں ہاں، ہاں ڈافرٹی کی آواز اسپیکر پر سنائی دی

''ٹھیک ہے حضرات فلائٹ ٹائم بارہ بج کر اکتیس منٹ چھ سیکنڈ تھینک یو ایک ایک کر کے سب کمرے سے نکل گئے۔ ڈاکٹر مائیکل نے کیتھ کی طرف دیکھا۔ وہ اب تک خاموش رہا تھا''۔ مسٹر کیتھ بارہ بج کر اکتالیس منٹ کی پرواز کا کیا فائدہ ہے۔ وہ تینوں اس وقت تک زندہ کب رہیں گے۔ ان تینوں کے پاس اتنی آکسیجن کہاں ہے کیتھ خاموشی سے ڈاکٹر مائیکل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بیٹھا رہا

''ڈاکٹر، اگر دو ہوں پھر۔

''مسٹر کیتھ کون سے دو تھری مائنیس ون... کون۔

''ڈاکٹر یہ فیصلہ ان پر چھوڑ دو۔ تینوں کو ایک ساتھ مرجانا چاہیے یا ایک کو دو کی زندگی بچالینی چاہیے۔ ہماری اس پرواز کا مقصد زندگی کو بچانا ہے۔ تین افراد کی دو کی یا ایک کی اس سے مجھے کوئی سروکار نہیں۔

ڈاکٹر اسٹون نے اپنی لاگ بک نکالی''۔ان کے نام جو ہمارے بعد خلا میں سفر کریں گے اور آنے والے وقت کے نام آکسیجن کی کمی نے ہماری روح سے جسم کا رشتہ منقطع کیا۔''انو کیا طبی اصطلاح میں آکسیجن نہ ملنے سے دماغ کے خلیوں کی موت۔سب سے پہلے بصارت جواب دیتی ہے۔آنکھوں کے آگے اندھیرا پھیلنے لگتا ہے۔پھر جسم حرکت قابل نہیں رہتا۔کسی تکلیف کے احساس کے بغیر بے ہوشی طاری ہونے لگتی ہے

لیکن زندگی کے ختم ہونے سے پہلے دماغ کے خلیے خون سے آکسیجن حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔عارضی طور پر حواس کام کرنے لگتے ہیں۔جیسے بجھنے سے پہلے شعلہ بھڑکتا ہے۔زندگی دھوکہ دیتی ہے اور پھر اچانک ختم ہمارے ساتھ بھی یہی ہونے والا ہے۔لیکن انسان نے غلطیوں سے آگے بڑھنا سیکھا ہے

''ہلو آئرن مین، آئرن مین رپورٹ تو ہوسٹن

''جیمز میں کیتھ ہوں''۔سن رہے ہونا۔ہاں ہاں کہو......

''بارہ بج کر اکتیس منٹ چھ سیکنڈ پر ٹیڈ ڈافرٹی آ رہا ہے۔طوفان کے مرکز سے گزر کر اور ایک بجکر سترہ منٹ پر تم سے آ ملے گا۔ایک بجکر سترہ منٹ

''بکواس''! جیمز نے کہا''۔بے معنی

''جواب دو سنا تم نے

''میں نے کہا نا۔یہ بکواس ہے۔بے معنی ہمیں اس وقت مرے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے ہوں گے۔ہمارے لیے یہ بکواس بے معنی نہیں تو کیا ہے تم آکسیجن کو زیادہ دیر چلا سکتے ہو۔دباؤ کم کر دو

''دباؤ اس سے کم نہیں ہوسکتا۔ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو

''جیمز، ہمت نہ ہارو۔یہ تو ایک جدوجہد ہے جو آخری لمحے تک جاری رہنی چاہیے۔میں تمہیں اتنا کم ہمت نہیں سمجھتا۔ایک طریقہ ہے ذرا غور کرو۔سوچو چار گھنٹے ہی کی تو بات ہے

''جیمز میں یہ کہنا نہیں چاہتا۔میں کمینہ نہیں ہوں اور میں نے کبھی ذاتی پسند یا ناپسند اور دوستی اور دشمنی جیسے جذبات کو اپنے فرض کی راہ میں حائل نہیں ہونے دیا۔اس وقت تمہارے پاس آکسیجن کا جو ذخیرہ ہے وہ تین آدمی استعمال کر رہے ہیں۔ان میں سے ایک بے ہوش ہے اور

''کیتھ جیمز نے اسے زبردست گالی دیتے ہوئے کہا''۔تم مجھ سے قتل کرانا چاہتے ہو۔میرے اپنے ایک ساتھی کا۔سور کے بچے، کتے کی اولاد

''جیمز تم جتنی گالیاں چاہو دے لو۔مگر یہ حساب کا سوال ہے اگر تین آدمی آکسیجن کو چار چار گھنٹے استعمال کریں تو دو آدمی چھ چھ گھنٹے کر سکتے ہیں۔اس کا جواب تمہیں دینا ہے

''کیتھ اس کا جواب میں تمہیں نہیں دوں گا۔اب تک میں تمہاری ہر بات مانتا رہا ہوں لیکن اب نہیں مانوں گا۔میں اور ہم سب اپنی مرضی

سے نہیں جئے مگر ہماری موت کسی کے حکم کی تابع نہیں ہوگی۔ہم میں سے کسے زندہ رہنے کا حق ہے۔یہ انتخاب تم نہیں کرو گے مجھے والٹر نے اس سکوت کو توڑا''۔تین نفی ایک مساوی ہے دو کے۔ جواب تو بہت آسان ہے وہ دونوں خاموش رہے۔پھر اسٹون نے کہا

''ارتقائے حیات کا نظریہ بقا اسی کے لیے ہے جو اس کا اہل ہے۔جو طاقتور ہیں وہ کمزور کو اٹھا کر باہر پھینک دیں والٹر بے ساختہ ہنسا جیمز نے اسٹون کی کمر میں مکہ رسید کیا''۔یہ دنیا کی باتیں ہیں اور ہم دنیا میں نہیں ہیں والٹر نے کہا۔وہ تینوں زور زور سے ہنسنے لگے۔پھر وہ اچانک خاموش ہوگئے''۔میں کاغذ کے تین ٹکڑے کرتا ہوں۔دو بڑے اور ایک چھوٹا اسٹون نے کہا''۔جس کے پاس چھوٹا ٹکڑا آئے

''وہ باقی دو کو باہر پھینک دے جیمز نے کہا۔ایک بار پھر انہوں نے قہقہے لگائے''۔اچھا سنو سنجیدگی سے۔دباؤ کم کردیں۔بالکل کم، سو جائیں کوئی حرکت نہ کریں۔کوئی بات نہ کریں اور سوتے رہیں قیامت تک یا اس وقت تک جب تک وہ۔روسی یا امریکی ہمیں جگانے نہ آجائیں جیمز اور اسٹون خاموش رہے

''تم بھی یہی چاہتے ہونا۔جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔ہم اس وقت دنیا میں نہیں ہیں وہ بدستور خاموش رہے اور اس سے نظریں چراتے رہے''۔میں پاگل ہوگیا ہوں۔میں تمہارے لیے مصیبت بن گیا ہوں۔جنون کی حالت میں آکسیجن زیادہ خرچ کرتا ہوں ٹھیک۔''کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ دونوں کھڑکی سے باہر جھانکتے رہے''۔بولتے کیوں نہیں اس نے چیخ کر کہا''۔صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ مر جاؤ۔کس کا ڈر ہے تمہیں وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا''۔والٹر جیمز نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا''۔میں انجن کو دیکھوں گا باہر سے

''تمہیں انجن کا کیا پتا۔''اسٹون نے کہا

''اس کے سوا چارہ نہیں۔بے بسی کی موت سے کیا فائدہ جیمز نے خلائی سوٹ پہنتے ہوئے کہا''۔ہوسکتا ہے خرابی معمولی ہو

''جیمز میرے خیال میں اس کا کوئی فائدہ نہیں اسٹون نے کہا

''کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا

دس منٹ بعد اس نے پریشر چیمبر کھولا اور خلا میں اتر گیا۔وہ دونوں اسے بے وزنی کی کیفیت میں تیرتے ہوئے دیکھتے رہے

''اس نے اپنی سمت نہیں بدلی ہے والٹر لائنڈ نے چلا کر کہا۔اسٹون نے اسے پکڑ لیا''۔چھوڑ دو مجھے میں اسے واپس لاتا ہوں اس نے اسٹون کو ایک طرف پھینک دیا۔اسٹون پھر اس سے لپٹ گیا۔جیمز اور خلائی جہاز کے درمیان فاصلہ بڑھتا جا رہا تھا۔وہ دونوں اسے بے بسی سے خلا میں گم ہوتے دیکھ رہے تھے۔تین منفی ایک مساوی ہے دو کے جیمز نے اس سوال کا جواب تلاش کرلیا تھا۔اسٹون نے بڑی پھرتی سے انجکشن نکال کر والٹر کے لگا دیا

والٹر نے اسے گردن سے پکڑ لیا''۔تم خود غرض ہو۔کمینے ہو تمہیں معلوم تھا وہ انجن ٹھیک نہیں کرسکتا مگر تم نے اسے جانے دیا۔کیونکہ اس طرح تم زندہ رہ سکتے تھے۔اس نے خودکشی کرلی پھر دوا کے اثر سے اس کے اعصاب ہونے لگے۔وہ فرش پر گر پڑا۔خلائی جہاز میں اسٹون تنہا رہ گیا۔اس نے والٹر کو اٹھا کر سیٹ پر ڈالا اور بیلٹ سے کس دیا۔پھر وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا اور جیمز کی خالی سیٹ کو دیکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا''۔جیمز کاش

میں اتنا بہادر ہوتا۔ میں بزدل ہوں۔ خود غرض نہیں اس نے باہر دیکھا جیمز کا کہیں پتہ نہ تھا

☆ ☆ ☆

بارہ بجکر اکتیس منٹ چھ سیکنڈ پر ٹیڈ ڈافرٹی نے خلا کی طرف کامیاب پرواز شروع کی۔ خلا میں اب تین جہاز تھے۔ زمین پر سائنسداں ان تینوں کی نقل وحرکت کا مشاہدہ کرر ہے تھے۔ روسی جہاز آئرن مین کے زیادہ قریب تھا۔ آخری بار ٹیڈ ڈافرٹی نے دیکھا تو وہ چار سو گز کے فاصلے پر تھا۔ آئرن مین کے اندر آکسیجن تیزی سے ختم ہورہی تھی۔ والٹر لائڈ بے ہوش پڑا تھا۔ آئرن مین کے اندر آکسیجن تیزی سے ختم ہو رہی تھی۔ والٹر لائڈ بے ہوش پڑا تھا اور آکسیجن کی سوئی رفتہ رفتہ زیرو کی طرف بڑھ رہی تھی۔ خود اس کے لیے یہ اندازہ کرنا مشکل نہ تھا کہ آکسیجن کی مقدار نہیں بیس منٹ سے زیادہ عرصے تک زندہ نہیں رکھ سکتی''۔ اسٹون کیتھ کی آواز سنائی دی''۔ ڈافرٹی آ رہا ہے۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے میں

''آدھا گھنٹہ۔ ''اسٹون نے آکسیجن کی مقدار کو دیکھا۔ تیس منٹ۔ دس منٹ کا کیا ہوگا''۔ ٹیڈ ڈافرٹی روسی جہاز تمہیں نظر آ رہا ہے

''ہاں وہ بائیں جانب آئرن مین سے سو گز پر ہے ذرا سا اوپر

''اسٹون کیتھ نے کہا''۔ روسی جہاز زیادہ قریب ہے۔ اس میں جانے کے لیے تیار رہو

''اچھ... اچھا'' اسٹون نے ہانپتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا سا پھیلنے لگا تھا۔ والٹر لائڈ کا سانس بھی رک رک کر چل رہا تھا۔ آکسیجن زیرو

''اسٹون ٹیڈ ڈافرٹی نے کہا''۔ روسی جہاز پہنچ گیا ہے''۔ اسے کوئی جواب نہیں ملا۔ بس اسٹون کے ہنسنے کی آواز آئی''۔ جیمز ادھر دیکھو دنیا کی دو عظیم طاقتیں دو آدمیوں کے لیے موت سے لڑ رہی ہیں۔ موت۔ کس کی موت میں۔ نہیں میں ابھی زندہ ہوں وہ پھر ہنسا''۔ جیمز جیمز تم ہیرو ہو میں تمہیں

''ٹیڈ کیتھ نے کہا۔'' تم کتنی دور رہو۔ اسٹون شاید..........''

''روسی جہاز نے ان سے رابطہ قائم کرلیا ہے۔ میرا خیال ہے وہ انہیں بچالیں گے ٹیڈ نے کہا

''گڈ بوائے اسٹون کا سانس پھول گیا۔ اس کے اعضا نے حرکت کرنے سے انکار کردیا

کرنل پوکالوف نے اپنی ران سے بندھی ہوئی آکسیجن کی بوتل کھولی اور مالی اسٹون کے خلائی سوٹ سے لگا دی۔ پھر اس کی نظر لائڈ پر پڑی۔ اس نے دوسری ران سے بوتل کھولی۔ شاید وہ ابھی زندہ ہو

آئرن مین کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا۔ ٹیڈ ڈافرٹی اپنے خلائی لباس میں سامنے کھڑا تھا۔ دو اجنبی ایک دوسرے کی زبان سے نا آشنا۔ جو زمین پر ایک دوسرے سے ہزاروں میل دور تھے۔ سیاسی نظریات کی دیواروں کو توڑ کر ایک نقطے پر آ ملے تھے۔ روسی نے اسٹون اور والٹر کی طرف اشارہ کیا۔ ٹیڈ ڈافرٹی نے جیمز کی کرسی کو خالی دیکھا۔ پھر انہوں نے مل کر اسٹون اور والٹر کو ٹیڈ کے جہاز میں منتقل کیا۔ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور ہاتھ ملایا۔ روسی خلا نورد خلا میں تیر کر اپنے جہاز تک پہنچا۔ پھر ٹیڈ نے اسے الگ ہوتے دیکھا۔ چند منٹ بعد ٹیڈ نے اسے

اپنے جہاز کو بھی الگ کر لیا اور واپسی کے لیے ہوسٹن سے رابطہ قائم کیا اور الکاہل میں مقیم بحری جہاز پر تھے۔ چند سیکنڈ میں خلائی کیپسول سمندر میں گرا۔ پیراشوٹ کھل گئے۔ ہیلی کوپٹر انہیں اٹھانے کے لیے آگے بڑھے ابھی انہیں روسی خلا باز کا انتظار تھا۔ مدار مختلف ہونے کی وجہ سے اس کا سویت روس کی سرحد میں اترنا مشکل تھا۔ آدھے گھنٹے بعد خلا کا آخری مسافر بھی آ پہنچا۔ لیکن وہ خلا کا آخری مسافر نہیں تھا۔ وہ مسافر اب بھی خلا میں تھا اس کی سرد منجمد لاش خلا میں تیر رہی تھی

بینڈ نے ماتمی دھن بجانی شروع کی۔ وہ سب سرنگوں کھڑے رہے تین عورتیں۔ سائنسدان اور انجینئر صدر امریکہ تین امریکی اور ایک روسی خلا باز ٹیڈ ڈافرٹی۔ چارلس کیتھ۔ اسٹون اور والٹر لائیڈ اور دنیا کے کروڑوں انسان سوگوار تھے۔ اس مسافر کے لیے جو لوٹ کر گھر نہ آیا۔

